عربی جملوں کے سلسلے میں آسانی،
مہارت اور بے حد خود اعتمادی فراہم کرنے والی
ایک نادر و نایاب کتاب

الترکیب

مؤلف
پیر طریقت حضرت علامہ
مفتی محمد اکمل مدنی

مکتبۃ الفرقان
کراچی پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گزارش :

جو بھی اس P.D.F سے استفادہ کرے ، بنانے والے کو

ضرور دعاؤں میں یاد رکھے !

عارض کنندگان :

محمد عمران عطاری مدنی

محمد عمیر عطاری مدنی

عربی عبارت کی ترکیب میں آسانی، مہارت اور بے حد خود اعتمادی
فراہم کرنے والی ایک نادر و نایاب کتاب

الترکیب

مؤلف
پیر طریقت مفتی محمد اکمل مدنی

ناشر
مکتبہ الفرقان
متصل الفرقان اسکالرز اکیڈمی، لاکھانی ٹیرس، سولجر بازار نمبر ۱، کراچی

فہرست

عرضِ ناشر

بفضلِ باری تعالیٰ، **2016ء** میں مکتبۃ الفرقان کی بنیاد رکھی گئی۔قیام کے بنیادی مقاصد میں، اہم موضوعات پر معیاری کتب شائع کر کے جہالت کو دور کرنا، اصلاحِ معاشرہ اور دینی اساتذہ وطلبہ کے لئے درس وتدریس میں آسانیاں فراہم کرنا، خصوصاپیرِ طریقت، مفتی محمد اکمل مدنی زید مجدہ کی تحریر کردہ سیکڑوں کتب پر نظر ثانی کے بعد، انہیں جدید تقاضوں کے مطابق ڈھال کر شائع کرنا، نیز آپ کی نئی تصانیف کو منظرِ عام پر لانا، شامل تھا۔

مکتبۃ الفرقان کی پہلی کاوش، مفتی اکمل صاحب کی، اصولِ فقہ پر تحریر کردہ بہترین کتاب، **اصولِ اکمل**، منظرِ عام پر آ کر، اہلِ علم سے پذیرائی حاصل کر چکی ہے۔نیز **2017ء** میں، رمضان کے مقدس ماہ میں مفتی صاحب کی سابقہ تحریر کردہ درسی کتب، **ہدایۃ الصرف** اور **النحو الکبیر** بھی نظر ثانی اور ضروری ترامیم واضافے کے ساتھ، شائع ہو چکی ہیں۔اور اب الحمدللہ ﷻ کتاب ہذا، **التركيب** ترتیبِ نو کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ترکیبی موضوع پر جس عام فہم طرز پر، اردو زبان میں، مفتی محمد اکمل مدنی صاحب نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے، آج سے قبل اس کی نظیر پیش کرنا، بے حد مشکل ہے۔ان شاء اللہ ﷻ یہ کتاب، ترکیب میں حصولِ مہارت کے سلسلے میں، نہ صرف مبتدی ومنتہی طلباء کے لئے ایک بہترین رہنما ثابت ہوگی، بلکہ اساتذۂ کرام بھی اسے ایک اچھا معاون پائیں گے۔

اس کتاب کو خوبصورت وجاذبِ نظر بنا کر طبائع کو جانبِ علم راغب کرنے میں کس قدر محنت سے کام لیا گیا ہے، اس کا اندازہ ہر صفحے پر سرسری نگاہ ڈالنے سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

کتاب سے استفادہ فرمانے والے اساتذہ وطلباء اگر کسی غلطی پر مطلع ہوں، تو نشاندہی فرما کر عنداللہ ﷻ ماجور ہوں اور اگر اسے بسلسلۂ خدمتِ علم، بہتر تصور کریں، تو دوسروں کو مطالعہ کی ترغیب دیں۔

خادم العلم والعلماء

محمد جنید صدیق عفی عنہ

27 فروری 2018ء، بمطابق 11 جمادی الثانی 1439ھ

عرضِ مؤلف

راقم اللہ عزوجل کا بے حد شکر گزار ہے کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے ترکیب میں سہولت اور حصولِ مہارت کے سلسلے میں بے حد اہم کتاب مرتب کرنے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائی۔ فقیر کو دوران تعلم ترکیبی سلسلے میں کئی مقامات پر شدید پریشانی کا سامنا رہا، چنانچہ بے شمار تلخ تجربات کے بعد، ترکیبی موضوع پر مبتدی طلباء کو احساس کمتری، ضیاعِ وقت اور شدید قلبی کوفت سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ایک عام فہم کتاب کا ترتیب ضروری محسوس ہوا۔ اللہ عزوجل پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے، کام کا آغاز کیا اور الحمد للہ عزوجل کچھ ہی عرصے میں اسے مرتب کرنے میں کامیابی حاصل ہوگئی۔ گمان غالب ہے کہ ان شاء اللہ عزوجل، اساتذہ وطلباء، تعلیم وتعلم کے دوران کتاب ہذا کو ایک اچھا معاون پائیں گے۔ اس کتاب سے بہت سے فوائد حاصل کرنے کے لئے قبل آغاز، چند معروضات پیش نظر رکھیں تو بہتر ہوگا۔

(1) جس بھی جملے یا کلمے کا طریقۂ ترکیب جاننا مقصود ہو، فہرست ملاحظہ فرمایئے۔

(2) بے شمار ضروری باتیں، فقیر کی علم نحو پر لکھی گئی ابتدائی کتاب، النحو الکبیر میں بیان کردی گئی تھیں، لہذا ان کی تکرار مناسب محسوس نہ ہوئی۔ چنانچہ لازم تصور کیا جائے کہ جس بھی جملے کی ترکیب میں آسانی کا ارادہ ہو، اولاً اس سے متعلق سبق، النحو الکبیر میں اچھی طرح پڑھیں، پھر یہاں اس سے متعلقہ قواعد مذکورہ ازبر کیے جائیں اور اس کے بعد ترکیب شروع کریں۔

(3) یہ بات ذہن نشین رکھنا بہت ضروری ہے کہ ترکیب کوئی مقصود بالذات چیز نہیں کہ اس میں کمال حاصل کرنے کے لئے، ایک ہی جملے کی ترکیب کے مختلف یا طویل ترین طریقے سیکھنے میں، اپنا ضرورت سے زائد قیمتی وقت صرف کیا جائے، بلکہ اسے فقط ان مقاصد کے حصول کا ذریعہ سمجھنا چاہئے، جن کا عنقریب ذکر کیا جائے گا۔ لہذا اس کے لئے اتنی ہی محنت کی اور کروائی جائے جتنی اشد ضروری محسوس ہو، تا کہ طالب علم، مقصودِ اصلی سے دور نہ ہو جائے۔ اسی کے پیش نظر ترکیب کی فقط وہ ضروری دستہ پر مقدار بیان کی گئی ہے کہ جس سے مطلوبہ مقاصد با آسانی حاصل ہو سکیں۔

(4) اگر اساتذہ ہر قسم کی ترکیب میں مہارت پیدا کروانا چاہیں، تو کتاب ہذا کو پورا ختم کروائیں اور اگر فقط شرح مأۃ عامل کے سلسلے میں حصولِ آسانی مقصود ہے، تو صرف ان تراکیب کا انتخاب کیا جائے، جو کتاب مذکور کی تراکیب کو آسان کرنے کے سلسلے میں معاونت فراہم کر سکیں۔

(5) بسا اوقات مصلحت وضرورت کے پیش نظر، ایک ہی قاعدہ، ایک سے زیادہ اسباق میں ذکر کیا گیا ہے۔

(6) زیادہ تر ترکیبی قاعدے مذکر کیے گئے ہیں، لیکن کہیں کہیں بغرضِ استفادہ ترکیب کو دہرائے بغیر بھی، چند قواعد ذکر کیے گئے ہیں۔

(7) اگر کسی مشق میں کوئی ایسا جملہ نظر آئے، جس کے ترکیبی قواعد اس وقت تک بیان نہ کیے گئے ہوں، تو اس کے حل کے لئے متعلقہ قواعد وترکیب کو ملاحظہ فرمائیں۔ مثلاً اگر کہیں شروع میں جملہ معطوفہ نظر آ جائے تو اگلے اسباق میں سے حرفِ عطف کے قواعد وترکیب کو ملاحظہ فرما کر حل کر لیں۔ اللہ عزوجل اسے تمام مسلمانوں کے لئے بالواسطہ اور بلاواسطہ نافع بنائے۔ آمین

ترکیب سے متعلقہ ضروری باتیں

(1) النحو الکبیر کے قواعد کو اذہان میں، از سرِ نو حاضر کرلیں۔ خصوصاً جس جملے کی ترکیب مقصود ہو، اس میں موجود ان تمام چیزوں سے متعلقہ قواعد پر ضرور نظرِ ثانی فرمالیں۔ مثلاً ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا بِالْخَشَبَةِ فِي الدَّارِ کی ترکیب کرنے سے پہلے فعل، فاعل، مفعول بہ اور جار مجرور کے قواعد ملاحظہ فرمالیں تو ان شاء اللہ عزوجل تا دیر ذہن میں محفوظ رہیں گے۔ خصوصاً ابتداء میں یہ طریقہ اختیار کرنا، بہت ضروری سمجھنا چاہیے۔

(2) ترکیب سے پہلے، عبارت میں موجود ان تمام کلمات کے معانی تلاش کریں، جو اس سے قبل معلوم نہ ہوں، کیونکہ مطالب جاننے کی بناء پر بھی ترکیب میں بے حد آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً اَكَلَ الْكُمَّثْرٰى يَحْيٰى (یحیٰی نے امرود کھایا) میں اگر الْكُمَّثْرٰى کا مفہوم معلوم ہو تو اسے مفعول بہ قرار دینے میں کبھی غلطی نہیں ہو سکتی۔

(3) عبارت میں موجود افعال کے صیغے نکال لیں، تا کہ ان کا فاعل متعین ہو سکے کہ وہ کوئی اسم ظاہر ہے یا ضمیر۔ پھر ضمیر ہے تو مرفوع متصل ہے یا منفصل۔ پھر متصل ہے تو بارز ہے یا مستتر۔ پھر مستتر ہے تو جائز الاستتار ہے یا واجب الاستتار۔

(4) سب سے پہلے دیکھا جائے کہ جملہ اسم، فعل یا حرف میں سے، کس سے شروع ہو رہا ہے۔ اس کے لئے سہ اقسام کی علامات کا علم ضروری ہے۔

(5) اگر جملہ اسم سے شروع ہو رہا ہو اور اس میں کوئی علامتِ نصب ظاہر نہ ہو تو اکثر جملہ اسمیہ خبریہ یا انشائیہ ہوگا۔ جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ اور مَنْ اَبُوْكَ؟ اور جملۂ اسمیہ کے لئے مبتداء و خبر کا ہونا ضروری ہے، لہذا انہیں قواعد کا لحاظ رکھتے ہوئے متعین فرمائیں۔ ان کے قواعد آگے مذکور ہیں۔ اور اگر شروع میں کوئی اسم، حالتِ نصبی میں نظر آئے، تو اکثر فعلیہ ہوگا۔ کیونکہ یہ مفعول بہ مقدم وغیرہ بن رہا ہوگا۔ جیسے زَيْدًا ضَرَبْتُهٗ

(6) اگر پہلے فعل ہو تو جملہ فعلیہ ہوگا۔ اس میں مزید غور کریں کہ وہ فعل لازم ہے یا متعدی۔ اگر لازم ہے، تو اس کے لئے فقط فاعل تلاش کریں۔ اگر متعدی ہے تو پھر دیکھیں کہ متعدی بیک مفعول ہے یا بدو مفعول یا بسہ مفعول۔ ان میں سے جو بھی ہو، فاعل کی تلاش کے ساتھ ساتھ فعل کے تقاضے کے مطابق مفعول بہ، نیز دیگر معمولاتِ فعل مثل مفعول مطلق ولہ ومعہ وفیہ اور حال یا تمیز بھی تلاش فرمائیں۔ ان سب کی شناخت کا اجمالی طریقہ النحو الکبیر، اور تفصیلی کتاب ہٰذا میں ملاحظہ فرمائیں۔

(7) اگر شروع میں حرف ہو، تو سب سے پہلے حرف کی قسم متعین فرمائیں۔ مثلاً وہ عاملہ ہے یا غیر عاملہ۔ اگر عاملہ ہے تو اسم پر داخل ہونے والا ہے یا فعل پر۔ اسم پر داخل ہونے والا ہے تو حروفِ جارہ۔۔ یا۔ حروفِ مشبہ بالفعل۔۔ یا۔۔ ما و لا المشبھتان بلیس۔۔ یا۔ لائے نفی جنس۔۔ یا۔ حروفِ نداء میں سے کوئی ہوگا۔ ان میں سے ہر ایک کس کس چیز کا تقاضا کرتا ہے، اس کا بیان النحو الکبیر میں گزر چکا اور ترکیب کس طرح ہوگی، یہ آگے مذکور ہے۔

(8) اور اگر فعل پر داخل ہونے والے حروف ہیں تو چاہے ناصبہ ہوں یا جازمہ جملہ فعلیہ ہوگا۔ اس سلسلے میں مزید ترقی کے لئے آئندہ آنے والے قواعد کا لحاظ بھی ضروری ہے۔

(9) نیز پوری عبارت میں آنے والے اسماء پر غور فرمائیں کہ ان کا تعلق مرفوعات، منصوبات ۔۔ یا مجرورات میں سے کس کے ساتھ ہے۔ تاکہ ترکیب میں مزید آسانی پیدا ہو جائے۔

(10) جب تک کسی لفظ کا آگے سے تعلق پورا نہ ہو جائے، پیچھے کے لئے اسے کھونٹہ نہ بنائیں۔ مثلاً ضَرَبَ الرَّجُلُ الَّذِیْ فِی الدَّارِ عَمْرًا میں الرَّجُلُ پیچھے کے لئے فاعل اور آگے کے لئے موصوف ہے۔ چنانچہ ترکیب کرتے ہوئے، یوں کہا جائے گا کہ ضرب فعل، الرجل موصوف الخ۔ اس کے برخلاف الرجل کو موصوف بنائے بغیر فوراً ضَرَبَ کا فاعل قرار دینا غلط ہوگا۔

(11) عبارت میں ترکیبی قواعد کی رو سے کلمات کا آپس میں تعلق دیکھ کر مسند و مسند الیہ تلاش فرمائیں۔

(12) طویل جملے کی ترکیب کرتے ہوئے ہمہ وقت ملحوظ رکھیں کہ کیا کیا بن چکا ہے اور مزید کیا تلاش کرنا ہے۔

(13) ترکیب میں آسانی کے لئے لفظی ترجمہ نکالنے میں مہارت کا حصول، بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ لفظی ترجمہ و ترکیب کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ مسلمہ اصول ہے کہ ترکیب سے ترجمہ اور ترجمے سے ترکیب سمجھ میں آتی ہے۔

(14) خوب یاد رہے کہ قواعد نحویہ اکثری ہیں، کلی نہیں۔ یعنی یہ قواعد، کلام عرب کی تمام امثلہ میں جاری ہوں ضروری نہیں، بلکہ اکثر امثلہ میں ان کے استعمال کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ لہذا اگر کسی ترکیب میں، بیان کردہ قاعدہ جاری ہوتا نظر نہ آئے تو سمجھ جائیں کہ یہاں سماعی طور پر قاعدہ جاری نہیں ہوا ہے۔

(15) بسا اوقات ایک جملے کی ایک سے زائد طریقوں سے تراکیب ممکن ہے، جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم کی 100 سے زائد ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔ لہذا اگر کسی طالب علم نے آپ کے طریقے کو چھوڑ کر، دوسرا طریقہ اختیار کیا ہو تو ایک دوسرے کو غلط کہنے سے اجتناب کریں ہاں یہ ضروری ہے کہ دونوں تراکیب، تحت قواعد ہوں۔

تنبیہ ضروری:۔ عبارت درست ہونے کا مطلب، کسی درست پڑھنے والے سے سن کر اعراب رٹ لینا۔ یا۔ مُعَرَّب عبارت کو رٹ کر، زبان میں روانی پیدا کر لینا نہیں، بلکہ پڑھے جانے والے ہر اعراب کی وجہ اعراب مع دلیل معلوم ہونا اس کی شرط قرار دی جائے۔ جب تک یہ ملکہ حاصل نہ ہو، درستگی کی سنجیدہ کوشش جاری رکھیں۔



سبق نمبر ..... (1)

ترکیب کی تعریف اور اس کے فوائد و مقاصد کا بیان

ترکیب کی تعریف:۔

ترکیب کا لغوی معنی ہے ملانا...اور...اصطلاحی اعتبار سے، کلمات کے باہمی تعلق کے ملاحظہ کے بعد، مسند اور مسند الیہ تلاش کرکے، جملے کی قسم متعین کرنا۔

اس کے مقاصد:۔ اس کے ساتھ کئی مقاصد وابستہ ہیں۔ مثلاً

(1) کلمات کا آپس میں تعلق جاننا۔ کیونکہ اسی کے نتیجے میں ترکیب کرنے والا معلوم کرسکتا ہے کہ مذکورہ عبارت، مرکب مفید پر مشتمل ہے...یا...غیر مفید پر۔

(2) ترجمہ کرنے میں سہولت حاصل کرنا۔ کیونکہ مرکب کی قسم جانے بغیر، عبارت کا درست ترجمہ ممکن نہیں۔

(3) مرکب مفید ہونے کی صورت میں، کلمات عرب کے باہم تعلق کے ملاحظہ کے بعد، مسند اور مسند الیہ کو حاصل کرکے، جملے کی قسم متعین کرنا۔

(4) اعرابی اغلاط سے محفوظ رہنا۔

اس کے فوائد:۔ اس کے کئی فائدے ہیں۔

(1) کلمات کی پہچان کا پختہ ہونا۔ (2) اعرابی اغلاط سے محفوظ رہنا۔ (3) مرکب اور جملوں کی اقسام کی تعیین میں دقت کا ختم ہوجانا۔ (4) ان تمام امور کے باعث، عبارت کا درست ترجمہ کرنے میں سہولت حاصل ہوجانا۔ (5) قواعدِ نحویہ کے اجراء کا باربار موقع ملنا، جس کی بناء پر انہیں ذہن نشین کرنا آسان ہوجانا اور اس کی برکت سے، درسی کتب کے علاوہ، خارجی مطالعے کی غرض سے پڑھی جانے والی ہر قسم کی عربی کتاب کی عبارات پڑھنا اور ان سے درست مفہوم اخذ کرنا سہل ہوجانا۔...اور... (6) تدریس و فتویٰ نویسی میں مدد ملنا۔



سبق نمبر .....(2)

جملوں کی اقسام

فوائدِ ترکیب کے ضمن میں جانا گیا کہ اس کی وجہ سے جملوں کی تعیین میں مدد ملتی ہے تو مناسب ہوگا کہ چند مشہور جملوں کی اقسام اور ان کی تعریفات بھی جان لی جائیں، تاکہ آئندہ کسی مقام پر تعیین میں دقت محسوس نہ ہو۔

باعتبارِ اصل، جُمَل کی اقسام

اصل کے لحاظ سے، جملوں کی، 4 اقسام ہیں۔ (1) اسمیہ۔ (2) فعلیہ۔ (3) ظرفیہ۔ (4) شرطیہ۔

(1) اسمیہ:۔ وہ جملہ، جس کا پہلا جزو اسم ہو...یا...جو مبتداء اور خبر سے مرکب ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ

لفظاً ومعناً جملہ اسمیہ کی اقسام:۔ اس لحاظ سے اس کی، 2 اقسام ہیں۔

(i) لفظاً اور معنیً خبریہ۔ (ii) لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ۔

(i) لفظاً اور معنیً خبریہ:۔ وہ جملہ اسمیہ، جو لفظی ومعنوی، دونوں اعتبار سے خبریہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ

(ii) لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ:۔ وہ جملہ اسمیہ، جو لفظی اعتبار سے خبریہ اور معنوی اعتبار سے انشائیہ ہو۔ جیسے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

وضاحت:۔ چونکہ مذکورہ جملہ، مبتداء اور خبر پر مشتمل ہے، چنانچہ باعتبارِ لفظ، جملہ خبریہ کہلائے گا...اور...چونکہ یہاں خبر دینا مقصود نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی حمد کا ارادہ ہے اور حمد ومدح کا تعلق، انشاء سے ہے، لہٰذا معنوی اعتبار سے انشاء قرار پائے گا۔

خبر کے اعتبار سے جملہ اسمیہ کی اقسام:۔ اس لحاظ سے بھی اس کی 2 اقسام ہیں۔

(1) کبریٰ (2) صغریٰ

(1) کبریٰ:۔ وہ جملہ اسمیہ خبریہ، جس کی خبر جملہ ہو۔ یہ عام ہے کہ وہ جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ۔ جیسے

زَیْدٌ اَبُوْہُ قَائِمٌ ...اور... زَیْدٌ قَامَ اَبُوْہُ

جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ کی اقسام:۔ اس کی 2 قسمیں ہیں۔

(i) ذَاتُ وَجْہٍ۔ (ii) ذَاتُ وَجْہَیْنِ۔

(i) ذات وجہ:۔ وہ جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ، جس کی خبر بھی جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ اَبُوْہُ قَائِمٌ

(ii) ذات وجہین:۔ وہ جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ، جس کی خبر جملہ فعلیہ ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَامَ اَبُوْہُ

(2) صغریٰ:۔ وہ جملہ اسمیہ خبریہ جو کسی مبتداء کی خبر واقع ہو رہا ہو۔ جیسے زَیْدٌ اَبُوْہُ قَائِمٌ میں ابوہ قائم

(2) فعلیہ:۔ وہ جملہ، جس کا پہلا جز فعل ہو۔۔یا۔۔جو فعل اور فاعل سے مرکب ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ

لفظاً و معناً جملہ فعلیہ کی اقسام:۔ اس لحاظ سے، اس کی بھی 2 اقسام ہیں۔

(i) لفظاً اور معنیً خبریہ۔ (ii) لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ۔

(i) لفظاً اور معنیً خبریہ:۔ وہ جملہ فعلیہ، جو لفظی اور معنوی، دونوں اعتبار سے خبریہ ہو۔ جیسے قَامَ زَیْدٌ

(ii) لفظاً خبریہ معنیً انشائیہ:۔ وہ جملہ فعلیہ، جو لفظی اعتبار سے خبریہ اور معنوی اعتبار سے انشائیہ ہو۔ جیسے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔اور۔۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وضاحت:۔ کیونکہ ان دونوں جملوں سے کوئی خبر دینا مقصود نہیں، بلکہ پہلے جملے کے ذریعے شیطان مردود سے پناہ اور دوسرے کے ذریعے حصول برکت کا ارادہ ہے، لہٰذا معنیً انشائیہ ہوئے۔

خبر کے اعتبار سے جملہ فعلیہ کی اقسام:۔ اس لحاظ سے بھی اس کی 2 اقسام ہیں۔

(1) کبریٰ۔ (2) صغریٰ۔

(1) کبریٰ:۔ وہ جملہ فعلیہ خبریہ، جس کا کوئی مفعول، مکمل جملہ ہو۔ یہ عام ہے کہ وہ اسمیہ ہو یا فعلیہ۔ جیسے

ظَنَنْتُ زَیْدًا یَقُوْمُ اَبُوْہُ ۔اور۔۔ ظَنَنْتُ زَیْدًا اَبُوْہُ قَائِمٌ

جملہ فعلیہ خبریہ کبریٰ کی اقسام:۔ اس کی 2 قسمیں ہیں۔

(i) ذات وجہ۔ (ii) ذات وجہین۔

(i) ذات وجہ:۔ وہ جملہ فعلیہ خبریہ کبریٰ ہے، جس کا کوئی مفعول، جملہ فعلیہ خبریہ ہو۔ جیسے ظَنَنْتُ زَیْدًا یَقُوْمُ اَبُوْہُ

(ii) ذات وجہین:۔ وہ جملہ فعلیہ خبریہ کبریٰ، جس کا کوئی مفعول، جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔ جیسے ظَنَنْتُ زَیْدًا اَبُوْہُ قَائِمٌ

(2) صغریٰ:۔ وہ جملہ فعلیہ خبریہ، جو کسی مبتدا کی خبر واقع ہو رہا ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَامَ اَبُوْہُ

جملہ اسمیہ اور فعلیہ خبریہ کی اقسام کا خلاصہ

جملہ اسمیہ خبریہ کی اقسام:

(1) جملہ اسمیہ خبریہ صغریٰ۔ (2) جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ۔

(3) جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین۔

جملہ فعلیہ خبریہ کی اقسام:

(1) جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ۔ (2) جملہ فعلیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہ۔

(3) جملہ فعلیہ خبریہ کبریٰ ذات وجہین۔

(3) ظرفیہ:۔ وہ جملہ، جو ظرف اور مظروف سے مرکب ہو۔ جیسے اَلطَّائِرُ فِی الْبَیْتِ

توضیح:۔ اس میں اَلطَّائِرُ مظروف اور فِی الْبَیْتِ ظرف ہے۔

(4) شرطیہ:۔ وہ جملہ، جو شرط اور جزاء سے مرکب ہو۔ جیسے اِنْ تُکْرِمْنِی اُکْرِمْکَ



باعتبارِ صفات، جُمَل کی اقسام

اس اعتبار سے مشہور جملوں کی 9 اقسام ہیں۔

(1) مُبَیِّنَہ۔ (2) مُعَلِّلَہ۔ (3) مُعْتَرِضَہ۔ (4) مُسْتَانِفَہ۔ (5) نَتِیْجِیَّہ۔
(6) حَالِیَّہ۔ (7) مَعْطُوْفَہ۔ (8) مُفَصِّلَہ۔ (9) مُفَسِّرَہ۔

(1) مُبَیِّنَہ:۔ وہ جملہ، جو مجمل کلام کی وضاحت کے لئے لایا گیا ہو۔ جیسے

اَلْکَلِمَۃُ عَلٰی ثَلَاثَۃِ اَقْسَامٍ اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ

توضیح:۔ چونکہ ثَلَاثَۃِ اَقْسَامٍ میں اجمال ہے، لہٰذا اسم وفعل وحرف کو، ان کے مبتداء محذوف کے ساتھ ملا کر، جملہ اسمیہ خبریہ مبینہ قرار دیا جائے گا۔

(2) مُعَلِّلَہ:۔ وہ جملہ، جو ماقبل کی علت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَصُوْمُوْا فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ فَاِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ

(یعنی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ان (عید کے) دنوں میں روزے نہ رکھو، کیونکہ یہ کھانے، پینے اور جماع کے دن ہیں۔)

توضیح:۔ اس مثال میں فَاِنَّھَا اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّبِعَالٍ جملہ مُعَلِّلَہ ہے۔

(3) مُعْتَرِضَہ:۔ کلام کے درمیان آنے والا وہ جملہ، جس کا ماقبل اور مابعد سے لفظی اعتبار سے کوئی تعلق نہ ہو۔ جیسے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ رَحِمَۃُ اللّٰہِ اَلنِّیَّۃُ فِی الْوُضُوْءِ لَیْسَ بِشَرْطٍ (یعنی ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا، وضو میں نیت شرط نہیں ہے۔) میں رَحِمَۃُ اللّٰہِ۔

(4) مُسْتَانِفَہ:۔ وہ جملہ، جس سے کلام کی ابتداء ہو رہی ہو۔ جیسے ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ

(5) نَتِیْجِیَّہ:۔ وہ جملہ، جو کلامِ سابق سے بطورِ نتیجہ حاصل ہو۔ جیسے

اَلْجَزْمُ مُخْتَصٌّ بِالْاَفْعَالِ وَالْکَسْرُ مُخْتَصٌّ بِالْاَسْمَاءِ فَلَیْسَ بِالْاَفْعَالِ کَسْرٌ وَّلَا فِی الْاَسْمَاءِ جَزْمٌ

(یعنی جزم افعال کے ساتھ اور جر اسماء کے ساتھ خاص ہے، چنانچہ افعال میں جر اور اسماء میں جزم نہیں پایا جاتا۔)

نوٹ:۔ اس مثال میں **فَلَيْسَ بِالْاَفْعَالِ كَسْرٌ وَّلَا فِي الْاَسْمَاءِ جَزْمٌ** ، جملۂ تنبیہہ ہے۔

(6) حَالِيَّه:۔ وہ جملہ، جو ماقبل سے حال واقع ہو رہا ہو۔ جیسے **رَأَيْتُ الْاَمِيْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ**

نوٹ:۔ اس میں **الْاَمِيْرَ** ذوالحال اور **وَهُوَ رَاكِبٌ** جملۂ حالیہ ہے۔

(7) مَعْطُوْفَه:۔ وہ جملہ، جسے کسی حرفِ عطف کے واسطے سے، جملہ سابقہ پر عطف کیا جائے۔ جیسے

جَاءَ نِيْ زَيْدٌ وَذَهَبَ بَكْرٌ (یعنی میرے پاس زید آیا اور بکر چلا گیا۔)

نوٹ:۔ اس میں **وَذَهَبَ بَكْرٌ** جملہ معطوفہ ہے۔

(8) مُفَصِّلَه:۔ وہ جملہ، جو ماقبل ذکر کردہ کسی بات کی تفصیل پر مشتمل ہو۔ جیسے

بَعْضُهَا لَفْظِيَّةٌ وَبَعْضُهَا مَعْنَوِيَّةٌ فَاللَّفْظِيَّةُ مِنْهَا عَلٰى ضَرْبَيْنِ

(یعنی ان میں سے بعض عوامل لفظی اور بعض معنوی ہیں۔ پس ان میں سے لفظی عوامل دو قسم پر ہیں۔)

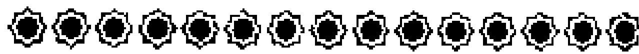
نوٹ:۔ یہاں **فاللفظية منها على ضربين** **جملۂ مفصلہ** ہے۔

(9) مُفَسِّرَه:۔ وہ جملہ، جو ماقبل جملے کی وضاحت کے لئے لایا جائے۔ اس کے شروع میں کوئی حرفِ تفسیر مذکور ہوتا ہے۔ جیسے

لَمَّا يَضْرِبْ زَيْدٌ اَيْ مَا ضَرَبَ زَيْدٌ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْاَزْمِنَةِ الْمَاضِيَةِ

(زید نے نہیں مارا یعنی زید نے زمانۂ گزشتہ میں سے کسی جزء میں نہیں مارا۔)

نوٹ:۔ یہاں **اي ماضرب زيد في شيء من الازمنة الماضية** **جملۂ مفسرہ** ہے۔



باعتبارِ اعراب، جُمَل کی اقسام

اس اعتبار سے جملوں کی 2 اقسام ہیں۔

(1) ایسے جملے، جن کے لئے کوئی محلی اعراب ہو۔ (2) ایسے جملے، جن کے لئے کوئی محلی اعراب نہ ہو۔

(1) ایسے جملے جن کے لئے کوئی محلی اعراب ہو:۔ ان سے مراد وہ جملے ہیں، جنہیں مفرد کی تاویل میں لینا صحیح ہو۔ اب اگر مفرد مرفوع کی تاویل میں لینا ممکن ہو تو ان کے لئے محل رفع، مفرد منصوب کی تاویل میں لیا جا سکتا ہو تو محل نصب اور مفرد مجرور کی تاویل میں لینا جائز ہو تو محل جر ہوگا۔ جیسے

خَالِدٌ يَعْمَلُ الْخَيْرَ (خالد بھلائی کا کام کرتا ہے) ۔اور۔ **كَانَ خَالِدٌ يَعْمَلُ الْخَيْرَ** (خالد بھلائی کا کام کیا کرتا تھا)

مَرَرْتُ بِرَجُلٍ يَعْمَلُ الْخَيْرَ (میں ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرا، جو اچھا عمل کرتا ہے)

ترجمہ:۔ پہلی صورت میں جَاءَ الْعَامِلُ الْمَاهِرُ دوسری میں كَانَ الْعَامِلُ عَامِلًا لِلْمَاهِرِ اور تیسری میں مَرَرْتُ بِرَجُلٍ عَامِلٍ لِلْمَاهِرِ کی تاویل میں لینا ممکن ہے۔لہذا بالترتیب یہ جملے محل رفع، محل نصب اور محل جر میں ہیں۔

(2) ایسے جملے، جن کے لئے کوئی محل اعراب نہ ہو:۔ یعنی وہ جملے ہیں کہ جنہیں مفرد کی تاویل میں لینا درست نہ ہو۔ جیسے جَاءَ الَّذِیْ كَتَبَ کیونکہ اسے جَاءَ الَّذِیْ كَاتِبٌ کی تاویل میں لینا درست نہیں۔ کیونکہ اسم موصول اپنے مابعد، جملہ خبریہ کا تقاضا کرتا ہے۔ جب کہ کاتب جملہ خبریہ نہیں، بلکہ مفرد ہے۔



محل اعراب رکھنے والے جُمَل کی 7 اقسام

(1) وہ جملے، جو خبر واقع ہو رہے ہوں۔ ان کے دو قسم کے محل ہوتے ہیں۔

(i) رفع:۔ جب کہ یہ مبتداء، حروف مشبہ بالفعل.. یا.. لائے نفی جنس کی خبر واقع ہو رہے ہوں۔ جیسے

اَلْعِلْمُ يَرْفَعُ الْمَرْءَ صَاحِبَهُ (علم صاحب علم کی قدر و قیمت بڑھاتا ہے) ... إِنَّ الْفَضِيْلَةَ تُحَبُّ (بے شک فضیلت، پسند کی جاتی ہے)

لَاغُلَامَ رَجُلٍ يَقْعُدُ فِي الدَّارِ (مرد کا کوئی غلام گھر میں بیٹھا ہوا نہیں ہے)

(ii) نصب:۔ جب کہ یہ فعل ناقص.. یا.. ما و لا المشبہتان بلیس کی خبر واقع ہو رہے ہوں۔ جیسے درج ذیل میں يَظْلِمُوْنَ اور قَامَ۔

أَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ..اور.. مَا زَيْدٌ قَامَ

(2) وہ جملے، جو حال واقع ہو رہے ہوں۔ یہ محلی اعتبار سے منصوب ہوتے ہیں۔ جیسے درج ذیل مثال میں، يَبْكُوْنَ ۔

وَجَاءُوْا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُوْنَ (وہ اپنے والد کے پاس اس حال میں آئے کہ رو رہے تھے)

(3) وہ جملے، جو مفعول بہ واقع ہو رہے ہوں۔ یہ بھی محلا منصوب ہوتے ہیں۔ جیسے درج ذیل مثال میں، تَجْتَمِعُ ۔

أَظُنُّ الْأُمَّةَ تَجْتَمِعُ بَعْدَ التَّفَرُّقِ (میرا گمان ہے کہ امت ٹکڑوں میں بٹنے کے بعد پھر متحد ہو جائے گی)

(4) وہ جملے، جو مضاف الیہ واقع ہو رہے ہوں۔ یہ محلا مجرور ہوتے ہیں۔ جیسے درج ذیل مثال میں، يَنْفَعُ ۔

هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِيْنَ صِدْقُهُمْ (یہ وہ دن ہے کہ جس میں سچ بولنے والوں کو ان کا سچ نفع دے گا)

(5) وہ جملے، جو شرط کی جزاء واقع ہو رہے ہوں۔ یہ محلا مجزوم ہوتے ہیں۔ جیسے درج ذیل مثال میں، فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۔

وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (اور جسے اللہ ہدایت کی توفیق نہ دے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں)

(6) وہ جملے، جو صفت واقع ہو رہے ہوں۔ یہ موصوف کے مطابق مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتے ہیں۔ جیسے درج ذیل مثال میں، يَسْعٰى ... يَخُوْنُ بِلَادَهُ ..اور... يَخْدِمُ أُمَّتَهُ ۔

وَجَاءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَسْعٰى (اور شہر کے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا)

لَا تَحْتَرِمْ رَجُلاً يَخُوْنُ بِلَادَهٗ (اس شخص کا احترام نہ کر، جو اپنے شہر میں خیانت کرتا ہے)

سَقَى اللّٰهُ رَجُلًا يَخْدِمُ اُمَّتَهٗ (اللہ اس شخص کو سیراب کرے، جو اپنی امت کی خدمت کرتا ہے)

(7) وہ جملے، جو کسی ایسے جملے کے تابع ہوں کہ جن کے لئے محلی اعراب ہیں۔ یہ متبوع کے مطابق، مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتے ہیں۔ جیسے درج ذیل امثلہ میں، يَكْتُبُ....تَخْتَفِيْ.. اور.. لَا خَيْرَ فِيْهِ -

عَلِيٌّ يَقْرَأُ وَيَكْتُبُ (علی پڑھتا اور لکھتا ہے) .... كَانَتِ الشَّمْسُ تَبْلُوْ وَتَخْتَفِيْ (سورج ظاہر ہوتا اور پوشیدہ ہوتا رہا تھا)

لَا تَهْتَمَّ بِرَجُلٍ لَا خَيْرَ فِيْهِ لِنَفْسِهٖ وَاُمَّتِهٖ لَا خَيْرَ فِيْهِ لِنَفْسِهٖ وَاُمَّتِهٖ

(اس شخص کی پرواہ نہ کر جس میں اپنی ذات اور امت کے لئے کوئی خیر نہیں، اس میں اپنی ذات اور امت کے لئے کوئی بھلائی نہیں)



کلمات کے مخصوص مُتعلِّقین کا بیان

ماقبل میں معلوم ہو چکا کہ مقاصدِ ترکیب میں سے ایک کلمات کے باہمی تعلق کی معرفت بھی ہے، تا کہ جانا جا سکے کہ مذکورہ عبارت مرکبِ مفید ہے.. یا.. غیر مفید اور پھر اس کے نتیجے میں درست ترجمے و مفہوم تک پہنچنا ممکن ہو سکے۔ اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھنی بے حد مفید رہے گی کہ بسا اوقات ایک کلمہ، دوسرے کلمے سے اور کلمات کا ایک مجموعہ، دوسرے مجموعے سے خاص تعلق رکھتا ہے، چنانچہ عبارت میں کسی کلمے.. یا.. مجموعۂ کلمات کو پہچان لینے کے فوراً بعد، اس کے مخصوص متعلق کو تلاش کریں۔ مثلاً جب قواعد کی رو سے مبتداء کو پہچان لیا تو اس کے متعلقِ خاص یعنی خبر کو تلاش کیا جائے۔ یونہی جب مجموعۂ کلمات کے باعث قسم کی شناخت ہو گئی تو جوابِ قسم متعین کیا جائے۔ ذیل میں کلمات اور مجموعۂ کلمات کے مخصوص متعلقین ملاحظہ فرمائیں۔

مُتعلِّق	مُتعلِّق	مُتعلِّق	مُتعلِّق	مُتعلِّق	مُتعلِّق
مُبتداء	خبر	اسمِ اشارہ	مُشارٌ اِلیہ	مُبدَل منہ	بَدَل
فعل	فاعل یا نائب الفاعل	مُمَیَّز	تمییز	مُؤکَّد	تاکید
ذُوالحال	حال	شَرط	جزا	مُبَیَّن	عطفِ بیان
موصوف	صِفَت	مَعطُوف علَیہ	مَعطُوف	ندا	غرضِ و مقصودِ ندا
جار	مجرور	مُضاف	مُضاف اِلَیہ	قَوْل	مَقُوْلہ
اسمِ موصول	صِلَہ	قَسَم	جوابِ قَسَم	مُفَسَّر	مُفَسِّر

سبق نمبر ...... (4)

جار مجرور سے متعلقہ ضروری باتیں

اور اہم قواعد

چونکہ کلام عرب میں جار مجرور کا استعمال بکثرت ہوتا ہے، لہذا ان سے متعلق چند اہم باتوں اور بنیادی قواعد کو ابتداء میں بیان کیا جائے گا۔

قاعدہ (1):۔ جار مجرور تنہا کچھ نہیں بنتے، اگر یہ کسی جگہ خبر، صلہ، صفت.. یا.. حال وغیرہ بن سکتے ہوں، تو کسی مُتَعَلَّق سے مل کر ہی بنیں گے۔

قاعدہ (2):۔ جار مجرور جس کے مُتَعَلِّق ہوں، اسے مُتَعَلَّق کہتے ہیں۔

قاعدہ (3):۔ جار مجرور اکثر 6 چیزوں کے مُتَعَلِّق ہوتے ہیں۔

﴿i﴾ فعل۔ ﴿ii﴾ اسم فاعل۔ ﴿iii﴾ اسم مفعول۔ ﴿iv﴾ اسم تفضیل۔ ﴿v﴾ صفت مشبہ۔ ﴿vi﴾ مصدر۔

قاعدہ (4):۔ بسا اوقات جار مجرور سے قبل، ایک سے زائد مُتَعَلَّق نظر آتے ہیں، ایسی صورت میں درست مُتَعَلَّق جاننے کے لئے، باری باری ان متوقع مُتَعَلَّقِین کے ساتھ، جار مجرور کا ترجمہ کر کے دیکھیں۔ جس کے ساتھ، عبارت کے سیاق وسباق کے لحاظ سے، ترجمہ درست محسوس ہو، وہی اس کا مُتَعَلَّق ہوگا۔ مثلاً

وَلَا يَجِبُ اِيْصَالُ الْمَاءِ اِلَى الْمُسْتَرْسِلِ مِنَ الشَّعْرِ عَنْ دَائِرَةِ الْوَجْهِ

(اور چہرے کے دائرے سے لٹکے ہوئے بالوں تک پانی کا پہنچانا واجب نہیں ہے)

اس عبارت میں مِنَ الشَّعْرِ سے پہلے تین چیزیں، مثلاً فعل (لَا يَجِبُ) ، مصدر (اِيْصَال) اور اسم فاعل (اَلْمُسْتَرْسِل) موجود ہیں، چنانچہ بالترتیب مِنَ الشَّعْرِ کے ساتھ، تینوں کا ترجمہ کر کے دیکھیں گے۔ بعد ترجمہ معلوم ہوگا کہ اس کا مُتَعَلَّق اسم فاعل ہی مناسب ہے، چنانچہ اسی کے متعلق کیا جائے گا۔ یونہی عَنْ دَائِرَةِ الْوَجْهِ میں بھی ملاحظہ فرمائیں۔

قاعدہ (5):۔ جار مجرور کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ ظرف کی 2 قسمیں ہیں۔

(i) ظرف لغو:۔ وہ جار مجرور، جن کا مُتَعَلَّق عبارت میں مذکور ہو، یہ عام ہے کہ وہ جار مجرور سے پہلے ہو یا بعد میں۔ جیسے

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ..اور.. اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

فوائد:۔ پہلی مثال میں عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، خَتَمَ ..اور.. دوسری مثال میں عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کے متعلق ہوگا۔ نیز مُتَعَلَّق سے پہلے واقع ہونے کی صورت میں جار مجرور کو ظرف لغو مقدم کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ دوسری مثال میں مذکور ہے۔

(ii) ظرف مُسْتَقَر:۔ وہ جار مجرور، جن کا مُتَعَلَّق عبارت میں مذکور نہ ہو۔ جیسے زَيْدٌ فِي الدَّارِ

قاعدہ (6):۔ اگر مُتَعَلِّق عبارت میں مذکور نہ ہو تو عموماً بکثرت استعمال ہونے والے افعال کو مقدر (پوشیدہ) مانا جاتا ہے۔ایسے افعال کو، افعال عامہ کہتے ہیں۔یہ 5 ہیں۔

حُصُوْلٌ (حاصل ہونا)۔ **وُجُوْدٌ** (موجود ہونا)۔ **ثُبُوْتٌ** (ثابت ہونا)۔ **كَوْنٌ** (ہونا)۔ **نُزُوْلٌ** (نازل ہونا)۔

قاعدہ (7):۔ مُتَعَلِّق بنانے کے لئے کبھی ان کے افعال اور کبھی اسمائے مشتقہ کا انتخاب کیا جاتا ہے۔جیسے زَيْدٌ فِي الدَّارِ میں، فِي الدَّارِ کے مُتَعَلِّق کے طور پر ثَبَتَ، ثَابِتٌ، وُجِدَ یا مَوْجُوْدٌ وغیرہ کو مقدر مانا جاسکتا ہے۔

فائدہ:۔ افعال عامہ کا مقدر مانا جانا، اکثری ہے، لازمی نہیں۔چنانچہ اگر کسی مقام پر سیاق وسباق کے اعتبار سے ان کے علاوہ افعال میں سے کوئی چیز مقدر مانی جائے تب بھی درست ہے۔جیسے زَيْدٌ فِي الدَّارِ میں فِي الدَّارِ کا مُتَعَلِّق، اِسْتَقَرَّ ۔۔یا۔۔ مُسْتَقِرٌّ وغیرہ قرار دینا بھی، درست ہے۔

قاعدہ (8):۔ اگر عبارت میں دو جار مجرور ہوں، لیکن متعلق نہ ہو تو اگر دونوں کے لئے فقط ایک ہی مُتَعَلِّق نکالنا کافی ہے۔اس صورت میں پہلے جار مجرور کو مُتَعَلِّق کا ظرف مستقر اور دوسرے کو اسی کا ظرف لغو بنائیں گے۔جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نَعْمَائِهِ الشَّامِلَةِ میں اَلْحَمْدُ کے بعد ثَابِتٌ کو مقدر مان کر لِلّٰهِ کو اس کا ظرف مستقر اور عَلٰى نَعْمَائِهِ الشَّامِلَةِ کو اس کا ظرف لغو بنائیں گے۔

قاعدہ (9):۔ اگر جار مجرور، شروع کے بجائے، عبارت کے درمیان میں، کسی اسم معرفہ کے بعد واقع ہوں، تو انہیں کسی کے مُتَعَلِّق کرکے ماقبل کے لئے حال۔۔یا۔۔صفت بنائیں گے۔جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ مِنْ شَرِيْفِ الْقَوْمِ لِلْاِسْتِقْرَاضِ (زید جو شریف القوم میں سے ہے، میرے پاس قرض طلب کرنے کے لئے آیا)۔

فائدہ:۔ یہاں مِنْ شَرِيْفِ الْقَوْمِ، مُتَعَلِّق محذوف سے مل کر زَيْدٌ سے حال۔۔یا۔۔صفت بنے گا۔

قاعدہ (10):۔ اور اگر جار مجرور، عبارت کے درمیان میں، کسی اسم نکرہ کے بعد واقع ہوں، تو کسی کے مُتَعَلِّق کرکے ماقبل کے لئے صفت بنائیں گے۔جیسے كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِلْاِسْتِثْنَاءِ

فائدہ:۔ اس میں مِنْهُمَا کو مُتَعَلِّق محذوف ثَابِتٍ سے ملاکر وَاحِدٍ کی صفت بنائیں گے۔نیز یہاں ذوالحال حال والی ترکیب درست نہیں ہوسکتی، کیونکہ ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو اس سے مقدم کرنا، واجب ہوتا ہے، جب کہ یہاں حال، مؤخر ہے۔

قاعدہ (11):۔ اور اگر عبارت کے شروع میں اسم معرفہ اور اس کے بعد جار مجرور ہو، تو اسم معرفہ کو مبتداء اور جار مجرور کو کسی کے مُتَعَلِّق کرکے خبر بنائیں گے۔جیسے زَيْدٌ فِي الدَّارِ

قاعدہ (12):۔ اگر عبارت کے شروع میں اسم معرفہ، اس کے بعد جار مجرور، اور اس کے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، جیسے زَيْدٌ مِنْهُمْ طَوِيْلٌ ۔۔اور۔۔ زَيْدٌ فِي الدَّارِ مُسَافِرٌ غَدًا، تو پہلے، معرفہ کو ذوالحال یا موصوف

اور مابعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کرکے حال یا صفت بنائیں گے، پھر یہ ذوالحال یا موصوف اپنے حال یا صفت سے مل کر مبتداء اور مابعد کلمہ یا کلمات، خبر واقع ہوں گے۔ چنانچہ پہلی مثال میں اولاً زَیۡدٌ کو ذوالحال یا موصوف اور بَینَهُم کو کسی کے متعلق کرکے حال یا صفت بنائیں گے۔ پھر ان دونوں کو ملا کر مبتداء اور طَوِیلٌ کو خبر قرار دیں گے۔ اور دوسری میں بھی زَیۡدٌ ذوالحال یا موصوف اور فِی الدَّارِ کسی کے متعلق ہو کر حال یا صفت واقع ہوگا۔

سوال:۔ سابقہ کتب میں پڑھا تھا کہ ذوالحال، فاعل ہوتا ہے یا مفعول۔ جب کہ مندرجہ بالا مثالوں میں زید، نہ تو فاعل ہے، نہ مفعول، بلکہ مبتداء واقع ہو رہا ہے، تو اسے ذوالحال بنانا کس طرح درست ہو سکتا ہے؟...

جواب:۔ جواب سے پہلے یاد رکھئے کہ فاعل ومفعول بہ کی دو قسمیں ہیں۔ **(1) حقیقی۔ (2) حکمی۔**

(1) فاعل حقیقی:۔ وہ اسم، جس کی طرف کسی فعل... یا شبہ فعل کی اس طرح نسبت کی گئی ہو کہ وہ فعل... یا شبہ فعل اس کے ساتھ قائم ہو، اس پر واقع نہ ہو رہا ہو۔ جیسے قَامَ زَیۡدٌ میں زَیۡدٌ

غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ فاعل حقیقی کی دو خصوصیات ہیں۔ (i) مسند الیہ ہونا۔ (ii) جملے میں دوسری جگہ واقع ہونا۔

(2) فاعل حکمی:۔ وہ اسم، جو فاعل تو نہ ہو، لیکن اس میں فاعل حقیقی کی کوئی خصوصیت پائی جائے۔ جیسے زَیۡدٌ قَائِمٌ۔ اس مثال میں زَیۡدٌ اور قَائِمٌ دونوں، فاعل حکمی ہیں۔ کیونکہ زَیۡدٌ مسند الیہ ہے اور قَائِمٌ جملے میں دوسری جگہ واقع ہے۔

(1) مفعول به حقیقی:۔ وہ اسم، جس کے مدلول پر، فاعل کا فعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَیۡدٌ عَمۡرًا میں عَمۡرًا

غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ مفعول بہ حقیقی کی ایک خصوصیت ہے اور وہ فعل کا فاعل کے بعد اس سے تعلق قائم کرنا ہے۔

(2) مفعول به حکمی:۔ وہ اسم، جو مفعول بہ تو نہ ہو لیکن اس میں مفعول بہ حقیقی کی خصوصیت پائی جائے۔ اس میں بقیہ مفاعیل، حال اور تمیز وغیرہ بھی داخل ہیں۔

اس تمہید کے بعد جواب یہ ہے کہ ذوالحال کے لئے فاعل یا مفعول ہونا، یقیناً ضروری ہے، لیکن یہ عام ہے کہ وہ فاعل ومفعول بہ، حقیقی ہو یا حکمی۔ چونکہ مذکورہ مثال میں زَیۡدٌ مبتداء واقع ہو رہا ہے اور مبتداء، فاعل حکمی ہے، لہٰذا اس کا ذوالحال واقع ہونا، بالکل درست ہے۔

قاعدہ (43):۔ اگر عبارت کے شروع میں اسم نکرہ، اس کے بعد جار مجرور اور مابعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ، خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، جیسے رَجُلٌ مِنَ الۡقُرَیۡشِ ضَرَبَ زَیۡدًا تو اب تقاً موصوف صفت والی ترکیب ہوگی۔ چنانچہ نکرہ کو موصوف اور اس کے مابعد جار مجرور کو، کسی کے متعلق کرکے صفت بنائیں، پھر موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء اور مابعد کلمہ یا کلمات، خبر واقع ہوں گے۔ پس مذکورہ مثال میں اولاً رَجُلٌ کو موصوف اور مِنَ الۡقُرَیۡشِ کو کسی کے متعلق کرکے صفت بنائیں گے۔ پھر ان دونوں کو ملا کر مبتداء اور ضَرَبَ زَیۡدًا کو خبر قرار دیں گے۔

سوال:۔ مذکورہ مثال میں رجل نکرہ اور مبتداء واقع ہو رہا ہے، حالانکہ ہم نے سنا ہے کہ مبتداء ہمیشہ معرفہ ہی ہوتا ہے؟...

جواب:۔ جی نہیں، آپ نے غلط سنا ہے، کیونکہ مبتداء کا معرفہ ہونا، اکثری ہے دائمی نہیں۔ ضابطہ یہ ہے کہ اگر نکرہ کسی وجہ سے تخصیص پا جائے تو اسے بھی مبتداء بنایا جاسکتا ہے۔ چونکہ صفت، موصوف کی تخصیص کا فائدہ دیتی ہے، لہذا یہ نکرہ موصوف، اپنی صفت سے مل کر خاص ہو گیا اور خاص ہو جانے کے بعد اس کے مبتداء بننے کی راہ میں کوئی شے مانع نہ رہی۔ جیسا کہ ہدایۃ النحو میں اسی مسئلے پر بطور دلیل قرآن عظیم کی یہ آیت ذکر کی گئی ہے۔ **وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ**

قاعدہ(14):۔ کبھی کبھی عبارت میں حرف جار، زائد بھی آجاتا ہے۔ یہ کسی کے متعلق نہیں ہوتا، کیونکہ جار مجرور کا کام، فعل، یا شبہ فعل کا معنی اپنے مدخول تک پہنچانا ہے، جب کہ حرف جار زائد یہ کام نہیں کرتا، چنانچہ کسی کے متعلق بھی نہیں ہوگا۔ اس صورت میں ترکیب کرتے ہوئے حرف جار پر پہنچ کر، اسے زائد قرار دے کر، مدخول کو ماقبل کے لئے جو بنے، براہِ راست بنا دیں گے۔ جیسے **لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ** اس میں **بِاَيْدِيْكُمْ** کی باء، زائد ہے، چنانچہ یہاں پہنچ کر **باء حرف جار زائد** کہہ کر ایدیکم کو براہ راست مفعول بہ قرار دیں گے۔

قاعدہ(15):۔ تمام حروف جارہ میں سے فقط چار حروف ہی زائد ہوتے ہیں۔ (i) **مِنْ** (ii) **باء** (iii) **کاف** (iv) **لام**

ان کی تفصیل:۔ (i) **مِنْ:۔** یہ فقط فاعل، مفعول اور مبتداء سے پہلے زائد ہوتا ہے۔ اس کا مجرور ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے۔ نیز اس کا ان مقامات پر زائد ہونا، قیاسی ہے۔ ان مقامات کی بالترتیب مثالیں یہ ہیں۔

مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ ... هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ ... هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ يَرْزُقُكُمْ

(ii) **باء:۔** یہ چند چیزوں سے پہلے زائد ہوتی ہے۔

(1) فعل **كَفٰى** کے فاعل سے پہلے۔ جیسے **كَفٰى بِاللهِ شَهِيْدًا**

(2) مفعول سے قبل۔ لیکن یہ سماعی ہے، قیاسی نہیں۔ جیسے **اَخَذْتُ بِزِمَامِ الْفَرَسِ** (میں نے گھوڑے کی لگام پکڑی) اور... **كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ** (مرد کے گناہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کردے)

(3) جب لفظ **حَسْبُ** مبتداء بن رہا ہو۔ جیسے **بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ**

(4) **لیس** اور **ما** مشابہ بلیس کی خبر سے پہلے۔ جیسے

اَلَيْسَ اللهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ...اور... **وَمَا اللهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ**

قاعدہ(16):۔ اگر کہیں مثال بیان کرتے ہوئے **کاف مثلیہ جارہ** کا استعمال کیا گیا ہو۔ جیسے

وَهُوَ مَا اسْتُعْمِلَ لِرَفْعِ حَدَثٍ اَوْ لِقُرْبَةٍ كَالْوُضُوْءِ عَلَى الْوُضُوْءِ بِنِيَّةٍ

میں کَالْوُضُوْءِ عَلَى الْوُضُوْءِ بِعَیْنِهٖ تو اس جار مجرور کے مجموعے کا مُتَعَلِّق، مَثَّلْتُ مَثَلاً نکالیں گے، پھر جار مجرور کو مَثَّلْتُ کا ظرف مستقر اور مَثَلاً کو اس کا مفعول مطلق بنائیں گے۔

اور اگر کاف حرف جار کے دخول سے مثال بیان کرنے کا ارادہ نہ ہو، بلکہ تشبیہ کا معنی حاصل کرنا مقصود ہو تو حسب سابق، کسی فعل یا شبہ فعل سے متعلق کرکے ماقبل کے لئے جو بنے، بنا دیں۔ جیسے درج ذیل مثال میں۔ زَیْدٌ کَالْاَسَدِ

قاعدہ (17):۔ بسا اوقات، حرف جار کو عبارت سے حذف کرکے، اس کے مجرور کو منصوب پڑھا جاتا ہے، اسے اصطلاحی طور پر مَنْصُوْبٌ بِنَزْعِ خَافِضٍ کہتے ہیں یعنی ایسا اسم، جو جر دینے والے عامل کے ہٹا دینے کی بنا پر منصوب ہے۔ جیسے وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلاً اس مثال میں قَوْمَهٗ، منصوب بنزع خافض ہے، اصل عبارت مِنْ قَوْمِهٖ تھی۔ ترکیب کرتے ہوئے، اسے حرف جار محذوف کا مجرور قرار دینے کے بعد، پیچھے کے لئے جو بن رہا ہو، بنائیں گے۔

فائدہ:۔ یہ قاعدہ حرف جار کے ساتھ ہی خاص نہیں، بلکہ ہر جر دینے والے عامل مثلاً مضاف کو حذف کرنے کی صورت میں بھی، مابعد کو منصوب بنزع خافض ہی کہا جائے گا۔ لیکن حروف جارہ کا یہ حذف سماعی ہے، قیاسی نہیں۔

قاعدہ (18):۔ یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ حروف جارہ، ہمیشہ اسماء پر ہی داخل ہوتے ہیں، لیکن اگر کسی مقام پر فعل یا حرف پر داخل نظر آئیں، تو اس وقت ان افعال و حروف سے فقط الفاظ مراد ہوں گے، ان کے اصطلاحی معنی نہیں۔ لہذا ترکیب کرتے ہوئے اس فعل یا حرف کے ساتھ مُرَادُ اللَّفْظِ کہنا ہوگا۔ جیسے

اَلْبَاءُ بِالْكَسْرِ فِیْ بِعْتُ (لفظ بعت میں باء کسرہ کے ساتھ ہے) اور... هُوَ فِیْ لَاَشَاذٌّ (وہ یعنی لیس کا عمل، لفظ لا میں شاذ ہے)

فائدہ:۔ پہلی مثال میں بِعْتُ اور دوسری میں لَا کو مراد اللفظ کہہ کر مجرور بنائیں گے۔

قاعدہ (19):۔ بسا اوقات، حروف جارہ، لفظ کی تاویل میں ہوکر، فاعل بھی بنتے ہیں۔ جیسے

یَدْخُلُ فِیْ فِی الْاَسْمَاءِ كُلِّهَا (لفظ فی تمام اسماء پر داخل ہوتا ہے)

قاعدہ (20):۔ جب عَنْ سے پہلے مِنْ آجائے، تو اس صورت میں عَنْ، جانب کے معنی میں، اسم ہوگا۔ جیسے

جَاءَ زَیْدٌ مِنْ عَنْ یَّمِیْنِیْ (زید میری سیدھی جانب سے آیا)

قاعدہ (21):۔ جب عَلٰى سے پہلے مِنْ آجائے، تو اس صورت میں عَلٰى، فوق کے معنی میں، اسم ہوگا۔ جیسے

سَقَطَ مِنْ عَلَى الْجَبَلِ (وہ پہاڑ کے اوپر سے گرا)

فائدہ:۔ ● مذکورہ دونوں مثالوں میں عَنْ اور عَلٰى کو اسم کی تاویل میں کرکے مضاف اور مابعد کو مضاف الیہ بنائیں گے۔

● ان کی حل شدہ ترکیب، جملہ علمیہ کی تراکیب میں ملاحظہ فرمائیں۔

قاعدہ (22):۔ اگر حرف جار رُبَّ کے بعد تاء اور ما نظر آئے، جیسے رُبَّتَمَا تو ترکیب کرتے ہوئے انہیں

زائد قرار دیا جائے گا۔ قلما، تاکید کی غرض سے اور ما تاکید کے لئے زائد کیا جائے گا۔ یہ ما، رُبَّ کو عمل سے روک دیتا ہے۔ لہذا ترکیب یوں کریں گے، رُبَّ حرفِ جار مکفوف عن العمل (یعنی جسے عمل سے روک دیا گیا) ۔

قاعدہ (22):۔ بسا اوقات حروفِ جارہ مِن، عَن اور باء کے بعد ما زائدہ آتا ہے۔ یہ انہیں عمل سے نہیں روکتا۔ چنانچہ ان کا مابعد اسم اس ما کے بعد واقع ہونے کے باوجود مجرور ہوتا ہے۔ جیسے

مِمَّا خَطِيْئَاتِهِمْ أُغْرِقُوْا۔(نوح۔25)... عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نَادِمِيْنَ۔ (مومنون۔40)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ۔(آل عمران۔159)

قاعدہ (24):۔ درج ذیل مقامات میں حرفِ جر کو قیاساً حذف کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ جہاں ان مقامات میں سے کوئی مقام نظر آئے وہاں حرفِ جر محذوف مان کر ترکیب کی جائے گی۔

(i) أَنَّ مصدریہ سے پہلے۔ جیسے وَعَجِبُوْٓا أَنْ جَاءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ (اور انہوں نے اس بات پر تعجب کیا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک ڈرانے والا آیا ہے)

نوٹ:۔ اصل عبارت وعجبوا لان جاءهم منذر منهم ہے۔

(ii) أَنَّ حرفِ مشبہ بالفعل سے قبل۔ جیسے شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ (اللہ اس بات پر گواہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں)

نوٹ:۔ اصل عبارت شهد الله بانه لا اله الا هو ہے۔

(iii) كَيْ ناصبہ سے پہلے۔ جیسے فَرَدَدْنَاهُ إِلٰى أُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا (تو ہم نے اسے اس کی والدہ کے پاس لوٹا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں)

نوٹ:۔ اصل عبارت فرددناه الى امه لكي تقر عينها ہے۔

(iv) مقامِ قسم میں اسمِ جلالت سے قبل۔ جیسے اَللّٰهِ لَأَخْدِمَنَّ الْأُمَّةَ خِدْمَةً صَادِقَةً (خدا کی قسم! میں ضرور ضرور اس امت کی سچی خدمت کروں گا)

نوٹ:۔ اصل عبارت والله لاخدمن الامة خدمة صادقة ہے۔



سبق نمبر......(5)

مُضمَرات کے بارے میں چند ضروری باتیں

قاعدہ(1):۔ اگر فعل کا فاعل، اسم ظاہر۔ یا۔ ضمیر بارز نہ ہو، تو واحد، تثنیہ و جمع میں مطابقت کا خیال رکھتے ہوئے فعل میں موجود ضمیر مرفوع متصل مستتر کو فاعل بنائیں گے۔ جیسے اِضْرِبْ میں اَنْتَ

قاعدہ(2):۔ جو ضمیر، مبتداء اور خبر کے درمیان، خبر اور صفت میں امتیاز پیدا کرنے کے لئے لائی جائے، اسے ضمیر فصل کہتے ہیں۔ یہ دو مقامات پر آتی ہے۔ (i) جب مبتداء اور خبر دونوں معرفہ ہوں۔ جیسے اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(ii) جب خبر اسم تفضیل ہو اور مِنْ کے ساتھ مستعمل ہو۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ ھُوَ اَفْضَلُ مِنْ بَکْرٍ

ضمیر فصل کی دو ترکیبیں کی جاتی ہے۔

(i) ضمیر کو ضمیر فصل کہہ کر چھوڑ دیں اور اس کے ماقبل کو مبتداء اور مابعد کو خبر بنائیں۔

(ii) پہلے اسم کو مبتدائے اول اور ضمیر فصل کو مبتدائے ثانی بنائیں اور اس کے مابعد کو خبر۔ پھر مبتدائے ثانی کو اس کی خبر سے ملا کر، جملہ اسمیہ خبریہ بنا کر، مبتدائے اول کی خبر قرار دیں۔

قاعدہ(3):۔ اسماء کے بعد ضمائر، ہمیشہ مضاف الیہ واقع ہوں گی۔ جیسے زَیْدُہٗ۔۔ غُلَامُھَا۔۔ اِبْنُکَ۔۔ اَبِیْ ۔۔اور۔۔ اُمُّنَا

قاعدہ(4):۔ ضمائر نہ صفت واقع ہوتی ہیں۔۔اور۔۔ نہ موصوف۔

قاعدہ(5):۔ اصل یہی ہے کہ غائب کی ضمیر، اپنے ماقبل مذکور، کسی نہ کسی شے کی طرف دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ ضمیر غائب کو رَاجِع (یعنی لوٹنے والی) اور اس شے کو اس کا مَرجِع (یعنی لوٹنے کا مقام) کہا جاتا ہے۔ ترکیب کرتے ہوئے، پہلے ضمیر کا نام لیں۔ پھر راجع بَسُوْئے فلاں (لوٹنے والی ہے فلاں کی طرف) کہیں۔ نیز اگر کسی ضمیر غائب کا مرجع عبارت و ذہن میں موجود نہ ہو، تو اسے بیان کرتے ہوئے راجع بسوئے غائب کہیں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل مشق میں مع مثال تفصیل سے ترکیب کی جائے گی۔

قاعدہ(6):۔ یہ ضروری نہیں کہ ضمیر غائب کا مرجع، پیچھے ہی مذکور ہو، بلکہ وہ کبھی ضمیر کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ رُتْبَۃً ضمیر سے مقدم ہو۔ جیسے اَخَذَ کِتَابَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ (عبداللہ نے اپنی کتاب کو پکڑا)

سوال:۔ یہاں رُتْبَۃً کی شرط کیوں لگائی گئی ہے؟..... جواب:۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی لفظ، لفظًا اور رتبۃً دونوں طرح ضمیر سے مؤخر ہو تو اسے مرجع بنانا، ناجائز ہے اور اس قسم کی ترکیب کو غلط قرار دیا جائے گا۔ اسے اصطلاحی اعتبار سے اِضْمَار قبل الذکر (یعنی مرجع کے ذکر سے پہلے ضمیر لانا) کہتے ہیں۔ جیسے اَکْرَمَ اَخُوْہٗ خَالِدًا (خالد کے بھائی نے خالد کی تعظیم کی) کی ترکیب میں اَخُوْہٗ کی ہٗ ضمیر سے خالد مراد ہے لیکن عبارت میں درج خَالِدًا کو لفظًا اور رتبۃً دونوں طرح مؤخر ہونے کی بناء پر اس کا مرجع قرار دینا درست نہیں۔ لفظًا مؤخر ہونا تو واضح ہے۔ رتبۃً اس لئے کہ یہاں خَالِدًا، مفعول بہ واقع ہو رہا ہے اور جملہ فعلیہ میں

اصلاً ترتیب کے مطابق، پہلے فعل، پھر فاعل اور اس کے بعد مفعول بہ ذکر کیا جاتا ہے۔ گویا کہ مفعول بہ کا مقام، فاعل کے بعد ہوتا ہے۔ لہذا یہاں بھی خَالِقُہٗ، رتبۃً، فاعل اَخُوْہُ سے مؤخر ہے اور جب اس کا لفظاً اور رتبۃً دونوں طرح مؤخر ہونا ثابت ہوا تو اسے مابعد واقع ضمیر کا مرجع قرار دینا بھی یقیناً غلط ہوگا۔

اب مثال مذکور میں غور کریں کہ کِتَابَ کا مضاف الیہ، ہٗ ضمیر، اپنے مابعد عَبْدُ اللّٰہِ کی جانب راجع ہے، کیونکہ اگرچہ لفظاً عَبْدُ اللّٰہِ، لفظاً اس سے مؤخر ہے لیکن رتبۃً مقدم ہے، کیونکہ یہ عبارت میں، فاعل واقع ہو رہا ہے اور کِتَابَہٗ مفعول بہ۔ اور باعتبار اصل ترکیب، فاعل، رتبۃً مفعول بہ سے مقدم ہوتا ہے۔ لہذا اس مقام پر، اسے مرجع ماننا بالکل درست ہے۔

قاعدہ (7):۔ بسا اوقات، مرجع ضمیر، الفاظ میں مذکور نہیں ہوتا، بلکہ اس کا ادراک، معنی کے ملاحظے سے ہوتا ہے۔ جیسے اِجْتَهِدْ اَظُنُّهٗ خَيْرًا لَّكَ (محنت کر میں اسے تیرے لئے بہتر گمان کرتا ہوں)۔ یہاں اَظُنُّهٗ کی ہٗ ضمیر کا مرجع اِجْتِهَادٌ (یعنی محنت کرنا) ہے، جو لفظِ اِجْتَهِدْ سے مفہوم ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ مرجع ضمیر کے لئے، لفظاً ہونا ضروری نہیں، بلکہ قرینے کے باعث معنی و مقصود کو بھی مرجع قرار دیا جا سکتا ہے۔

قاعدہ (8):۔ بسا اوقات، مرجع ضمیر لفظاً اور معنی دونوں طرح مذکور نہیں ہوتا، بلکہ سیاق کلام سے سمجھا جاتا ہے۔ جیسے اللہ ﷻ کا فرمان ہے، وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ (اور کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری)۔ یہاں اِسْتَوَتْ کی هِیَ ضمیر کا مرجع، سفینۂ نوح علیہ السلام، سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہا ہے، آیت میں ماقبل مذکور نہیں۔

قاعدہ (9):۔ اگر کسی عبارت میں دو چیزیں، مرجع ضمیر بننے کی صلاحیت رکھتی ہوں، تو اَقْرَب کو فوقیت دی جائے گی۔ لیکن کبھی کبھی قرینے کے باعث، اَبْعَد بھی مرجع بن سکتا ہے۔ جیسے اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ (اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس میں سے، اس کی راہ میں کچھ خرچ کرو، جس میں (اللہ نے) تمہیں اوروں کا جانشین کیا)۔ یہاں معنوی قرینے کی وجہ سے جَعَلَ کی ضمیر کا مرجع، اَللّٰهُ اسم جلالت کو بنایا جائے گا۔ حالانکہ رَسُوْلِهٖ اس کے مقابلے میں ضمیر سے قریب ہے۔

قاعدہ (10):۔ حاضر اور متکلم کی ضمائر، ماقبل کی جانب راجع نہیں ہوتیں۔

قاعدہ (11):۔ اگر اسمائے صفات (یعنی اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل وغیرہ) سے پہلے حاضر۔۔یا۔۔ متکلم کی ضمیر مرفوع منفصل آ جائے، تو مذکورہ صیغوں میں ضمیر غائب، مستتر نہ ہوگی، بلکہ اسی حاضر و متکلم کی ضمیر کو مستتر مانیں گے۔ جیسے اَنَا طَالِبٌ ..اور.. اَنْتَ كَرِيْمٌ۔ یہاں طَالِبٌ میں اَنَا اور كَرِيْمٌ میں اَنْتَ ضمیر مستتر مانی جائے گی۔ لیکن یہ ضمائر، ماقبل کی جانب راجع نہیں ہوں گی، بلکہ فقط مابعد کے، ماقبل سے مربوط ہونے کو ظاہر کریں گی۔

قاعدہ (12):۔ بسا اوقات، کلمے کے آخر میں ہائے ساکنہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ یہ ضمیر نہیں ہوتی، بلکہ اسے ھائے سکت کہتے ہیں۔ یہ وقف کی غرض سے زائد کی جاتی ہے۔ جیسے مَاۤ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ

سبق نمبر ...(8)

الف لام کی بحث

اس سلسلے میں سب سے پہلے یاد رکھیے کہ الف لام کی 2 قسمیں ہیں۔ (1) اسمی۔ (2) حرفی۔

(1) اسمی:۔ وہ الف لام ہے، جو اسم موصول کے معنی میں ہو۔ جیسے

اَلْخَالِقُ (بمعنی اَلَّذِیْ خَلَقَ ..یا..اَلَّذِیْ یَخْلُقُ) .... اَلْمَخْلُوْقُ (بمعنی اَلَّذِیْ خُلِقَ ..یا.. اَلَّذِیْ یُخْلَقُ)

اَلْفَاتِحَةُ (بمعنی اَلَّتِیْ فَتَحَتْ..یا..اَلَّتِیْ تَفْتَحُ) .... اَلْمَفْتُوْحَةُ (بمعنی اَلَّتِیْ فُتِحَتْ..یا..اَلَّتِیْ تُفْتَحُ)

نوٹ:۔ الف لام اسمی صرف اسم فاعل واسم مفعول حُدُوْثِی پر ہی داخل ہوتا ہے۔ چنانچہ اسم فاعل ومفعول ثُبُوْتِی اور صفت مشبہ پر آنے والا الف لام حرفی ہوگا۔ حُدُوْثِی سے مراد وہ اسم فاعل یا اسم مفعول ہے، جس میں کوئی خاص زمانہ پایا جائے۔ جیسے ضارب ومضروب اور ثُبُوْتِی سے مراد وہ اسم فاعل ومفعول کہ جس میں کسی ایک خاص زمانے کی تعیین نہ ہو، جیسے رسول کریم ﷺ کے لئے لفظ مُصْطَفٰی ومُجْتَبٰی۔ چنانچہ الضارب پر الف لام اسمی اور المصطفٰی پر حرفی ہوگا۔

(2) حرفی:۔ وہ الف لام جو اسم موصول کے معنی میں نہ ہو۔ اس کی 2 قسمیں ہیں۔ (۱) زائد۔ (۲) غیر زائد۔

(۱) زائد:۔ وہ الف لام حرفی ہے، جو اپنے مدخول کے معنی میں کسی قسم کی زیادتی پیدا نہ کرے۔ اس کی 2 قسمیں ہیں۔

(۱) لازمی۔ (۲) عارضی۔

(۱) لازمی:۔ وہ الف لام جس کا اپنے مدخول سے جدا ہونا محال ہو۔ جیسے اَللّٰہُ، اسم جلالت کا ہمزہ۔

نوٹ:۔ لفظ اللہ، ایک مرجوح قول کے مطابق اصل میں اِلٰہٌ تھا۔ اس پر الف لام داخل ہوا تو اَلْاِلٰہُ ہوگیا۔ پھر اس کے ہمزہ اصلی کو حذف کردیا، اللہ ہوگیا۔

(۲) عارضی:۔ وہ الف لام جس کا اپنے مدخول سے جدا ہونا محال نہ ہو۔ یہ انسانوں اور شہروں کے نام پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے

اَلْمَدِیْنَةُ، اَلْحَسَنُ، اَلْحُسَیْنُ

نوٹ:۔ عَلَم پر الف لام کا دخول سماعی ہے، قیاسی نہیں۔ چنانچہ اَلْمَكَّةُ، اَلْمُحَمَّدُ ﷺ اور اَلْعَلِیُّ رضی اللہ عنہ کہنا درست نہیں۔

(۲) غیر زائد:۔ وہ ہے، جو اپنے مدخول کے معنی میں زیادتی پیدا کرے۔ اس کی 5 قسمیں ہیں۔

(i) جنسی.. (ii) استغراقی.. (iii) عہد خارجی.. (iv) عہد حضوری.. (v) عہد ذہنی..

(i) جنسی:۔ جس کے مدخول سے نفس ماہیت مراد ہو، افراد کا بالکل لحاظ نہ ہو۔ جیسے

اَلرَّجُلُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَرْاَۃِ (جنس مرد، جنس عورت سے بہتر ہے)

(ii) استغراقی:۔ جس سے مدخول کے تمام افراد مراد ہوں۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی جگہ لفظ کل لانا درست ہو

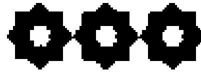
ہے۔جیسے إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ یہاں إِنَّ كُلَّ إِنْسَانٍ لَفِيْ خُسْرٍ کہنا درست ہے۔

(iii) عہدِ خارجی :۔ جس کے مدخول سے ماقبل مذکور۔۔یا۔متکلم ومخاطب کے درمیان معین ومخصوص فرد مراد ہوتا ہے۔فرد معین کے ماقبل مذکور ہونے کی صورت میں اس الف لام کی علامت یہ ہے کہ اس کی جگہ ضمیرِ غائب لانا درست ہوتا ہے۔جیسے أَرْسَلْنَا إِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ ۔۔۔۔ یہاں ماقبل مرجع موجود ہونے کے باعث، فَعَصٰى فِرْعَوْنُ إِيَّاهُ کہنا بھی درست ہے۔

(iv) عہدِ حضوری :۔ جس کے مدخول سے مشاہد۔۔یا۔موجود فرد مراد ہو۔جیسے اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ میں اَلْيَوْمَ سے یوم حاضر وموجود مراد ہے۔اور هٰذَا الرَّجُلُ میں الرَّجُلُ سے رجل مشاہد مراد ہے۔

(v) عہدِ ذہنی :۔ جس کے مدخول سے کسی نوع معلوم کا فرد غیر معین مراد ہو۔جیسے أَخَافُ أَنْ يَّأْكُلَهُ الذِّئْبُ (میں خوف کرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھا جائے گا) میں جانور کی نوع تو معلوم ہے لیکن کھانے والا فرد، معلوم نہیں۔

فوائد:۔ الف لام حرفی غیر زائد کی ترکیب کرتے ہوئے، الف لام برائے تعریف کہا جاتا ہے۔



سبق نمبر ....(7)

کلمہ ومجموعۂ کلمات کی پہچان

ماقبل مذکور ہوا کہ بسا اوقات ایک کلمہ، دوسرے کلمے سے اور کلمات کا ایک مجموعہ، دوسرے مجموعے سے خاص تعلق رکھتا ہے، چنانچہ مُرَکِّب (یعنی ترکیب کرنے والے) کو چاہیے کہ جب عبارت میں کسی کلمے ..یا.. مجموعۂ کلمات کو پہچان لے، تو فوراً اس کے مخصوص متعلق کو تلاش کرے۔

لیکن اس امر کا تسلیم کیا جانا یقیناً دشوار نہیں کہ متعلق مخصوص کی شناخت وتلاش اسی وقت ممکن ہے، جب پہلے مذکورہ کلمے ..یا.. مجموعۂ کلمات کو پہچاننے کی صلاحیت وملکہ حاصل ہو، لہذا چند ایسے قواعد کا بیان از حد ضروری ہے کہ جن کو ذہن نشین رکھنے کی بناء پر، مذکورہ پہچان میں مہارت حاصل ہو جائے۔

ان شاء اللہ عزوجل اب اگلے اسباق میں ان ہی علامات کا بیان ہوگا۔



سبق نمبر ……(8)

مضاف اور مضاف الیہ کی پہچان

اوران سے متعلقہ ضروری قواعد

قاعدہ(1):۔ درج ذیل الفاظ ہمیشہ مضاف واقع ہوں گے، یہ عام ہے کہ ان کا مضاف الیہ، عبارت میں مذکور ہو۔۔۔یا۔محذوف۔

كُلُّ، بَعْضُ، قَبْلُ، عِنْدَ، لَدُنْ، اُولُوْ، غَيْر، نَحْوُ، مِثْلُ، دُوْنَ، تَحْتَ، فَوْقَ،

خَلْفَ، قُدَّام، حَيْثُ، اَمَام، مَعَ، بَيْنَ، اَىُّ، سَائِر، وَسْط، كِلَا و كِلْتَا

قاعدہ (2):۔ لفظِ نَحْوُ ہمیشہ مفرد کی جانب مضاف ہوتا ہے۔چنانچہ اگر اس کے بعد جملہ ہو، جیسے نَحْوُ زَيْدٌ قَائِمٌ تو اسے مراد اللفظ کہہ کر مضاف الیہ بنائیں گے۔

قاعدہ(3):۔ نحو مثل اور غیر، معرفہ کی طرف مضاف ہونے کے باوجود بھی نکرہ ہی رہتے ہیں۔

قاعدہ(4):۔ إِذْ، إِذَا، حَيْثُ، مُذْ اور مُنْذُ ہمیشہ جملے کی جانب مضاف ہوتے ہیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

اذ اور حیث:۔ یہ جملۂ فعلیہ اور اسمیہ، دونوں کی جانب مضاف ہوتے ہیں۔نیز ان جملوں کو مصدر کی تاویل میں کر کے مضاف الیہ بنایا جاتا ہے۔جیسے

وَاذْكُرُوْا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلاً ۔۔۔اور۔۔۔ وَاذْكُرُوْا إِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ

فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۔۔۔اور۔۔۔ اِجْلِسْ حَيْثُ الْعِلْمُ مَوْجُوْدٌ

اذا:۔ یہ خاص طور پر جملہ فعلیہ کی جانب مضاف ہوتا ہے۔جیسے

اِذَا رُكِّبَ مَعَ اَحَدٍ اَوْ اِثْنَيْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ اَوْ سِتٍّ اَوْ سَبْعٍ اَوْ ثَمَانٍ اَوْ تِسْعٍ

فہمیدہ:۔ اس کی ترکیب کرتے ہوئے اذا کو مضاف اور اگلے جملے کو بعد ترکیب مضاف الیہ بنائیں گے۔پھر اس مجموعے کو ثَابِتٌ اسم فاعل محذوف کا ظرف مستقر قرار دیں گے۔پھر اسم فاعل کو اس کے فاعل اور ظرف مستقر سے ملا کر شبہ جملۂ اسمیہ بناتے ہوئے مبتدائے محذوف ھذا کی خبر بنائیں گے۔

مُذْ اور مُنْذُ :۔ جب انہیں بطور مضاف استعمال کیا جائے، اس وقت یہ مفعول فیہ ہوتے ہیں اور جملۂ فعلیہ اور اسمیہ دونوں کی جانب مضاف ہو سکتے ہیں۔جیسے مَا رَأَيْتُكَ مُذْ سَافَرَ سَعِيْدٌ ۔۔۔اور۔۔۔ مَا اجْتَمَعْنَا مُنْذُ سَعِيْدٌ مُسَافِرٌ

قاعدہ(5):۔ اگر کسی مقام پر حَيْثُ کے بعد مفرد نظر آئے تو اسے مبتدا ہونے کی بناء پر مرفوع پڑھا جائے گا اور سیاق وسباق سے معنوی مناسبت کا لحاظ کرتے ہوئے خبر محذوف نکالیں گے۔جیسے لَا تَجْلِسْ اِلَّا حَيْثُ الْعِلْمِ یہاں العلم کو مبتدا اور

موجود محذوف کوخبر بنایا جائے گا۔

قاعدہ (6):۔ اگر لفظِ سائر کے مضاف الیہ کے افراد میں سے کسی فرد کا ذکر، پہلے ہو چکا ہو تو یہ باقی کے معنیٰ میں مستعمل ہوتا ہے۔جیسے خُذْ هٰذَا وَسَائِرَ الْاَشْيَاءِ (اسے اور بقیہ اشیاء کو لے لے)

قاعدہ (7):۔ اگر لفظ کُلّ کے بعد جار مجرور ہو۔جیسے ذَكَرَ كُلًّا مِّنَ الْمَوَاضِعِ وَالْمَعَانِي وَالتَّرْتِيْبِ وَالْاَحْكَامِ (اس نے مواضع، معانی، ترتیب اور احکام میں سے ہر ایک کو ذکر کیا)۔ تو اسے تنوین کے ساتھ پڑھتے ہوئے ترکیب میں درج ذیل ترتیب ملحوظ رکھی جائے گی۔ ❁ کل کو مضاف بنائیں۔ ❁ اس کے بعد وَاحِد محذوف نکال کر، اسے موصوف قرار دیں۔گویا کہ اصل عبارت یوں تھی، ذَكَرَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنَ الْمَوَاضِعِ وَالْمَعَانِي وَالتَّرْتِيْبِ وَالْاَحْكَامِ .... ❁ پھر جار مجرور (یعنی من سے الاحکام تک) کو ثابت وغیرہ کے متعلق کر کے، اس قاعدے کے تحت وَاحِد کی صفت بنائیں کہ اگر عبارت کے درمیان میں کوئی اسم نکرہ اور اس کے بعد جار مجرور آ جائے تو نکرہ کو موصوف اور جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے، اس کی صفت بنایا جائے گا۔ ❁ اب وَاحِد موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر کُلّ کا مضاف الیہ بنے گا۔پھر کُلّ مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذَكَرَ کا مفعول بہ ہوگا۔

قاعدہ (8):۔ 3 سے 10 تک اعداد اور 100 (مِائَة)، 1000 (اَلْف)، خواہ تثنیہ ہوں، جیسے مِئَتَان اور اَلْفَان ..یا..جمع جیسے مِئَات اور آلاف ، ہمیشہ اپنے مابعد معدود کی جانب مضاف ہوں گے۔جیسے

ثَلَاثَةُ اَشْجَارٍ ـ اَرْبَعُ غُرُفَاتٍ ـ مِائَةُ عَامِلٍ ـ مِئَتَا رَجُلٍ ـ اَلْفَا امْرَاَةٍ

نوٹ:۔ ترکیب کرتے ہوئے انہیں ممیز مضاف اور معدود کو تمییز مضاف الیہ کہا جائے گا۔

قاعدہ (9):۔ دو اسماء میں سے پہلا نکرہ اور دوسرا معرفہ مثلاً معرف باللام، علم، اسم اشارہ، اسم موصول..یا..لفظ کُلّ ہو تو عموماً پہلا مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہوگا۔جیسے

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ـ كِتَابُ زَيْدٍ ـ كُرَّاسَةُ هٰذَا ـ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ـ ظِلُّ كُلِّ طُلَّابٍ

قاعدہ (10):۔ اسماء کے بعد ضمائر ہمیشہ مضاف الیہ ہوں گی۔جیسے

رَبُّهٗ ـ اُسْتَاذُهُمَا ـ اَبُوْكَ ـ كُرَّاسَتُهُنَّ ـ بَيْتُكُمْ ـ غُلَامِيْ

قاعدہ (11):۔ اگر ابن ..یا.. ابنة ..یا.. بنت ، دو اَعلام کے درمیان آ جائیں، تو ماقبل کے لئے صفت اور مابعد کے لئے مضاف ہوں گے۔جیسے مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ..اور.. فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ۔ پہلی مثال میں ابن مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر لفظ مُحَمَّد کی..اور..دوسری میں بنت مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر لفظ فَاطِمَة کی صفت واقع ہوگا۔

قاعدہ (12):۔ کبھی صفت کو موصوف اور موصوف کو صفت کی جانب مضاف بھی کر دیا جاتا ہے۔جیسے بِكَرِيْمِ عِطَايَةٍ ..اور..

رُوْحُ الْقُدُسِ (پاکیزہ روح)۔ پہلی مثال اصل میں، اَلْكِتَابُ الْكَرِيْمُ ، جب کہ دوسری، اَلرُّوْحُ الْقُدُسُ تھی۔

قاعدہ(13):۔ کبھی مضاف الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔اس صورت میں درج ذیل عمل کئے جاتے ہیں۔

● کبھی اس کے بدلے میں، شروع میں، الف اور لام لائے جاتے ہیں۔ جیسے نَحْوُ الْقَارِئِ بِالْاِظْهَارِ فِي الْآيَةِ الْعَرِيْضِ (جیسے آیت تربص میں (لفظ قروء کی) اظہار کے ساتھ تاویل کرنا)۔ اصل میں تَاوِيْلِ الْقُرُوْءِ تھا۔

● کبھی اس کے بدلے میں آخر میں تنوین لاتے ہیں۔ جیسے يَوْمَئِذٍ، حِيْنَئِذٍ، كُلٌّ يَمُوْتُ، پہلی اور دوسری مثال میں مذکورہ الفاظ اصل میں يَوْمَ اِذْ كَانَ كَذَا ...اور... حِيْنَ اِذْ كَانَ كَذَا تھے۔ یہاں اِذْ...اور... حِيْن، مضاف اور جملہ كَانَ كَذَا مضاف الیہ ہے۔ كَانَ كَذَا کو حذف کر کے اس کے عوض اِذْ...اور... حِيْن، کے آخر میں تنوین لائے۔ اور تیسری مثال اصل میں كُلُّ نَفْسٍ يَمُوْتُ تھی۔ نَفْسٍ مضاف الیہ کو حذف کر کے، اس کے بدلے میں كُلّ پر تنوین لائی گئی۔

● کبھی اس کے عوض میں کچھ لائے بغیر، مضاف کو مبنی بر ضم کر دیا جاتا ہے۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَمَّا بَعْدُ، میں اصل عبارت بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ تھی۔ مضاف الیہ، اَلْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ کو حذف کر کے بَعْدُ کو مبنی بر ضم کر دیا گیا۔

قاعدہ(14):۔ بسا اوقات، ایک اسم، پیچھے کے لئے مضاف الیہ بننے کے ساتھ ساتھ، آگے کے لئے مضاف بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ جیسے كِتَابُ ابْنِ بِنْتِ خَالِدٍ (خالد کی بیٹی کے بیٹے کی کتاب)۔ اس مثال میں ابنُ اور بِنتِ دونوں اپنے ماقبل کے اعتبار سے، مضاف الیہ اور مابعد کے لحاظ سے، مضاف ہیں۔ ان کی ترکیب کرتے ہوئے یوں کہا جائے گا۔

كِتَابُ مضاف... ابنُ مضاف الیہ مضاف...یا... ابنُ پیچھے کے لئے مضاف الیہ، آگے کے لئے مضاف.... بِنتِ مضاف الیہ مضاف...یا... بِنتِ پیچھے کے لئے مضاف الیہ، آگے کے لئے مضاف.... خَالِدٍ مضاف الیہ..... بِنتِ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ابنُ کا مضاف الیہ... ابن مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر كِتَابُ کا مضاف الیہ.... كِتَاب مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مرکب اضافی ہوا۔

قاعدہ(15):۔ اسم کے بعد اَنْ ناصبہ، فعل کے ساتھ مل کر، بتاویل مصدر، مضاف الیہ بنتا ہے۔ جیسے

هٰذَا بِتَقْدِيْرِ اَنْ يَكُوْنَ صَادِقًا (یہ اس صورت کے ساتھ ہے کہ وہ سچا ہو)

قاعدہ(16):۔ بسا اوقات، فعل و حرف بھی، مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں۔ یہ اس وقت ہو گا کہ جب ان سے فقط لفظ مراد ہوں، فعل و حرف والے معانی کا قصد نہ کیا جائے۔ جیسے هَمْزَةُ اَضْرِبُ اَحَدُ عَلَامَاتِ الْمُضَارِعِ (لفظ اضرب کا ہمزہ علامات مضارع میں سے ایک ہے)...اور... عَمَلُ فِيْ وَاضِحٌ (لفظ فی کا عمل واضح ہے)۔

قاعدہ(17):۔ كِلَا اور كِلْتَا ہمیشہ ضمیر کی جانب مضاف ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی انہیں، اسم ظاہر کی جانب بھی مضاف کر دیا

جاتا ہے۔ جیسے

جَاءَ كِلَا الرَّجُلَيْنِ

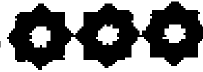
فوائد:۔ لیکن پہلی صورت میں ان کے اعراب، تثنیہ والے، جب کہ دوسری صورت میں اسم مقصور والے ہوتے ہیں۔

قاعدہ (18):۔ حَسْبُ اکثر مضاف ہوتا ہے۔ یا کثر کَافِی (کافی ہو جانے والا) کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ ترکیبی اعتبار سے اس کی کئی صورتیں ہیں۔ مثلا

- یہ کبھی مبتدا واقع ہوتا ہے۔ جیسے حَسْبُكَ اللّٰهُ
- کبھی خبر۔ جیسے اَللّٰهُ حَسْبِيْ
- کبھی حال۔ جیسے هٰذَا عَبْدُاللّٰهِ حَسْبَكَ مِنْ رَجُلٍ
- کبھی صفت۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حَسْبِكَ مِنْ رَجُلٍ

(19) کبھی حَسْبُ کو اضافت کے بغیر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس وقت یہ بمنزلہ لَاغَيْر اور مبنی علی الضم ہوتا ہے۔ نیز مبنی ہونے کی بناء پر اس کے اعراب محلی ہوتے ہیں۔ جیسے رَاَيْتُ رَجُلاً حَسْبُ .... رَاَيْتُ عَلِيًّا حَسْبُ .... هٰذَا حَسْبُ

فوائد:۔ حَسْبُ پہلی مثال میں صفت اور دوسری میں حال ہونے کی بناء پر محلا منصوب۔ اور۔ تیسری میں خبر مبتداء ہونے کی وجہ سے محلا مرفوع ہے۔



سبق نمبر......(9)

مبتداء اور خبر کے بارے میں ضروری باتیں

اور ان کی پہچان کے قواعد

قاعدہ(1):۔ مبتداء اکثر معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے اور ایک مبتداء کی ایک سے زائد خبریں ہو سکتی ہیں۔جیسے

زَيْدٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ فَاضِلٌ

قاعدہ (2):۔ دو معرفے اکٹھے آجائیں، تو ترجمہ کر کے دیکھیں، اگر مکمل مفہوم حاصل ہو رہا ہو، تو آپس میں مبتداء و خبر ہوں گے۔

جیسے هٰذَا زَيْدٌ

اور اگر نامکمل مفہوم حاصل ہو رہا ہو، تو پہلے کو موصوف اور دوسرے کو صفت بنائیں۔ پھر ابتداء میں واقع ہوں، تو مجموعے کو مبتداء محذوف هٰذا وغیرہ کی خبر بنائیں۔جیسے اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ

قاعدہ(3):۔ اگر اکٹھے آنے والے دو اسماء میں ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو، تو معرفہ کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بنائیں۔جیسے

هٰذَا حَجَرٌ ۔ هُوَ اِنْسَانٌ ۔ زَيْدٌ عَالِمٌ

قاعدہ(4):۔ اگر اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، صفتِ مشبہ، اسمِ تفضیل یا اسمِ منسوب خبر واقع ہو رہے ہوں۔جیسے

زَيْدٌ عَالِمٌ ۔ بَكْرٌ مَوْجُوْدٌ ۔ عَمْرٌو حَسِيْنٌ ۔ عُمَرُ اَفْضَلُ مِنْ عَلِيٍّ ۔ بِلَالٌ مَّكِّيٌّ

تو پہلے۔ اسمِ فاعل، صفتِ مشبہ یا اسمِ تفضیل میں فاعل... جب کہ اسمِ مفعول یا اسمِ منسوب میں نائب الفاعل نکالیں۔ یہ فاعل و نائب الفاعل، ضمیر مرفوع متصل مستتر ہوگی، جس کی، واحد و تثنیہ و جمع ہونے میں صیغے کے ساتھ مطابقت ضروری ہے۔ اس کا مرجع، مبتداء ہوگا۔ پھر ان اسمائے مشتقہ و اسمِ منسوب کو ان کے فاعل.. یا.. نائب الفاعل سے ملا کر شبہ جملہ اسمیہ بنا کر خبر بنائیں۔

نوٹ:۔ انہیں صفت.. یا.. حال وغیرہ بناتے وقت بھی یہی ترتیب ملحوظ رہے گی۔

شبہ جملہ اسمیہ کی وضاحت:۔

جملہ فعلیہ، تمام جملوں میں اصل ہے اور اس میں موجود فعل، اپنی معنوی تکمیل کے سلسلے میں فاعل.. یا.. نائب الفاعل کا محتاج ہوتا ہے۔ چونکہ اسمائے مشتقہ بھی فاعل یا نائب الفاعل کے محتاج ہوتے ہیں، لہذا یہ فاعل یا نائب الفاعل کی جانب محتاج ہونے کے سلسلے میں جملہ فعلیہ سے مشابہ ہو گئے، اسی وجہ سے انہیں شبہ جملہ کہا جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ اسماء ہیں، اس لئے اسم کی طرف منسوب کر کے ان کے ساتھ اسمیہ بھی کہہ دیا جاتا ہے۔

نوٹ:۔ بعض نحوی حضرات کے نزدیک شبہ جملے کو حکماً، جملہ ہی شمار کیا جاتا ہے۔

قاعدہ (5):۔ مبتداء اور خبر میں تذکیر و تانیث میں مطابقت کے لئے 2 شرطیں ہیں۔

(i) خبر اسم مشتق یا اسم منسوب ہو۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ ۔ هِنْدٌ عَالِمَةٌ ۔ زَیْدٌ بَغْدَادِیٌّ ۔ هِنْدٌ مَدَنِیَّةٌ

(ii) خبر جملہ ہو اور اس میں ایسی ضمیر ہو، جو مبتداء کی طرف لوٹ رہی ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَامَ

فوائد:۔ درج ذیل صورتوں میں یہ مطابقت ضروری نہیں رہتی۔

(i) جب خبر کوئی ایسا لفظ ہو، جو مذکر و مؤنث دونوں کے لئے یکساں مستعمل ہو۔ جیسے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

(ii) جب خبر واقع ہونے والی صفت، صرف مؤنث کے ساتھ خاص ہو۔ جیسے اَلْمَرْأَۃُ حَائِضٌ ...اور... زَیْنَبُ طَالِقٌ

﴿ تراکیب ﴾

(i) هٰذَا حَجَرٌ :۔ هٰذَا اسمِ اشارہ، مبتداء..... حَجَرٌ مشارالیہ اس کی خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) اَللّٰهُ عَلِیْمٌ :۔ اَللّٰهُ اسمِ جلالت، مبتداء..... عَلِیْمٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

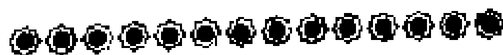
(iii) زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو :۔ زَیْدٌ مبتداء..... اَفْضَلُ صیغہ واحد مذکر اسمِ تفضیل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... مِنْ حرفِ جار..... عَمْرٍو مجرور.... حرفِ جار، اپنے مجرور سے مل کر اسمِ تفضیل کا ظرف لغو....اسمِ تفضیل، اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتداء کی خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) زَیْدٌ عَالِمٌ.(ii) حَلِیْمٌ تَمْرَۃٌ.(iii) حَامِدٌ کَامِلٌ.(iv) بَکْرٌ طَوِیْلٌ.(v) زَیْنَبُ طَالِقٌ.

(vi) اَلْبَابُ مُغْلَقٌ.(vii) عَمْرٌو اَشْرَفُ مِنْ زَیْدٍ.(viii) بِلَالٌ بَغْدَادِیٌّ.(ix) اَللّٰهُ اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ.

(x) اَلضَّیْفُ حَاضِرٌ.(xi) اَلْبَیْتُ وَسِیْعٌ.(xii) اَلْکُرَۃُ کَبِیْرَۃٌ.



قاعدہ (6):۔ اسم معرفہ سے پہلے یا بعد، کوئی جار مجرور...یا ظرف آجائے تو اسم کو مبتداء ..اور.. جار مجرور یا ظرف کو کسی کے متعلق کرکے خبر بنائیں گے۔ جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ ۔ زَیْدٌ عِنْدَکَ .... فِی الدَّارِ زَیْدٌ ۔ عِنْدَکَ زَیْدٌ

...اور... اسم نکرہ سے پہلے جار مجرور یا ظرف ہو (نہ کہ بعد میں) تب بھی یہی ترکیب ہوگی۔ جیسے

عِنْدِیْ رَجُلٌ ۔ فِی الدَّارِ رَجُلٌ

﴿ تراکیب ﴾

(i) زَيْدٌ فِي الدَّارِ :۔ زَيْدٌ مبتداء..... فِي حرف جار....الف لام برائے تعریف.... دَار مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مَوْجُوْدٌ اسم مفعول کا ظرف مستقر.... مَوْجُوْدٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) هُوَعِنْدِيْ :۔ ھو ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے غائب، مبتداء.... عِنْدِ مضاف.... ی ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثَابِتٌ محذوف کا مفعول فیہ..... ثَابِتٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iii) عَلَى الْفَرَسِ الْجُلُّ :۔ عَلٰی حرف جار....الف لام برائے تعریف.... فَرَس مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مَوْجُوْدٌ محذوف کا ظرف مستقر.... مَوْجُوْدٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم....الف لام برائے تعریف.... جُلٌّ مبتدائے مؤخر....مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iv) عِنْدَنَا زَيْنَبُ :۔ عِند مضاف.... نا ضمیر جمع متکلم مجرور متصل، مضاف الیہ....مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثَـابِتَةٌ محذوف کا مفعول فیہ.... ثَـابِتَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.... زَیـنَـبُ مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اَلْمَالُ فِي الْكِيْسِ.(ii) عَلَى السَّطْحِ زَيْدٌ.(iii) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ.(iv) اَلصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ.

(v) فِي الْبَيْتِ الرَّجُلُ.(vi) بِالْفِنَاءِ الْاُسْتَاذُ .(vii) خَلْفَكَ عَلِيٌّ.(viii) بَكْرٌ تَحْتَ

السَّيَّارَةِ.(x) اَمَامَكَ الْقَوْرُ.(ix) اَلسَّمَاءُ فَوْقَنَا.(xi) قُدَّامَ زَيْدٍ نِ اللِّصُّ.(xii) زَيْنَبُ عِنْدَ النَّهْرِ.

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

قاعدہ (7):۔ پہلے نکرہ موصوف...اور...اس کے بعد اسم نکرہ آ جائے تو مرکب توصیفی کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ قَائِمٌ ... اور اگر پہلے معرفہ اور بعد میں مرکب توصیفی ہو، تو معرفہ مبتداء اور نکرہ موصوف خبر ہوگا۔ جیسے زَيْدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ

﴿ تراکیب ﴾

(i) رَجُلٌ عَالِمٌ قَائِمٌ :۔ رَجُلٌ موصوف..... عَالِمٌ صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.....اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء..... قَائِمٌ صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.....اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) زَیْدٌ رَجُلٌ طَوِیْلٌ :۔ زَیْدٌ مبتداء..... رَجُلٌ موصوف..... طَوِیْلٌ صیغہ واحد مذکر صفتِ مشبہ، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.....صفتِ مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اِمْرَأَۃٌ ضَعِیْفَۃٌ قَائِمَۃٌ.(ii) صَبِیٌّ ذَکِیٌّ قَائِمٌ.(iii) وَلَدٌ کَبِیْرٌ ظَرِیْفٌ.(iv) زَوْجَۃٌ ظَرِیْفَۃٌ نِعْمَۃٌ.

(v) کِتَابٌ مُجَلَّدٌ ثَمِیْنٌ.(vi) سَیَّارَۃٌ جَدِیْدَۃٌ مَوْجُوْدَۃٌ.(vii) اَلْجَمَلُ حَیَوَانٌ کَبِیْرٌ.

(viii) اَلْعُصْفُوْرُ طَائِرٌ صَغِیْرٌ.(ix) اَلْقِطَّۃُ سَبُعٌ اَھْلِیٌّ.(x) ھِنْدُ اِمْرَأَۃٌ سَوْدَاءُ.

(xi) اَحْمَدُ صَدِیْقٌ حَمِیْمٌ.(xii) اِبْرَاھِیْمُ رَجُلٌ جَمِیْلٌ.



قاعدہ (8):۔ پہلے مرکب اضافی اور اس کے بعد اسمِ نکرہ ہو، تو مرکب کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بنائیں گے۔ جیسے کِتَابُ زَیْدٍ سَالِمٌ ... اور اگر پہلے معرفہ اور اس کے بعد مرکب اضافی ہو، تو اب معرفہ کو مبتداء اور مرکب کو خبر بنایا جائے گا۔ اس کا برعکس بھی جائز ہے۔ جیسے زَیْدٌ اَخُوْ بَکْرٍ

﴿ تراکیب ﴾

(i) کِتَابُ زَیْدٍ جَمِیْلٌ :۔ کِتَابُ مضاف..... زَیْدٍ مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء..... جَمِیْلٌ صیغہ واحد مذکر صفتِ مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.....صفتِ مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.....مبتداء اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) اَلْقُرْآنُ کِتَابُ اللّٰہِ :۔ اَلْقُرْآنُ مبتداء..... کِتَابُ مضاف..... اللّٰہ اسمِ جلالت مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

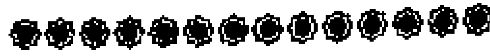
﴿ مشق ﴾

(i) آلَةُ الْعِلْمِ بِنَانٌ. (ii) رَسُوْلُ اللّٰهِ بَشَرٌ. (iii) سَمَاءُ الدُّنْيَا اَزْرَقُ. (iv) لَوْنُ الشَّجَرِ اَخْضَرُ.

(v) لِبَاسُ بَكْرٍ رَخِيْصٌ. (vi) اَلْمَنْصَبُ اٰفَةُ الْقَلْبِ. (vii) اَلْقَنَاعَةُ مِفْتَاحُ الرَّاحَةِ.

(viii) اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ. (x) اَلْجَهْلُ مَوْتُ الْاَحْيَاءِ. (ix) اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ.

(xi) اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ. (xii) اَلْاِنْسَانُ عَبْدُ الْاِحْسَانِ.



قاعدہ (9):۔ فعل مضارع اَنْ کے ساتھ ہو اور اس کے بعد اسم نکرہ آجائے تو فعل مضارع کو تاویلِ مصدر کرکے مبتداء اور اسم نکرہ کو خبر بنائیں۔ جیسے اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ

﴿ ترکیب ﴾

اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ :۔ اَنْ مصدریہ.... تَصُوْمُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر بحث فعل مضارع مثبت معروف، اس میں و ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویلِ مصدر مبتداء.... خَيْرٌ صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... ل حرف جار.... کم ضمیر جمع مذکر حاضر، مجرور متصل، مجرور.... حرف جار، اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... اسم تفضیل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتداء کی خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) لِلّٰهِ عَلَيَّ اَنْ اُصَلِّيَ. (ii) اَنْ يَضْرِبَ الْاُسْتَاذُ يُفِيْدُ. (iii) اَنْ تَتَوَضَّأَ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ لَا يَجُوْزُ.



قاعدہ (10):۔ پہلے اسم معرفہ اور اس کے بعد جملہ (اسمیہ۔۔۔یا فعلیہ) آجائے تو معرفہ کو مبتداء اور جملے کو خبر بنائیں، اس صورت میں جملے میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جس کا مرجع مبتداء ہوگا۔ جیسے زَيْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ ...اور... زَيْدٌ قَامَ غُلَامُهٗ

﴿ تراکیب ﴾

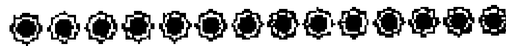
(i) زَيْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ :۔ زَيْدٌ مبتدائے اول.... اَبُو مضاف.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتدائے اول، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے ثانی.... قَائِمٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے ثانی، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتدائے ثانی اپنی

خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مبتدائے اول کی خبر..... مبتدائے اول اپنے خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) بَكْرٌ اَخَذَ غُلَامُهُ اَرْنَبًا :۔ بَكْرٌ مبتداء..... اَخَذَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف... غُلَامُ مضاف..... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتداء، مضاف الیہ..... مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر اَخَذَ فعل کا فاعل..... اَرْنَبًا مفعول بہ..... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر..... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اَلْقَلِیْلُ یَکْفِیْہِ الْاِشَارَۃُ۔ (ii) اَلْجَاہِلُ یَرْضٰی عَنْ نَفْسِہٖ۔ (iii) اَلْاَمَانِیْ تُعْمِیْ عُیُوْنَ الْبَصَائِرِ۔ (iv) اَلنَّقْدُ خَیْرٌ مِّنَ النَّسِیْئَۃِ۔ (v) اَلْجِنْسُ یَمِیْلُ اِلَی الْجِنْسِ۔ (vi) اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ۔ (vii) اَلْکِذْبُ یُہْلِکُ۔ (viii) اِصْلَاحُ الرَّعِیَّۃِ اَنْفَعُ مِنْ کَثْرَۃِ الْجُنُوْدِ۔ (x) اَلْعَاقِلُ یَطْلُبُ الْکَمَالَ۔ (ix) جَرْحُ الْکَلَامِ اَشَدُّ مِنْ جَرْحِ السِّہَامِ۔ (xi) سُوْءُ الْخُلُقِ یُوْجِبُ الْمُبَاعَدَۃَ۔ (xii) اَلْجُوْدُ یُوْجِبُ الْحَمْدَ۔



قاعدہ (11):۔ نحو اور مثل میں سے کوئی لفظ آجائے۔ جیسے نَحْوُ زَیْدٍ عَلَی السَّطْحِ اور مِثْلُ زَیْدٍ عَالِمٌ تو اکثر انہیں ماقبل مبتدائے محذوف مِثَالُہٗ کی خبر اور مابعد کے لئے مضاف بنائیں۔

فوائد۔ مِثَالُہٗ کی ضمیر کا مرجع، اس مفہوم کو بنائیں گے، جس کی مثال پیش کی جارہی ہو۔ مثلاً کسی مقام پر زید عالم کی مثال، یہ سمجھانے کے لئے لائی گئی ہو کہ مبتداء اکثر معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے، تو اب ضمیر کا مرجع بیان کرتے ہوئے کہا جائے گا، راجع بسوئے مفہوم، مبتدا کا اکثر معرفہ اور خبر کا نکرہ ہونا۔

﴿ تراکیب ﴾

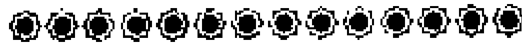
(i) نَحْوُ زَیْدٍ :۔ نَحْوُ مضاف..... زَیْدٍ مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء محذوف مِثَالُہٗ کی خبر..... اس میں مِثَالُ مضاف..... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے وہ مفہوم، جس کی مثال پیش کی جارہی ہے، مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) نَحْوُ اِبْنُ بِنْتِ خَالِدٍ طَوِیْلٌ :۔ نَحْوُ مضاف..... اِبْنُ مضاف الیہ مضاف..... بِنْتِ مضاف الیہ مضاف..... خَالِدٍ مضاف الیہ..... بِنْتِ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اِبْنُ مضاف کا مضاف الیہ..... اِبْنُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء..... طَوِیْلٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا

فعل.... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تاویل مفرد مضاف الیہ.... نَحوُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے محذوف بِمَقَالِهٖ کی خبر....اس میں بِمَقَالِ مضاف... ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے وہ مفہوم جس کی مثال پیش کی جارہی ہے، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) نَحوُ كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ.(ii) نَحوُ اشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ.(iii) نَحوُ ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ.
(iv) نَحوُ اشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ.(v) نَحوُ ارْحَمْ بِزَيْدٍ.(vi) نَحوُ زَيْدٌ بِالْبَلَدِ.(vii) نَحوُ الْجُلُّ لِلْفَرَسِ.(viii) نَحوُ سِرْتُ الْبَلَدَ حَتّٰى السُّوْقِ.(ix) نَحوُ زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ.(x) نَحوُ اَلْمَالُ فِي الْكِيْسِ.(xi) نَحوُ زَيْدٌ كَالاَسَدِ.(xii) نَحوُ رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ.



قاعدہ (12):۔ اگر عبارت کے شروع میں ایک اسمِ معرفہ، پھر جار مجرور اور اس کے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ، خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، جیسے زَيْدٌ مِنْهُمْ طَوِيْلٌ

تو پہلے، معرفہ کو ذوالحال یا موصوف اور اس کے مابعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے حال یا صفت بنائیں گے، پھر یہ ذوالحال یا موصوف اپنے حال یا صفت سے مل کر مبتداء، اور مابعد کلمہ یا کلمات خبر واقع ہوں گے۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں اولاً زَيْدٌ کو ذوالحال یا موصوف اور مِنْهُمْ کو کسی کے متعلق کر کے حال یا صفت بنائیں گے۔ پھر ان دونوں کو ملا کر مبتداء اور طَوِيْلٌ کو خبر قرار دیں گے۔

قاعدہ (13):۔ اور اگر عبارت کے شروع میں ایک اسمِ نکرہ اس کے بعد جار مجرور اور اس کے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، جیسے رَجُلٌ مِنْهُمْ ضَرَبَ زَيْدًا

تو اب فقط موصوف صفت والی ترکیب ہوگی، چنانچہ نکرہ کو موصوف اور اس کے مابعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے صفت بنائیں گے، پھر موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء اور مابعد کلمہ یا کلمات خبر واقع ہوں گے۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں اولاً رَجُلٌ کو موصوف اور مِنْهُمْ کو کسی کے متعلق کر کے صفت بنائیں گے۔ پھر ان دونوں کو ملا کر مبتداء اور ضَرَبَ زَيْدًا کو خبر قرار دیں گے۔

فوائد:۔ یہ دونوں قاعدے جار مجرور کے بیان میں ذکر کر دیئے گئے تھے، لیکن موضوع کی مناسبت کے باعث یہاں دوبارہ ذکر مناسب معلوم ہوا۔ نیز ان پر وارد ہونے والے دونوں اعتراضات اور ان کے جوابات بھی وہیں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) زَيْدٌ مِنْهُمْ طَوِيْلٌ :۔ زَيْدٌ موصوف.... مِنْ حرفِ جار.... هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع



بسوئے غائب، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.... ثابت، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.... طَوِیْلٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء اس کا فاعل.... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

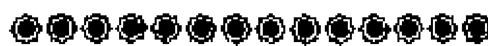
(ii) زَیْدٌ مِّنْھُمْ طَوِیْلٌ :۔ زید ذوالحال.... مِنْ حرف جار.... ھُم ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے غائب، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.... ثابت، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتداء.... طَوِیْلٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء اس کا فاعل.... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) رَجُلٌ مِّنْھُمْ ضَرَبَ زَیْدًا :۔ رجل موصوف.... مِن حرف جار.... ھُم ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے غائب، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.... ثابت صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.... ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... زَیْدًا مفعول بہ.... ضَرَبَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اَلْبَیْتُ لَکُمْ وَبِیْعٌ. (ii) اَلْفَتِیَۃُ مِنْھَا عَلٰی قُلَّۃِ الْشَّامِ. (iii) اَلْمَعْنَوِیَّۃُ مِنْھَا عَلٰی ضَرْبَیْنِ. (iv) رَجُلٌ مِّنَ الرِّجَالِ الصَّالِحِیْنَ یَفُوْقُ عَلٰی اَلْفٍ مِّنَ الْفُسَّاقِ. (v) اَلنَّھْرُ مِنَ الْفُرَاتِ جَارٍ فِی السُّوْقِ.

(vi) رَجُلٌ مِّنْ اَعْلٰی نَسَبٍ کَرِیْمٌ.



قاعدہ (14):۔ فنی کتب میں موجود اسباق کے عنوانات کی عموماً دو ترکیبیں کی جاتی ہیں۔

(i) انہیں مبتداء بنائیں اور خبر محذوف مانیں۔ جیسے کِتَابُ الصِّیَامِ میں مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعے کو مبتداء اور ھذا اسم اشارہ محذوف کو اس کی خبر بنا سکتے ہیں۔ چنانچہ اصل عبارت یوں ہوگی۔ کِتَابُ الصِّیَامِ ھٰذَا

(ii) انہیں خبر بنائیں اور مبتداء محذوف مانیں۔ جیسے بِکِتَابُ الشَّیخِ میں مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعے کو خبر اور هٰذَا اسم اشارہ محذوف کو مبتداء بناسکتے ہیں۔ چنانچہ اصل عبارت یوں ہوگی۔ هٰذَا بِکِتَابُ الشَّیخِ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

قاعدہ (۱۵):۔ اگر صفت (یعنی اسم فاعل، مفعول، صفت مشبہ وغیرہ) کے صیغۂ واحد سے پہلے حرف استفہام ۔۔یا۔ حرف نفی ہو۔ جیسے

أَقَائِمٌ زَیْدٌ ..اور.. مَاقَائِمٌ زَیْدٌ

تو اس صورت میں دو ترکیبیں کی جاسکتی ہیں۔

(i) اسم کو مبتدائے مؤخر اور صیغۂ صفت کو خبر مقدم بنائیں۔

(ii) صیغۂ صفت کو مبتداء اور اسم کو خبر قرار دیں۔ اس دوسری صورت میں صیغۂ صفت کو مبتداء کی قسم ثانی کہا جاتا ہے۔

اور.... اگر واحد کا صیغہ نہ ہو، بلکہ تثنیہ یا جمع ہو۔ جیسے

مَا قَائِمَانِ الزَّیْدَانِ ..اور.. أَقَائِمَانِ الزَّیْدَانِ

مَا قَائِمُوْنَ الزَّیْدُوْنَ ..اور.. أَقَائِمُوْنَ الزَّیْدُوْنَ

تو اب ترکیب کی فقط ایک صورت ہوگی کہ صیغۂ صفت کو خبر مقدم اور مابعد اسم کو مبتدائے مؤخر بنائیں گے۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) مَا قَائِمٌ زَیْدٌ :۔ مَا حرف نفی.... قَائِمٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، مبتداء.... زَیْدٌ اس کا فاعل، قائم مقام خبر.... مبتداء اپنی قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(i) مَا قَائِمٌ زَیْدٌ :۔ مَا حرف نفی.... قَائِمٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، خبر مقدم.... زَیْدٌ اس کا فاعل، مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

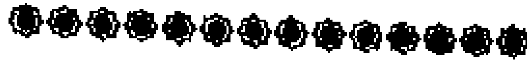
(ii) مَا قَائِمٌ نِ الزَّیْدَانِ :۔ مَا حرف نفی.... قَائِمٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، مبتداء.... زَیْدَانِ اس کا فاعل، قائم مقام خبر.... مبتداء اپنی قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ:۔ مَا قَائِمٌ نِ الزَّیْدُوْنَ کی ترکیب بھی بعینہ اسی طرح ہوگی۔

﴿ مشق ﴾

(i) أَضَارِبٌ بَکْرٌ. (ii) مَارَاکِبَةٌ هِنْدٌ عَلَی الْجَمَلِ. (iii) مَا طَالِعٌ جَمِیْلٌ عَلَی السَّطْحِ.
(iv) مَامَانِعٌ زَیْدٌ. (v) أَنَاظِرٌ نِ الزَّیْدَانِ. (vi) أَمُکْرِمٌ زَیْدٌ.

قاعدہ (16):۔ اگر عبارت میں لفظ مُقَدِّمَةٌ درج ہو اور اس کا ماقبل سے کوئی لفظی تعلق ظاہر نہ ہو تو اسے مبتدائے محذوف هٰذه کی خبر بنائیں۔جیسے اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ فِي الْمَنْطِقِ مُقَدِّمَةٌ میں اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ ، مبتداء اور فِي الْمَنْطِقِ ، اس کی خبر ہے۔لفظ مُقَدِّمَةٌ کا ان کے ساتھ کوئی ترکیبی تعلق نہیں،چنانچہ اس سے قبل هٰذه مبتداء محذوف نکالیں۔



قاعدہ (17):۔ اگر فعل یا حرف کے ذکر سے ان کا معنی مقصود نہ ہو، بلکہ فقط لفظ مراد ہو اور ان کے بارے میں کوئی خبر دی جا رہی ہو، تو انہیں مراد اللفظ کہہ کر مبتداء بنایا جائے اور مابعد کو خبر۔جیسے

لَمْ يَضْرِبْ بِمَعْنٰى مَا ضَرَبَ زَيْدٌ (لم یضرب، ماضرب زید کے معنی میں ہے) اور فِيْ لِلظَّرْفِيَّةِ (فی ظرفیت کے لئے ہے)

﴿ تراکیب ﴾

(i) لَمْ يَضْرِبْ بِمَعْنٰى مَا ضَرَبَ :۔ لم يضرب مراد اللفظ مبتداء.... ب حرف جار.... معنی مضاف.... ماضرب مراد اللفظ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتٌ مقدر کا ظرف مستقر.... ثابتٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) فِيْ لِلظَّرْفِيَّةِ :۔ في حرف جار مراد اللفظ مبتداء.... ل حرف جار.... ظرفية مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتةٌ مقدر کا ظرف مستقر.... ثابتةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں هي ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) إِنَّ حَرْفٌ مِنَ الْحُرُوْفِ الْمُشَبَّهَةِ بِالْفِعْلِ .(ii) حَتّٰى لِانْتِهَاءِ الْغَايَةِ



قاعدہ (18):۔ اگر مصدر خبر واقع ہو رہا ہو، جیسے اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ ، تو اسے براہِ راست خبر نہیں بنا سکتے۔بلکہ معنی کی درستگی کا لحاظ رکھتے ہوئے، پہلے اسے اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل میں لیں، پھر خبر بنائیں۔چنانچہ مذکورہ ترکیب کرتے ہوئے اَلْكَلِمَةُ کو مبتداء اور لَفْظٌ کو مَلْفُوْظٌ کی تاویل میں لے کر خبر بنایا جائے۔لیکن اگر مصدر سے مبالغۃً الاصلی حاصل کرنا مقصود ہو، تو اب براہ راست خبر بنانا بھی درست ہے۔جیسے زَيْدٌ عَدْلٌ (زید سراپا عدل ہے)۔ اس قسم کا جملہ اس وقت کہا جاتا ہے کہ جب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا مقصود ہو۔

فوائد:۔ مبالغہ کا ارادہ نہ ہونے کی صورت میں مصدر کو براہ راست خبر بنانے کے جائز نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خبر کا مبتداء پر حمل ہوتا ہے یعنی خبر مبتداء کے افراد پر صادق آتی ہے یا یوں کہہ لیں کہ خبر کو مبتداء کے افراد پر بولا جاسکتا ہے۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں، **اَلاِنْسَانُ حَیَوَانٌ،** تو حیوان، انسان کے تمام افراد پر صادق آتا ہے یا ان سب پر اسے بولا جاسکتا ہے۔ اب یاد رکھئے کہ جس چیز کا حمل کروانا مقصود ہو، اس کا ذات.. یا.. ذات مع الوصف ہونا ضروری ہے۔ یعنی یا تو وہ فقط کسی ذات پر دلالت کرے، جیسے **هٰذَا حَجَرٌ** ..یا.. ذات کے ساتھ ساتھ کسی وصفی معنی کی نشاندہی بھی کرے۔ جیسے **زَیْدٌ قَائِمٌ** کہ یہاں **قائم** کھڑے ہونے والی ذات اور اس کے وصف قیام دونوں پر دال ہے۔

اب چونکہ مصدر نہ تو کسی ذات پر دلالت کرتا ہے اور نہ ذات مع الوصف پر، بلکہ وصف محض پر دال ہے اور معنوی لحاظ سے وصف محض کا حمل درست نہیں ہوتا، جیسا کہ یوں کہنا، **زَیْدٌ ضَرْبٌ** (زید مارنا ہے)، چنانچہ پہلے اسے اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل میں لیں گے، تاکہ ذات مع الوصف حاصل ہو جائے، اس کے بعد خبر بنائیں گے۔ یہی تمام عمل اس وقت بھی ہوگا کہ جب مصدر، صفت یا حال واقع ہو رہا ہو۔

﴿ ترکیب ﴾

اَلْکَلِمَۃُ لَفْظٌ :۔ الف لام برائے تعریف.... **کَلِمَۃ** مبتداء.... **لَفْظ** مصدر بمعنی **مَلْفُوْظ** .... **مَلْفُوْظ** صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں **ھُوَ** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) **زَیْدٌ فِسْقٌ.** (ii) **اَلرَّجُلُ تِجَارَۃٌ**

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

قاعدہ(19):۔ جب ایک مجمل بات کے بعد اس کی تفصیل ذکر کی جائے۔ جیسے

اَلْمِیَاهُ الَّتِیْ یَجُوْزُ تَطْهِیْرُ بِهَا سَبْعَۃُ مِیَاهٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّهْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَمَاءُ الْعَیْنِ

(جن پانیوں سے پاکی حاصل کرنا جائز ہے سات قسم کے پانی ہیں۔ یعنی بارش، سمندر، نہر، کنویں، برف و اولے سے پگھلا ہوا اور چشمے کا پانی۔)

کہ اس میں **سبعۃ میاہ** مجمل اور **ماء السماء الخ** اس کی تفصیل ہے۔ تو اس تفصیل کی ترکیب کے 3 طریقے ہیں۔

- مجمل کو مبدل منہ اور تفصیل کو بدل بنائیں۔ اس صورت میں تفصیل کے ہر فرد پر مبدل منہ کے مطابق اعراب ہوگا اور مجمل

وتفصیل مل کرایک ہی جملہ بنے گا۔

- تفصیل کے ہر فرد سے پہلے مبتدائے محذوف نکال کر، ان افراد کو ان کی خبر بنایا جائے۔ اس صورت میں یقیناً ہر فرد مرفوع ہوگا اور مجمل اور تفصیل الگ الگ جملہ بنیں گے۔
- تفصیل کو اَعْنِیْ (یعنی میں مراد لیتا ہوں) فعل مقدر کا مفعول قرار دیا جائے۔ اس صورت میں ہر فرد مفعول ہونے کی بناء پر منصوب ہوگا اور اب بھی مجمل اور تفصیل الگ الگ جملہ بنیں گے۔

﴿ تراکیب ﴾

اَلْمِیَاهُ الَّتِیْ یَجُوْزُ التَّطْهِیْرُ بِهَا سَبْعَةُ مِیَاهٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّهْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَ الْبَرْدِ وَمَاءُ الْعَیْنِ

ترکیب(I):۔ (جب کہ تفصیل میں سے ہر ایک کو خبر بنایا جائے)

الف لام برائے تعریف.... **مِیَاهُ** موصوف.... **اَلَّتِیْ** اسم موصول.... **یَجُوْزُ** صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف...الف لام برائے تعریف.... **تَطْهِیْرُ** فاعل.... **ب** حرف جار.... **هَا** ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... **یَجُوْزُ** فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.... **سَبْعَةُ** ممیز مضاف.... **مِیَاهٍ** تمیز مضاف الیہ....ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مَاءُ مضاف....الف لام برائے تعریف.... **سَمَاءِ** مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء محذوف **اَحَدُهَا** کی خبر....اس میں **اَحَدُ** مضاف.... **هَا** ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے **سَبْعَةُ مِیَاهٍ** مضاف الیہ ..مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ:۔ بقیہ 6 اقسام کو بالترتیب **ثَانِیْهَا ، ثَالِثُهَا ، رَابِعُهَا ، خَامِسُهَا ، سَادِسُهَا** اور **سَابِعُهَا**، مبتداء محذوف کی خبر بنائیں۔ باقی ترکیب حسب سابق ہوگی۔

ترکیب(II):۔ (جب کہ مجمل کو مبدل منہ اور تفصیل کو بدل بنایا جائے)

الف لام برائے تعریف.... **مِیَاهُ** موصوف.... **اَلَّتِیْ** اسم موصول.... **یَجُوْزُ** صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف...الف لام برائے تعریف.... **تَطْهِیْرُ** فاعل.... **ب** حرف جار.... **هَا** ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... **یَجُوْزُ** فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر

جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.... سَبْعَةُ ممیز مضاف.... مِیَاهٍ تمییز مضاف الیہ...ممیز مضاف اپنی تمییز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ....

مَاءُ مضاف....الف لام برائے تعریف... سَمَاءِ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ.... و حرف عطف.... مَاءُ مضاف....الف لام برائے تعریف.... بحرِ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... و حرف عطف.... مَاءُ مضاف....الف لام برائے تعریف.... نہرِ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... و حرف عطف.... مَاءُ مضاف....الف لام برائے تعریف.... بئرِ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... و حرف عطف.... مَاءُ موصوف.... ذاب صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... من حرف جار....الف لام برائے تعریف.... ثلج معطوف علیہ.... و حرف عطف....الف لام برائے تعریف.... برد معطوف.... ثلج معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر من حرف جار کا مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ذاب فعل کا ظرف لغو.... ذاب فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت.... ماء موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف.... و حرف عطف.... ماءُ مضاف....الف لام برائے تعریف.... عین مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل....مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب (III):۔ (جب کہ تفصیل کو امنی فعل مقدر کا مفعول بہ بنایا جائے)

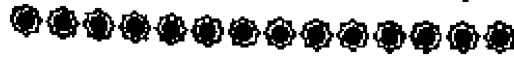
الف لام برائے تعریف.... مِیَاهُ موصوف.... اَلَّتِی اسم موصول.... یَجُوْزُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف....الف لام برائے تعریف.... تَطْهِیْرُ فاعل.... ب حرف جار.... ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... یَجُوْزُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.... سَبْعَةُ ممیز مضاف.... مِیَاهٍ تمییز مضاف الیہ...ممیز مضاف اپنی تمییز مضاف الیہ سے مل کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اب پوری تفصیل کو حسب سابق آپس میں ملا کر اعنی فعل مقدر کا مفعول بہ بنائیں۔ فاعل فعل میں مستتر انا ضمیر ہوگی۔ پھر اعنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(۱) اَلْمِیَاهُ عَلٰی خَمْسَةِ اَقْسَامٍ طَاهِرٌ مُطَهِّرٌ غَیْرُ مَکْرُوْهٍ وَطَاهِرٌ مُطَهِّرٌ مَکْرُوْهٌ وَطَاهِرٌ غَیْرُ مُطَهِّرٍ وَمَاءٌ

نَجِسٌ وَمَاءٌ مَشْكُوْكٌ فِيْ طَهُوْرِيَّتِهٖ. (11) اَرْكَانُ الْوُضُوْءِ اَرْبَعَةٌ غَسْلُ الْوَجْهِ وَغَسْلُ يَدَيْهِ مَعَ مِرْفَقَيْهِ وَغَسْلُ رِجْلَيْهِ مَعَ كَعْبَيْهِ وَمَسْحُ رُبْعِ رَاْسِهٖ. (12) اَلْوُضُوْءُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَقْسَامٍ فَرْضٌ وَوَاجِبٌ وَسُنَّةٌ



قاعدہ(20):۔ بسا اوقات مبتداء کی خبر پر فاء جزائیہ کا داخل کرنا جائز ہوتا ہے۔ یہ دو صورتوں میں ہوتا ہے۔

(I) جب اسم موصول، مبتداء بن رہا ہو اور اس کا صلہ فعل یا ظرف ہو۔ جیسے

اَلَّذِيْ يَاْتِيْنِيْ فَلَهٗ دِرْهَمٌ اور اَلَّذِيْ فِي الدَّارِ فَلَهٗ دِرْهَمٌ

(II) جب کوئی ایسا اسم نکرہ، مبتداء بن رہا ہو، جس کی صفت، فعل یا ظرف ہو۔ جیسے

كُلُّ رَجُلٍ يَاْتِيْنِيْ فَلَهٗ دِرْهَمٌ اور كُلُّ رَجُلٍ فِي الدَّارِ فَلَهٗ دِرْهَمٌ

﴿ تراکیب ﴾

(I) اَلَّذِيْ يَاْتِيْنِيْ فَلَهٗ دِرْهَمٌ :۔ اَلَّذِيْ اسم موصول.... يَاْتِيْ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول، اس کا فاعل.... نون وقایہ کا.... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.... فعل اپنے فاعل سے اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتداء....

ف جزائیہ.... ل حرف جار.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اسم موصول، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتٌ محذوف کا ظرف مستقر.... ثَابِتٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.... دِرْهَمٌ مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(II) اَلَّذِيْ فِي الدَّارِ فَلَهٗ دِرْهَمٌ :۔ اَلَّذِيْ اسم موصول.... فِيْ حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... دَارِ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتٌ محذوف کا ظرف مستقر.... ثَابِتٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتداء....

ف جزائیہ.... ل حرف جار.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اسم موصول، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتٌ محذوف کا ظرف مستقر.... ثَابِتٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.... دِرْهَمٌ مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی

خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر۔۔۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اَللَّذَانِ يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ فَلَهُمَا مِيْزَانٌ۔ (ii) اَلَّتِيْ تَقْبَلُ الْعِلْمَ فَلَهَا قِيْمَةٌ۔

(iii) مَنْ جَاهَدَ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ فَلَهُ فَوْزٌ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ (iv) اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَهُمُ النَّارُ۔

(v) اَلَّذِيْ يَجْمَعُ الْمَالَ فَلَهُ اَفْكَارٌ كَثِيْرَةٌ۔ (vi) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَلَهُمُ الْجَنَّةُ۔



قاعدہ (21):۔ بعض اوقات عبارت میں اولاً دو اسمائے معرفہ، واؤ کے ساتھ آتے ہیں اور ان کے بعد ایک خبر ہوتی ہے۔ جیسے

لَامُ الْاَمْرِ وَهِيَ لِطَلَبِ الْفِعْلِ

تو ایسی صورت میں پہلے کو مبتدائے اول کہہ کر چھوڑ دیں، پھر دوسرے کو مبتدائے ثانی اور مابعد کو اس کی خبر بناتے ہوئے، جملہ اسمیہ خبریہ بنا کر مبتدائے اول کی خبر قرار دیں۔ پھر مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر، جملہ اسمیہ خبریہ بنے گا۔ دونوں مبتداء کے درمیان آنے والا واؤ، ہمیشہ زائد ہوگا۔ اسے ترکیب میں زائدہ کہہ کر چھوڑ دیں۔

﴿ ترکیب ﴾

لَامُ الْاَمْرِ وَهِيَ لِطَلَبِ الْفِعْلِ :۔ لام مضاف۔۔۔ الف لام برائے تعریف۔۔۔ امر مضاف الیہ۔۔۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے اول۔۔۔ و زائدہ۔۔۔ ھی ضمیر واحد مؤنث غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے مبتدائے اول، مبتدائے ثانی۔۔۔ ل حرف جار۔۔۔ طلب مصدر مضاف۔۔۔ الف لام برائے تعریف۔۔۔ فعل مضاف الیہ۔۔۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور۔۔۔ ل حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتۃٌ مقدر کا ظرف مستقر۔۔۔ ثَابِتَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے ثانی، اس کا فاعل۔۔۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔۔۔ مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر۔۔۔ مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) مِنْ وَهِيَ لِابْتِدَاءِ الْغَايَةِ۔ (ii) اِلٰى وَهِيَ لِانْتِهَاءِ الْغَايَةِ۔ (iii) اَلْكَافُ وَهِيَ لِلتَّشْبِيْهِ۔

(iv) اَلْبَاءُ وَهِيَ لِلْاِلْصَاقِ۔ (v) فِيْ وَهِيَ لِلظَّرْفِيَّةِ۔ (vi) رُبَّ وَهِيَ لِلتَّقْلِيْلِ۔



قاعدہ (22):۔ جب اِبْنٌ ۔۔۔ یا ۔۔۔ اِبْنَةٌ اعلام کے درمیان آئیں اور ان کے ذریعے پہلے علم کے بارے میں خبر دینا مقصود

ہو تو اس پہلے علم کو تنوین کے ساتھ پڑھتے ہوئے مبتداء بنایا جائے گا اور مابعد کو خبر۔ اس صورت میں اِبْنٌ یا اِبْنَۃٌ کا ہمزہ عبارت میں باقی رکھا جائے گا۔ جیسے عَالِمٌ اِبْنٌ سَعِیْدٍ ۔ ھِنْدٌ اِبْنَۃُ بَکْرٍ



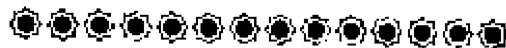
قاعدہ (23):۔ بسا اوقات مبتداء پر حرف جار زائد آ جاتا ہے، جیسے بِحَسْبِکَ مَافَعَلْتَ (جو تو کرتا ہے وہ تیرے لئے کافی ہے) ۔ تو اس صورت میں حرف جار کو زائد کہہ کر چھوڑ دیں گے اور باقی ترکیب حسب سابق کی جائے گی۔

﴿ ترکیب ﴾

بِحَسْبِکَ مَافَعَلْتَ :۔ ب حرف جار زائد..... حَسْب مضاف..... کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء..... مَا اسم موصول..... فَعَلْتَ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں تَ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل..... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ..... اسم موصول اپنے صلے سے مل کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) بِحَسْبِکَ دِرْھَمٌ ۔ (ii) بِحَسْبِھِمْ اَنْ یَّشْکُرُوْا ۔ (iii) بِحَسْبِھِنَّ مَا اَکَلْنَ ۔



﴿ اضافی ترکیب ﴾

جب جملہ اسمیہ باعتبار لفظ خبریہ اور باعتبار معنی انشائیہ ہو۔ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

الف لام برائے تعریف..... حَمْد مبتداء..... لام حرف جار..... اللہ اسم جلالت، مبدل منہ..... رَبّ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبدل منہ، اس کا فاعل..... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف..... الف لام برائے تعریف..... عٰلَمِیْنَ مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل..... مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مجرور..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتٌ محذوف کا ظرف مستقر..... ثَابِتٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل..... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر لفظاً جملہ اسمیہ خبریہ اور معنی جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔



جملۂ فعلیہ کے قواعد

قاعدہ (1):۔ اگر ماضی اور مضارع کا واحد مذکر غائب...یا...واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہو اور اسم ظاہر فاعل نہ ہو تو ان میں ہمیشہ ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل نکالیں گے۔جیسے ضَرَبَ اور یَضْرِبُ میں ھُوَ ..اور.. ضَرَبَتْ اور تَضْرِبُ میں ھِیَ

قاعدہ (2):۔ ماضی کے باقی صیغوں میں آخر میں ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل ہوگی۔جیسے ضَرَبْتُ میں تُ

قاعدہ (3):۔ مضارع کے واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم کے صیغوں میں لازماً ضمیر مرفوع متصل مستتر، فاعل بنے گی۔جیسے

تَضْرِبُ میں اَنْتَ .... اَضْرِبُ میں اَنَا ..اور.. نَضْرِبُ میں نَحْنُ

اور باقی (یعنی واحد مذکر و مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر اور واحد جمع متکلم کے علاوہ) صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل بارز، فاعل ہوگی۔جیسے

یَضْرِبُوْنَ میں و ..اور.. تَضْرِبْنَ میں ن

قاعدہ (4):۔ اگر فاعل ضمیر ہو تو فعل واحد و تثنیہ و جمع ہونے میں فاعل کے مطابق ہوگا۔جیسے

زَیْدٌ ضَرَبَ ۔ زَیْدَانِ ضَرَبَا ۔ زَیْدُوْنَ ضَرَبُوْا

﴿ تراکیب ﴾

(i) ضَرَبَ :۔ ضَرَبَ فعل ....اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے غائب، اس کا فاعل .... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) اِضْرِبْ :۔ اِضرب صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف....اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(iii) ضَرَبْتُ :۔ ضَرَبْتُ صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف....اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل...فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iv) یَضْرِبُوْنَ :۔ یَضْرِبُوْنَ صیغہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف....اس میں و ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) یَضْرِبَانِ.(ii) تَرْکَبُ.(iii) لَمْ تَرْحَمِیْ.(iv) لَنْ یَعْلَمْنَ.(v) لَتَسْئَلَنَّ.(vi) لَا تَسْمَعُوْا.

(vii) مُسْتَخْلِفٌ.(viii) لَتَعْرُنَّ.(ix) مَا جَمَعْنَا.(x) ضَرَبَكَ

قاعدہ(5):۔ فاعل مظہر اگرچہ تثنیہ، جمع ہو، فعل ہمیشہ واحد ہی رہے گا۔ جیسے

ضَرَبَ الزَّيْدَانِ ... اور ... ضَرَبَ الزَّيْدُوْنَ

لیکن اگر کسی مقام پر فعل اور اس کا مابعد اسم ظاہر، دونوں واحد نہ ہوں۔ جیسے وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا (اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشاورت کی) میں اسروا کی واؤ اور آگے الذین، تو اس صورت میں 2 طرح ترکیب کی جاسکتی ہے۔

(I) اسم ظاہر کو ضمیر فعل سے بدل بنایا جائے۔ (II) اسم ظاہر کو مبتداء اور ماقبل فعل کو اس کے فاعل مضمر سے ملا کر خبر مقدم بنایا گیا۔

قاعدہ(6):۔ ایک فعل کے عطف کے واسطے سے کئی فاعل ہو سکتے ہیں۔ جیسے جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو وَبَكْرٌ

قاعدہ(7):۔ فاعل کبھی مفرد ہوتا ہے، جیسے ماقبل میں ذکر کردہ مثالیں اور کبھی مرکب توصیفی یا اضافی وغیرہ۔ جیسے

رَكِبَ رَجُلٌ زَاهِدٌ ۔ جَهِدَ ابْنُ زَيْدٍ

﴿ تراکیب ﴾

(I) قُتِلَ الزَّيْدَانِ :۔ قُتِلَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول .... الزَّيْدَانِ اس کا نائب الفاعل .... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(II) يَغْضَبُ رَجُلٌ صَالِحٌ :۔ يَغْضَبُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف .... رَجُلٌ موصوف .... صَالِحٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل .... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت .... موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل .... يَغْضَبُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(III) ضَرَبَ فَرُّوْخُ دَجَاجَةٍ :۔ ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف ... فَرُّوْخُ مضاف .... دَجَاجَةٍ مضاف الیہ .... مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل .... ضَرَبَ فعل، اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(IV) حَضَرَ مِائَةُ رَجُلٍ :۔ حَضَرَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف .... مِائَةُ ممیز مضاف .... رَجُلٍ تمیز مضاف الیہ .... ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر فاعل ... حَضَرَ فعل، اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

● تَنَزَّلَ بَكْرٌ. ● تَجَلَّبَ الزَّيْدَانِ. ● أَسْلَمَ رِجَالٌ. ● تَبَسَّمَتْ زَيْنَبُ. ● تَعَجَّلَتْ بَقَرَةٌ. ● خَاضَتْ بَطَّةٌ. ● ضَرَبَ الْقَارِئَانِ. ● قَاتَلَ الْمُسْلِمُوْنَ. ● مَاتَ الْإِنْسَانُ. ● تَعَارَفَ الْأَصْدِقَاءُ (دوستوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا)۔ ● تَخَافَتَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے آپس میں پوشیدہ بات چیت کی)۔ ● تَقَدَّمَ الْإِمَامُ مِنَ الصُّفُوْفِ. ● يَمْنَعُ وَلَدُ بَكْرٍ مِنَ الْغَنَمِ. ● لَمْ يَرْهَنْ أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ. ● سَلَمَتْ امْرَأَةٌ

كَلِمَةٌ (غلام جوست نے کمال تاردی)۔ ● بَاْلَ جَاهِلُوْنَ اُمُوْرًا۔ ● سَبَّ رَجُلٌ فَاسِقٌ۔ ● شَمَّ الْكَلْبُ الأَنْفَ۔ ● مَا صَرَعَ قَرْعُ الدَّجَاجَةِ۔ ● ذَابَ ثَلْجُ الْجِبَالِ۔ ● لَفَّ صَحِيْفَةَ الْكِتَابِ۔ ● يُسَاقُ مَاشِيَةُ الْقَيْنِ (ریوڑ کے مویشی ہانکے گئے)۔ ● صَاحَتْ زَوْجَةُ الْعَالِمِ۔ ● جَفَّ تُرَابُ الأَرْضِ۔ ● خَيَّطَتْ مِائَةَ عَامِلٍ۔ ● رَأَيْتُ أَلْفَ رَجُلٍ۔ ● يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ۔ ● جَاءَ مِائَةُ رِجَالٍ۔(۷) سَقَطَ خَمْسَةُ أَشْجَارٍ۔ ● قَرَأْتُ سَبْعَةَ كُتُبٍ۔

●●●●●●●●●●●●●●

قاعدہ(۵):۔ عبارت میں قول مصدر سے مشتق کوئی فعل آجائے اور اس کے بعد فاعل کا کوئی کلام مذکور نہ ہو، جیسے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، تو فعل کو فاعل سے ملا کر جملہ فعلیہ بنا دیں گے۔ اور اگر کلام بھی مذکور ہو، جیسے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ (یعنی یہ (سورہ اخلاص) تہائی قرآن کے برابر ہے)، تو ترکیب کلام فاعل مکمل کر کے اسے فعل کا مقولہ قرار دیں گے۔ پھر فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ یا فعلیہ انشائیہ بنے گا۔

﴿ ترکیب ﴾

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ :۔ قَالَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... رَسُوْلُ مضاف.... اللّٰه اسم جلالت، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.... اِنَّ حرف مشبہ بالفعل.... هَا ضمیر واحد مؤنث غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے سورۃ الاخلاص، اِنَّ کا اسم.... تَعْدِلُ صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں هِيَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اِنَّ کا اسم، اس کا فاعل.... ثُلُثَ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... قرآن مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ.... تَعْدِلُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اِنَّ کی خبر.... اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ.... قَالَ فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

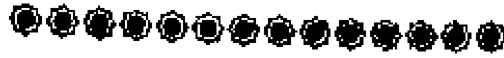
(i) يَقُوْلُ رَبُّنَا اِنَّكُمْ جَاهِلُوْنَ۔ (ii) قَالَ اللّٰهُ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔

(iii) قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ مَسْحُ رُبُعِ الرَّأْسِ فَرْضٌ فِي الْوُضُوْءِ۔

●●●●●●●●●●●●●●

قاعدہ(۶):۔ جب جَعَلَ بمعنی خَلَقَ ہو یعنی اس سے کسی چیز کی پیدائش و تخلیق والا معنی حاصل ہو رہا ہو، تو اس وقت یہ متعدی بیک

مفعول ہوگا۔جیسے إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً اور اگر بمعنی صَيَّرَ ہو یعنی کسی چیز کے ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہونے.. یا ایک مقام سے دوسرے مقام میں منتقل ہونے والے معنی پر دلالت کر رہا ہو، جیسے جَعَلَ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ (اللہ عزوجل نے جنت کو اس کا ٹھکانہ بنادیا ہے)۔ تو اس وقت متعدی بدو مفعول ہوگا۔مثال مذکور میں الْجَنَّةَ مفعول اول اور مَثْوًا مفعول ثانی ہے۔



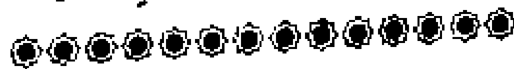
قاعدہ(۱۰):۔ جَازَ يَجُوْزُ ، وَجَبَ يَجِبُ ، اَمْكَنَ يُمْكِنُ ، اِسْتَحَبَّ يَسْتَحِبُّ کا فاعل، اکثر فعل مضارع، اَنْ کے ساتھ ہوگا۔جیسے جَازَ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى اَنْفِهٖ فِي السُّجُوْدِ عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ (جائز ہے کہ نمازی سجود میں اپنا ناک پر اقتصار کرے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک)۔

﴿ ترکیب ﴾

جَازَ اَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى اَنْفِهٖ فِي السُّجُوْدِ عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ :۔ جَازَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... اَنْ مصدریہ.... يَقْتَصِرَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے غائب، اس کا فاعل.... عَلٰى حرف جار.... اَنْفِ مضاف.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے غائب مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... عَلٰى حرف جار اپنے مجرور سے مل کر يَقْتَصِرَ فعل کا ظرف لغو اول.... فِي حرف جار....الف لام برائے تعریف.... سُجُوْدِ مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر يَقْتَصِرَ فعل کا ظرف لغو ثانی.... عِنْدَ مضاف.... اَبِي مضاف الیہ مضاف.... حَنِيْفَةَ مضاف الیہ.... اَبِي مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر عِنْدَ مضاف کا مضاف الیہ.... عِنْدَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر يَقْتَصِرَ فعل کا مفعول فیہ.... يَقْتَصِرَ فعل اپنے فاعل، ظرف لغو اول وثانی اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر فاعل.... جَازَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اِسْتَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ الْمَرْءُ بِالْوُضُوْءِ فِي كُلِّ وَقْتٍ. (ii) اَمْكَنَ اَنْ لَا يَجِيْءَ.
(iii) يَجُوْزُ اَنْ يَضْرِبَ زَيْدٌ تِلْمِيْذَهٗ. (iv) اَوْجَبَ اَنْ يَتَوَجَّهَ الْمَرْءُ لِلصَّلٰوةِ.
(v) يُمْكِنُ اَنْ تَبْرُدَ النَّارُ لِلْمُقَرَّبِيْنَ. (vi) يَجِبُ اَنْ يُطَاعَ الْوَالِدَانِ.



قاعدہ(۱۱):۔ تَسْمِيَةٌ مصدر کے افعال متعلقہ کے بعد واقع ہونے والی باء ہمیشہ زائدہ ہوتی ہے۔جیسے
سَمَّيْتُهٗ بِهِدَايَةِ النَّحْوِ (میں نے اس کا نام ہدایۃ النحو رکھا)

﴿ ترکیب ﴾

سَمِعْتُهُ بِهِدَايَةِ النَّحْوِ :۔ **سَمِعْتُ** صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں **تُ** ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... **ہٗ** ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے مافی کتاب ہدایۃ النحو میں مذکور "مضطر ومضبوط"، مفعول بہ اول.... **بِ** حرف جار زائد.... **هِدَايَة** مضاف.... الف لام برائے تعریف.... **نَحْوِ** مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی.... **سَمِعْتُ** فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اول وثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) سُمِّيَ بِكِتَابِهِ الْهِدَايَةَ.(ii) سَمَّوْا بِمِصْرِ الْمَدِينَةَ.(iii) سَمَّتْ هِنْدٌ بِوَلَدِهِ أَصْغَرَ.

(iv) سَمَّيْنَا بِصَدِيقِهِ فَاسِقاً.(v) سَمَّيْتَ بِبِنْتِكَ زَيْنَبَ.(vi) سَمَّيْتُمْ بِالسُّوقِ سُوقَ الْعُمَرِ.



قاعدہ(12):۔ **سَمّٰى يُسَمِّي** متعدی بدو مفعول ہے۔ چنانچہ اگر اس کے فعل مجہول کے بعد فقط ایک اسم نظر آئے، جیسے **تُسَمّٰى مَصْدَرِيَّةً**، تو اسے اس کا مفعول بہ قرار دے کر منصوب پڑھیں گے اور نائب الفاعل اس میں پوشیدہ ضمیر ہوگی۔

﴿ ترکیب ﴾

تُسَمّٰى مَصْدَرِيَّةً :۔ **تُسَمّٰى** صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت مجہول، اس میں **هِيَ** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے **أَنْ** اس کا نائب الفاعل.... **مَصْدَرِيَّةً** اس کا مفعول بہ.... **تُسَمّٰى** فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) تُسَمّٰى خَرُوْفًا تِجَارَةً.(ii) سُمِّيَ فَاسِقاً.(iii) سُمُّوا مُؤْمِنِيْنَ.(iv) سُمِّيَتْ مَرْيَمَ.

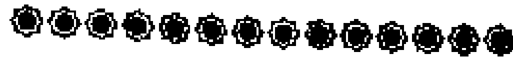
(v) سُمِّيْتُ كَامِلاً.(vi) تُسَمّٰى ضَارِبَةً.



قاعدہ (13):۔ بسا اوقات فعل اور حرف بھی فاعل یا نائب الفاعل واقع ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ ان سے فعلیت یا حرفیت والا معنی نہیں، بلکہ فقط لفظ مراد ہو۔ جیسے

جَاءَ ضَرَبَ فِي الْكِتَابِ أَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً (یعنی لفظِ ضرب، کتاب میں گیارہ مرتبہ آیا ہے)

تَعَجَّبَ مِنْ فِی الْکُرَّاسَۃِ (یعنی کاپی میں لفظ من لکھا گیا)



قاعدہ(14):۔ جب عَنْ سے پہلے مِنْ آجائے تو اس صورت میں عَنْ، جانب کے معنی میں، اسم ہوگا۔جیسے

جَاءَ زَیْدٌ مِنْ عَنْ یَمِیْنِیْ (زید میری سیدھی جانب سے آیا)

قاعدہ(15):۔ جب عَلٰی سے پہلے مِنْ آجائے تو اس صورت میں عَلٰی، فوق کے معنی میں، اسم ہوگا۔جیسے

سَقَطَ مِنْ عَلَی الْجَبَلِ (وہ پہاڑ کے اوپر سے گرا)

فوائد:۔ مذکورہ دونوں مثالوں میں عَنْ اور عَلٰی کو اسم کی تاویل میں کرکے مضاف اور مابعد کو مضاف الیہ بنائیں گے۔

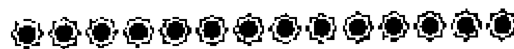
﴿ ترکیب ﴾

جَاءَ زَیْدٌ مِنْ عَنْ یَمِیْنِیْ :۔ جاء صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... زید اس کا فاعل.... من حرف جار.... عن بتاویل اسم بمعنی جانب، مضاف.... یمین مضاف الیہ مضاف.... ی ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر عن کا مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... من حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... جاء فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فوائد:۔ عَلٰی بمعنی فَوْق کی ترکیب کو اسی پر قیاس فرمائیں۔

﴿ مشق ﴾

(i) خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ عَنِ الْجَیْشِ.(ii) اَلضَّعِیْفُ ذَهَبَ مِنْ عَنِ الصَّفِّ.(iii) اُخْرِجُوْا مِنْ عَنِ الْقَبَائِلِ.



قاعدہ(16):۔ بسا اوقات حروف جارہ مِن ، عن اور باء کے بعد ما زائدہ آتا ہے۔یہ انہیں عمل سے نہیں روکتا۔چنانچہ ان کا مابعد اسم، اس ما کے بعد واقع ہونے کے باوجود، مجرور ہوتا ہے۔جیسے

مِمَّا خَطِیْٓئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا۔ (نوح۔25).... عَمَّا قَلِیْلٍ لَّیُصْبِحُنَّ نٰدِمِیْنَ۔ (مومنون۔40)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ۔ (آل عمران۔159)

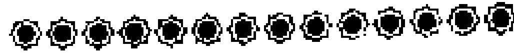
﴿ ترکیب ﴾

مِمَّا خَطِیْٓئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا :۔ من حرف جار.... ما زائدہ.... خطیئات مضاف.... ھم ضمیر جمع

مذکر غائب، مجرور متصل، راجع ہوئے (فرعون وقوم فرعون) مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم.... اُغْرِقُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مثبت مجہول، اس میں و ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا نائب الفاعل.... فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(I) عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ. (II) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ.



قاعدہ(17):۔ درج ذیل مقامات میں، حرف جر کو قیاساً حذف کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ جہاں ان مقامات میں سے کوئی مقام نظر آئے، وہاں حرف جر محذوف مان کر ترکیب کی جائے گی۔

(I) اَنْ مصدریہ سے پہلے۔ جیسے وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ (اور انہوں نے اس بات پر تعجب کیا کہ ان کے پاس ان ہی میں سے ایک ڈرانے والا آیا ہے)۔

نوٹ:۔ اصل عبارت وعجبوا لان جاء هم منذرٌ منهم ہے۔

(II) اَنَّ حرف مشبہ بالفعل سے قبل۔ جیسے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (اللہ اس بات پر گواہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں)۔

نوٹ:۔ اصل عبارت شهد الله بانه لا اله الا هو ہے۔

(III) کَیْ ناصبہ سے پہلے۔ جیسے فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا (تو ہم نے اسے اس کی والدہ کے پاس لوٹا دیا تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں)۔

نوٹ:۔ اصل عبارت فرددناه الى امه لكى تقر عينها ہے۔

(IV) مقام قسم میں، اسم جلالت سے قبل۔ جیسے اَللّٰهِ لَاَخْدِمَنَّ الْاُمَّةَ خِدْمَةً صَادِقَةً (خدا کی قسم! میں ضرور ضرور اس امت کی سچی خدمت کروں گا)۔

نوٹ:۔ اصل عبارت والله لاخدمن الامة خدمة صادقة ہے۔

﴿ ترکیب ﴾

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ :۔ و حرف عطف.... عجبوا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف، اس میں و ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... ان مصدریہ.... جاء صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت

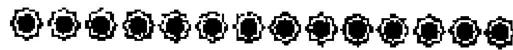
معروف.... ھم ضمیر جمع مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے (قرآن میں)، مفعول بہ..... مصدق صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف محذوف رجل اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.....موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر جاءہ فعل کا فاعل.... من حرفِ جار.... ھم ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے (قرآن میں)، مجرور.....حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر جاءہ فعل کا ظرفِ لغو.... جاءہ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر، ل حرفِ جار کا مجرور.....حرفِ جار محذوف اپنے مجرور سے مل کر عجبوا فعل کا ظرفِ لغو.... عجبوا فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(I) فَهِمْنَا اللّٰهَ اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. (II) فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا.

(III) اَللّٰهِ لَاَتَّخِذَنَّ الْاُمَّةَ حِلْمَةً صَادِقَةً.

نوٹ: ان تینوں امثلہ میں پوشیدہ حروفِ جارہ جاننے کے لئے حروفِ جارہ کا سبق ملاحظہ فرمائیے۔



﴿ اضافی تراکیب ﴾

جب جملہ فعلیہ لفظاً خبریہ اور معنیً انشائیہ ہو۔ جیسے

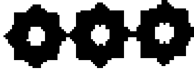
(I) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ :۔ اَعُوْذُ صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... ب حرفِ جار... اللّٰہِ اسمِ جلالت مجرور.....حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرفِ لغو اول.... مِن حرفِ جار....الف لام برائے تعریف.... شیطٰن موصوف....الف لام برائے تعریف.... رَجِیْم صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل....صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.....حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرفِ لغو ثانی... اَعُوْذُ فعل اپنے فاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر لفظاً جملہ فعلیہ خبریہ اور معنیً جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(II) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ :۔ ب حرفِ جار.... اسم مضاف... اللّٰہ اسمِ جلالت موصوف....الف لام برائے تعریف .... رَحمٰن صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل ....صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت اول....الف لام برائے تعریف.... رَحِیْم صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل....صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی....

موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر مضاف الیہ.... اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر أَبْتَغِيْ فعل محذوف کا ظرف مستقر... أَبْتَغِيْ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف، اس میں أنا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل... فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر لفظاً جملہ فعلیہ خبریہ اور معنیً جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) أَنْتَ طَالِقٌ. (ii) بِعْتُكَ (اس کے انشاء ہونے کے لئے قرینہ ضروری ہے۔ چنانچہ یہ اس وقت انشاء ہوگا کہ جب اس کے ذریعے بیع منعقد کی جاری ہوگی۔)۔ (iii) أَنْتَ حُرٌّ. (iv) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. (v) اَلصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ. (vi) أَنْتَ كَرِيْمٌ (جب کہ مدح کا ارادہ کیا جائے)۔ (vii) جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا.



سبق نمبر......(11)

فاعل و نائب الفاعل و مفعول بہ کی پہچان کے قواعد اور دیگر ضروری امور

قاعدہ (1):۔ فعل یا شبہ فعل کے ترجمے کے بعد، ان کے بعد واقع ہونے والا اسم، کون یا کس نے کے جواب میں واقع ہوسکتا ہو تو فاعل یا نائب الفاعل اور کسے، کس کو .. یا .. کیا کا جواب بن سکے، تو مفعول بہ ہوگا.. یا.. فعل و شبہ فعل کے ساتھ، مابعد اسماء کا ترجمہ کریں، اگر آخر میں نے آئے، تو فاعل ..اور.. کو آئے تو مفعول بہ ہوگا۔ جیسے

ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا .. اور .. اَکَلَ الرَّجُلُ الْعُمَرَ

قاعدہ (2):۔ فعل کے بعد دو اسماء ہوں، ایک الف رسم الخط کے ساتھ، جب کہ دوسرا اس کے بغیر ہو، جیسے ضَرَبَ عَمْرًا زَیْدٌ تو الف رسم الخط والے کو مفعول بہ اور دوسرے کو فاعل بنائیں گے۔

قاعدہ (3):۔ فعل کے بعد دو اسماء ہوں اور کسی کے آخر میں الف رسم الخط کا نہ ہو، جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ اِمْرَأَةً تو عموماً پہلے کو فاعل اور دوسرے کو مفعول بہ بنائیں گے۔

قاعدہ (4):۔ فاعل و مفعول بہ کا اعراب لفظی نہ ہو، بلکہ محلی یا تقدیری ہو اور فاعل و مفعول بہ کی پہچان کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو، تو عموماً پہلے کو فاعل بنائیں گے۔ جیسے ضَرَبَ الْمُوْسٰی الْفَتٰی (سر منڈے نے نوجوان کو مارا)

قاعدہ (5):۔ فاعل ہمیشہ فعل کے بعد ہوتا ہے۔ چنانچہ زَیْدٌ قَامَ میں زید مبتداء ہے، فاعل نہیں۔

قاعدہ (6):۔ مفعول بہ، فعل اور فاعل سے پہلے آسکتا ہے۔ جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

﴿ تراکیب ﴾

(I) ضَرَبْتُهٗ :۔ ضَرَبْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف.....اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل..... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے غائب، مفعول بہ..... ضَرَبْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(II) اِضْرِبْنِیْ :۔ اِضْرِبْ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف.....اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل...نون وقایہ کا..... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(III) اِخْتَارَ مُوْسٰی قَوْمَهٗ سَبْعِیْنَ رَجُلًا :۔ اِخْتَارَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف..... مُوْسٰی اس کا فاعل..... قَوْمَهٗ منصوب بنزع خافض، اصل میں مِنْ قَوْمِهٖ تھا.....جس میں مِنْ حرف جار..... قَوْم مضاف..... ہٗ

ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مُوسٰی مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... مِنْ حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... مِسْجِنَ مُمیّز.... رَجُلًا اس کی تمیز.... ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ.... فعل اپنے فاعل، ظرف لغو اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iv) اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ :۔ اِیَّاکَ ضمیر واحد مذکر حاضر، منصوب منفصل، مفعول بہ مقدم.... نَعْبُدُ ، صیغہ جمع متکلم، اس میں نحن ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... نَعْبُدُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر لفظاً جملہ فعلیہ خبریہ اور معنیً فعلیہ انشائیہ ہوا۔

وَ حرف عطف.... اِیَّاکَ حسب سابق مفعول بہ مقدم.... نَسْتَعِیْنُ صیغہ جمع متکلم، اس میں نحن ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... نَسْتَعِیْنُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر لفظاً جملہ فعلیہ خبریہ اور معنیً فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(v) قَتَلَهٗ بَكْرٌ :۔ قَتَلَ ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے غائب، مفعول بہ.... بَكْرٌ فاعل.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(vi) ضَرَبَنِیْ اُسْتَاذِیْ :۔ ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... نون وقایہ کا.... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.... اُسْتَاذ مضاف.... ی ضمیر واحد متکلم مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(vii) تَرَكْنَا رَجُلًا عَالِمًا :۔ تَرَكْنَا صیغہ جمع متکلم، فعل ماضی مثبت معروف.... اس میں نَا ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... رَجُلًا موصوف.... عَالِمًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(viii) ضَرَبْتُ زَیْدًا :۔ ضَرَبْتُ ، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف.... اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل... زَیْدًا مفعول بہ.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ix) لَا تَقْتُلَنَّ بَكْرًا بِغَیْرِ حَقٍّ :۔ لَا تَقْتُلَنَّ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل نہی حاضر معروف با نون ثقیلہ.... اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... بَكْرًا مفعول بہ.... بِ حرف جار.... غَیْرِ مضاف.... حَقٍّ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر لَا تَقْتُلَنَّ فعل کا ظرف لغو.... فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(x) اِشْرَبُوا اللَّبَنَ :۔ اِشْرَبُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر، امر حاضر معروف.... اس میں وْ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا

مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

فاعل.... اَلْفَتٰى ، مفعول بہ.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے

(xi) مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝ :- مَـآ اَغْنٰى صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف.... عَنْ حرف جار.... نون وقایہ.... ی ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... مَــالِ مضاف.... ی ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ.... ھا برائے وقف.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.... مَا اَغْنٰى فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(xii) وَخَرَجَ حَامِدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ :- خَــرَجَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... حَــامِدٌ موصوف.... اِبْنُ مضاف.... اِسْمٰعِيْلَ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت.... حَامِدٌ موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل.... خَرَجَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(xiii) لَا تَضْرِبْ زَيْنَبَ بِنْتَ عُمَرَ :- لَا تَضْرِبْ ، صیغہ واحد مذکر حاضر، اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... زَيْنَبَ موصوف.... بِنْتَ مضاف.... عُمَرَ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت.... زَيْنَبَ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ.... لَا تَضْرِبْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مشق 1 ﴾

(i) تُبْنَا.(ii) يَسْئَلُكَ.(iii) يَسْئَلُوْنَ اِيَّاكُمَا.(iv) اِسْتَغْفِرْهُ.(v) اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا.
(vi) رَدَدْنَاهُ.(vii) اَنْزَلْنَاهُ.(viii) وَجَدَكَ.(ix) فَكَذَّبُوْهُ.(x) فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ.(xi) تَرَكْتُهُمْ.(xii) عَرَضْتُهُمْ.(xiii) قَتَلَ زَيْدٌ فِيْلاً.(xiv) رَاٰى رَجُلٌ اِمْرَاَةً.(xv) اَكَلَ الصَّبِيُّ تَمْرَةً. (xvi) شَرِبَ الْهِرَّةُ لَبَنًا.(xvii) اَذْهَبَ اللّٰهُ بَصَرَهُ.(xviii) اَكْرَمَ الْفَقِيْرُ الْاَمِيْرَ.

﴿ مشق 2 ﴾

(i) اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ.(ii) عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى.(iii) وَعَدَكُمُ اللّٰهُ.(iv) جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ.(v) شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ.(vi) فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ.(vii) فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ.(viii) مَارَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ.(x) يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ.(ix) جَآءَهُ الْاَعْمٰى.(xi) فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى.(xii) نَادٰهُ رَبُّهٗ.

﴿ مشق 3 ﴾

(i) يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ.(ii) يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ.(iii) يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ.(iv) يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ.
(v) لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ.(vi) لَا تَكْتُمُوا الْحَقَّ.(vii) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ.(viii) تَاْمُرُوْنَ النَّاسَ.

(x) اَخْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ.(ix) وٰعَدْنَا مُوْسٰی.(xi) فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ.

(xii) اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی.

﴿ مشق 4 ﴾

(i) كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ.(ii) يُحَدِّثُ مُصْطَفٰی بْنُ اِبْرَاهِيْمَ.(iii) اَخْبَرَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ.
(iv) تُوُفِّيَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ.(v) قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ.(vi) صَنَّفَ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ.(vii) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرٍ.(viii) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ.(ix) اَنْبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ.(x) مَاتَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ.(xi) رَكِبَ الْعِرْبَاضُ بْنُ سَارِيَةَ.(xii) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ.



قاعدہ (6):۔ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے لیکن یہ رفع کبھی لفظی اور کبھی تقدیری ہوتا ہے۔ چنانچہ درج ذیل صورتوں میں یہ محلاً مرفوع اور لفظاً مجرور ہے۔

- جب یہ مصدر کا فاعل بنے۔ جیسے اِكْرَامُ الْمَرْءِ اَبَاهُ فَرْضٌ عَلَيْهِ (مرد پر اپنے والد کی تعظیم کرنا فرض ہے)
- جب اس سے قبل مِن حرفِ جار، زائداً آجائے۔ جیسے مَاجَاءَ مِنْ اَحَدٍ
- جب اس سے قبل حرفِ جار باء، زائداً آجائے۔ جیسے كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِيْدًا

﴿ تراکیب ﴾

(i) اِكْرَامُ الْمَرْءِ اَبَاهُ فَرْضٌ عَلَيْهِ :۔ اِكْرَام مصدر مضاف.... الف لام برائے تعریف.... مَرء مضاف الیہ مصدر کا فاعل.... اَبَا مضاف.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مصدر کا فاعل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مصدر کا مفعول بہ..... اِكْرَام مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مبتداء....

فَرْض مصدر بمعنی مَفْرُوْض .... مَفْرُوْض صیغہ واحد مذکر اسمِ مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا نائب الفاعل.... عَلٰی حرفِ جار.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے الْمَرء مجرور.... حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرفِ لغو.... فرض مصدر اپنے ظرفِ لغو سے مل کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) مَاجَاءَ نَا مِنْ اَحَدٍ :۔ مَاجَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف.... نَا ضمیر جمع متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.... مِن حرفِ جار زائد.... اَحَد، فاعل.... مَاجَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iii) كَفَانِيْ بِاللّٰهِ :۔ كَفٰى ، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف...نون وقایہ... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... بِ ، حرف جار زائد..... اللّٰه اسم جلالت فاعل... كَفٰى فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) شُرْبُ الْخَمْرِ حَرَامٌ. (ii) هَرَبُ الْمَرْءِ مِنَ الْجِهَادِ قَبِيْحٌ. (iii) نَظَرُ أَجْنَبِيٍّ عَلٰى أَجْنَبِيَّةٍ مَمْنُوْعٌ فِي الْإِسْلَامِ. (iv) أَكْلُ الرِّبٰوا سَبَبٌ عَظِيْمٌ لِدُخُوْلِ النَّارِ. (v) قَتْلُ زَيْدٍ جَارَهُ مِنَ السِّكِّيْنِ سَبَبُ الْقِصَاصِ. (vi) ضَرْبُ أُسْتَاذٍ تِلْمِيْذَهُ رَحْمَةٌ. (i) كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا. (ii) كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا. (iii) كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا. (iv) مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ. (v) يُحِسُّ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ.



قاعدہ (7):۔ بعض اوقات فعل مضارع، أَنْ کے ساتھ بتاویل مصدر فاعل بنتا ہے۔ جیسے

يُعْجِبُنِيْ أَنْ تَجْتَهِدَ (تیرے محنت کرنے نے مجھے تعجب میں مبتلا کر دیا)

﴿ تراکیب ﴾

(i) يُفْرِحُنِيْ أَنْ تَتْرُكَ لَغْوًا :۔ يُفْرِحُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف...نون وقایہ... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... أَنْ مصدریہ..... تَتْرُكَ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں أَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل... لَغْوًا مفعول بہ... تَتْرُكَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر فاعل..... يُفْرِحُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) أُرِيْدُ أَنْ تَضْرِبَ :۔ أُرِيْدُ صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف....اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... ان مصدریہ... تَضْرِبَ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف....اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل... تَضْرِبَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر، مفعول بہ... أُرِيْدُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ. (ii) ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُوْرَ. (iii) تَظُنُّ أَنْ يُضْرَبَ زَيْدٌ بِالْخَشَبَةِ. (iv) أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى. (v) يَطْمَعُ أَنْ أَزِيْدَ. (vi) عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصُوْهُ.

(vii) ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا. (viii) اَعَلِمْتَ زَيْدًا اَنْ يَّجْهَلَ. (ix) مَاظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا.

(x) عَجِبُوْا اَنْ جَاءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ. (xi) اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا.

(xii) يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا.



قاعدہ(5):۔ قرینے کے باعث حذفِ فعل وفاعل جائز ہوتا ہے۔ جیسے مَاجَاءَ اَحَدٌ (کوئی نہیں آیا) کے جواب میں بَلٰی سَعِیْدٌ (ہاں کیوں نہیں، سعید (آیا ہے)) ..اور.. هَلْ جَاءَ بَكْرٌ؟ کے جواب میں نَعَمْ جَاءَ کہا جائے۔

﴿ تراکیب ﴾

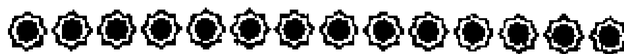
(i) نَعَمْ جَاءَ (جب کہ هَلْ جَاءَ بَكْرٌ؟ کے جواب میں ہو) :۔ نَعَمْ حرف ایجاب.... جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے بَكْر اس کا فاعل.... جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) بَلٰی سَعِیْدٌ (جب کہ مَاجَاءَ اَحَدٌ کے جواب میں ہو) :۔ بَلٰی حرف ایجاب.... سَعِیْدٌ فعل محذوف مَاجَاءَ کا فاعل.... مَاجَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی منفی معروف.... مَاجَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) نَعَمْ ضَرَبَ (جب کہ هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ؟ کے جواب میں بولا جائے). (ii) نَعَمْ اَكَلَ (جب کہ هَلْ اَكَلَ الضَّيْفُ؟ کے جواب میں بولا جائے). (iii) نَعَمْ ذَهَبَ (جب کہ هَلْ ذَهَبَ خَالِدٌ؟ کے جواب میں بولا جائے). (iv) نَعَمْ دَخَلَ (جب کہ هَلْ دَخَلَ جَمِيْلٌ؟ کے جواب میں بولا جائے). (v) نَعَمْ وَجَبَ (جب کہ هَلْ وَجَبَ الْوُضُوْءُ؟ کے جواب میں بولا جائے).

(vi) نَعَمْ خَرَجَ (جب کہ هَلْ خَرَجَ رَجُلٌ؟ کے جواب میں بولا جائے)۔



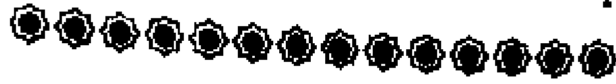
مفعول بہ سے متعلقہ چند مخصوص قواعد

قاعدہ(1):۔ مفعول بہ کی دو قسمیں ہیں۔ (1) مفعول صریح۔ (2) مفعول غیر صریح۔

مفعول صریح:۔ جب اسم ظاہر یا اسم ضمیر مفعول بن رہا ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا ..اور.. ضَرَبْتُهٗ

غیر صریح:۔ اس کی کئی صورتیں ہیں۔ مثلا

(I) جب جملہ ظرفی کی تاویل میں ہو کر مفعول بنے۔ جیسے	عَلِمْتُ اَنَّکَ مُجْتَهِدٌ
(II) جب جملہ مصدر کی تاویل میں ہو کر مفعول بنے۔ جیسے	ظَنَنْتُکَ اَنْ تَجْتَهِدَ
(III) جب کوئی اسم، حرف جار کے واسطے سے مفعول بنے۔ جیسے	مَرَرْتُ بِزَیْدٍ



قاعدہ (2):۔ بسا اوقات ایک ہی عبارت میں مفعول صریح اور غیر صریح دونوں موجود ہوتے ہیں۔ جیسے

اَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَهْلِهَا (امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو)

﴿ ترکیب ﴾

اَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَهْلِهَا :۔ اَدُّوا ، صیغہ جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف، اس میں و ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل... الف لام برائے تعریف.... اَمَانَات مفعول بہ.... اِلٰی حرف جار... اَهل مضاف.... ها ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اَمَانَات مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ظرف لغو، معنا مفعول غیر صریح.... فعل، اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(I) جَاءَهُمْ زَیْدٌ بِالسَّوْطِ۔ (II) اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ۔ (III) اَرْسَلْنَاکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا۔

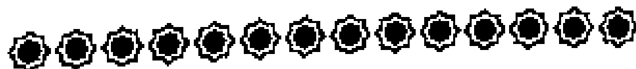


قاعدہ (3):۔ اگر فعل مجہول کے بعد دو مفاعیل ہوں تو پہلے کو نائب الفاعل اور دوسرے کو مفعول بہ بنایا جائے گا، نیز پہلے کو مرفوع اور دوسرے کو منصوب پڑھیں گے۔ جیسے اُعْطِیَ خَالِدٌ ثَوْبًا

قاعدہ (4):۔ فعل.. یا.. اسم فاعل وغیرہ کے بعد مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ.. یا.. مفعول لہ میں سے کوئی ہو، تو انہیں فعل.. یا.. اسم فاعل کا مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول معہ.. یا.. مفعول لہ بنائیں گے۔

قاعدہ (5):۔ جب کوئی قرینہ موجود ہو، تو مفعول کو حذف کرنا، جائز ہے۔ جیسے رَعَتِ الْمَاشِیَةُ (جانور نے چرا)

عبارت اصل میں رَعَتِ الْمَاشِیَةُ الْعُشْبَ (یعنی جانور نے چارہ چرا) تھی۔ قرینۂ معنوی کی بناء پر اَلْعُشْبَ مفعول بہ کو حذف کر دیا۔ یونہی قرینے کی بناء پر افعال قلوب کے دونوں.. یا.. ایک مفعول کا حذف بھی، جائز ہے۔ جیسے کوئی سوال کرے، هَلْ تَظُنُّ اَحَدًا مُسَافِرًا؟ (یعنی کیا تو کسی کو مسافر گمان کرتا ہے؟)... تو جواب میں کہا جائے، اَظُنُّ خَالِدًا اَیْ اَظُنُّ خَالِدًا مُسَافِرًا



قاعدہ (6):۔ جب ایک بات کو مجمل بیان کرکے آگے اس کی تفصیل ذکر کی جائے، جیسے

اَلْمِيَاهُ الَّتِيْ يَجُوْزُ التَّطْهِيْرُ بِهَا سَبْعَةُ مِيَاهٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّهْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَمَاءُ الْعَيْنِ

(جن پانیوں سے پاکی حاصل کرنا جائز ہے، سات قسم کے پانی ہیں۔ یعنی بارش، سمندر، نہر، کنویں، برف، اولے سے پگھلا ہوا اور چشمے کا پانی)

میں سبعة میاه مجمل اور ماء السماء الخ اس کی تفصیل ہے، تو اس تفصیل کی ترکیب کے 3 طریقے ہیں۔

- مجمل کو مبدل منہ اور تفصیل کو بدل بنائیں۔ اس صورت میں تفصیل کے ہر فرد پر مبدل منہ کے مطابق اعراب ہوگا اور مجمل تفصیل مل کر ایک ہی جملہ بنے گا۔
- تفصیل کے ہر فرد سے پہلے مبتدائے محذوف نکال کر ان افراد کو ان کی خبر بنایا جائے۔ اس صورت میں یقینا ہر فرد مرفوع ہوگا اور مجمل اور تفصیل الگ الگ جملے بنیں گے۔
- تفصیل کو أَعْنِيْ (یعنی میں مراد لیتا ہوں) فعل مقدر کا مفعول بہ قرار دیا جائے۔ اس صورت میں ہر فرد مفعول بہ ہونے کی بناء پر منصوب ہوگا اور اب بھی مجمل اور تفصیل الگ الگ جملے بنیں گے۔

﴿ ترکیب ﴾

اَلْمِيَاهُ الَّتِيْ يَجُوْزُ التَّطْهِيْرُ بِهَا سَبْعَةُ مِيَاهٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّهْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَمَاءُ الْعَيْنِ :۔ اَلْمِيَاهُ سے سَبْعَةُ مِيَاهٍ تک کو جملہ فعلیہ کے موضوع کے تحت تراکیب کے مطابق، جملہ اسمیہ خبریہ بنالیں۔ پھر مَاءُ السَّمَاءِ معطوف علیہ، اپنے تمام معطوفات سے مل کر أَعْنِيْ فعل مقدر کا مفعول بہ..... أَعْنِيْ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل..... أَعْنِيْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) وَهِيَ ثَلَاثَةُ أَقْسَامٍ اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ. (ii) وَهُوَ قِسْمَانِ فَرْضٌ وَوَاجِبٌ.

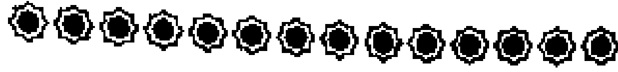
(iii) أَرْكَانُ الْوُضُوْءِ أَرْبَعَةٌ غَسْلُ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَمَسْحُ الرَّأْسِ.



قاعدہ (7):۔ بسا اوقات عبارت کے آخر میں هٰذَا لکھا ہوتا ہے۔ اگر ماقبل کلمات سے اس کا معنوی تعلق ظاہر نہ ہو، جیسے اَلْفَاعِلُ مَرْفُوْعٌ هٰذَا، تو اسے فعل محذوف، خُذْ.. یا.. اِعْلَمْ کا مفعول بہ بنائیں گے۔

﴿ ترکیب ﴾

اَلْفَاعِلُ مَرْفُوْعٌ ھٰذَا :۔ اَلْفَاعِلُ مبتداء اپنی خبر مَرْفُوْعٌ سے مل کر حسبِ سابق ترکیب کے ساتھ، جملہ اسمیہ خبریہ ہوجائے گا۔ اس کے بعد، ھٰذَا اسم اشارہ فعل محذوف خُذْ کا مفعول ہے.... خُذْ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... خُذْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔



قاعدہ (۵):۔ اسم تحذیر، مفعول بہ کی ہی ایک قسم ہے۔ تحذیر کا لغوی معنی خبردار کرنا ہے۔ جسے خبردار کیا جائے، اسے، مُحَذَّر اور جس چیز سے ہوشیار کیا جائے، اسے، مُحَذَّرٌ مِنْه کہتے ہیں۔ مُحَذَّر ہی کو اسم تحذیر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ پس اسم تحذیر وہ مفعول بہ ہے، جو، بَعِّدْ (دور کر) ..یا.. اِحْذَرْ (ڈر) وغیرہ فعل محذوف کا معمول واقع ہوتا ہے۔ جیسے اِیَّاکَ وَالْاَسَدَ میں، اِیَّاکَ اسم تحذیر..یا.. مُحَذَّرٌ اور اَلْاَسَدَ، مُحَذَّرٌ مِنْه ہے۔ اسم تحذیر کے عامل فعل کو قلتِ وقت اور تنگیٔ فرصت کی بناء پر حذف کردیا جاتا ہے۔ اگر اس کی ترکیب کرنا مقصود ہو، تو اصل عبارت، بَعِّدْ نَفْسَکَ مِنَ الْاَسَدِ وَالْاَسَدَ مِنْ نَفْسِکَ (یعنی خود کو شیر سے اور شیر کو خود سے دور کر) نکالی جائے گی۔

چند ضروری باتیں:۔ (i) بَعِّدْ نَفْسَکَ، اصل میں بَعِّدْکَ تھا۔ قاعدہ ہے کہ اگر فعل، افعال قلوب میں سے نہ ہو اور اس کے فاعل اور مفعول بہ کی ضمیر سے ایک ہی چیز مراد ہو تو فعل ومفعول کے درمیان، لفظِ نفس کا فاصلہ لانا، واجب ہے۔ تنگیٔ وقت کی بناء پر فعل کو حذف کیا، تو نفس کے ذریعے فاصلہ لانے کی حاجت نہ رہی، نیز جار مجرور بھی اپنے متعلق کے حذف کی بناء پر حذف ہوگئے۔ چنانچہ کَ وَالْاَسَدَ باقی رہ گیا۔ اب چونکہ کَ، یہاں بطور ضمیر مجرور متصل ہے اور ضمیر متصل کا کسی عامل سے متصل ہوئے بغیر وقوع درست نہیں، چنانچہ اسے منصوب منفصل سے بدل دیا، چنانچہ اِیَّاکَ وَالْاَسَدَ ہوگیا۔

(ii) کبھی مُحَذَّر کو حذف کرکے فقط مُحَذَّرٌ مِنْه کو ذکر کردیا جاتا ہے۔ جیسے نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيَاهَا کی اصل عبارت اِيَّاكُمْ وَنَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيَاهَا تھی۔

(iii) کبھی مُحَذَّرٌ مِنْه کو دوبارہ ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسے اَلْاَسَدَ اَلْاَسَدَ۔ اس صورت میں دوسرا لفظ پہلے کی تاکید ہوگا۔ باقی ترکیب حسبِ سابق کی جائے گی۔

﴿ تراکیب ﴾

(۱) اِیَّاکَ وَالْاَسَدَ :۔ اِیَّاکَ وَالْاَسَدَ اصل میں، بَعِّدْ نَفْسَکَ مِنَ الْاَسَدِ وَالْاَسَدَ مِنْ نَفْسِکَ تھا۔ اس میں بَعِّدْ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل...

نَفْسَ مضاف.... کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ.... وَ حرف عطف.... الف لام برائے تعریف.... اَسَد معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ.... مِنَ الْاَسَد جار مجرور مل کر معطوف علیہ.... وَ حرف عطف.... مِن نَفْسِک جار مجرور مل کر معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بَعِّد فعل کا ظرف لغو.... بَعِّد فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) اَلْاَسَدَ اَلْاَسَدَ :۔ اَلْاَسَدَ مؤکد.... اَلْاَسَدَ اس کی تاکید.... مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فعل محذوف اِحْذَرْ کا مفعول بہ.... اِحْذَرْ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف، اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... اِحْذَرْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(iii) نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيَاهَا :۔ نَاقَةَ مضاف.... اللّٰه اسم جلالت مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ.... وَ حرف عطف.... سُقْيَا مضاف.... هَا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے نَاقَة مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر اِحْذَرُوْا فعل محذوف کا مفعول بہ.... اِحْذَرُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف، اس میں وَ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... اِحْذَرُوْا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(1) اِيَّاکَ وَاَنْ تَظُنَّ. (2) اِيَّاکَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ. (3) اِيَّاكُمْ وَالشِّرْکَ.

(4) اَلطَّرِيْقَ الطَّرِيْقَ. (5) اَلْبِئْرَ الْبِئْرَ. (6) اَلْكَلْبَ الْكَلْبَ. (7) اَلظَّنَّ وَالْكَذِبَ.

(8) اَلْغِيْبَةَ وَالنَّمِيْمَةَ. (9) اَلسَّبَّ وَالْفُحْشَ.



سبق نمبر.....(12)

اسم اشارہ کے قواعد

قاعدہ(1):۔ اسم اشارہ کے بعد معرف باللام نہ ہو تو اسم اشارہ کو مبتداء اور بعد والے اسم کو خبر بنائیں گے۔ جیسے

هٰذَا رَجُلٌ ۔۔۔۔ تِلْكَ شَجَرَةٌ كَامِلَةٌ (یہ مکمل درخت ہے)

﴿ ترکیب ﴾

تِلْكَ شَجَرَةٌ كَامِلَةٌ :۔ تِلْكَ اسم اشارہ مبتداء.... شَجَرَةٌ موصوف.... كَامِلَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں هِيَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مشار الیہ، خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ.(ii) أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ.(iii) ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ.(iv) تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ.(v) هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ.(vi) ذٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ.(vii) ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ.(viii) تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ.(ix) أُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ.(x) أُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ.(xi) هٰذِهِ اِمْرَأَةٌ ضَعِيْفَةٌ.



قاعدہ(2):۔ اسم اشارہ کے بعد معرف باللام اور اس کے بعد اسم نکرہ ہو۔ جیسے هٰذَا الْقَلَمُ جَمِيْلٌ تو ایسے جملے کی تین طرح ترکیب کی جاسکتی ہے۔

(i) اسم اشارہ کو مبدل منہ اور معرف باللام کو بدل بنایا جائے۔ پھر یہ دونوں مل کر مبتداء واقع ہوں گے اور مابعد خبر۔

(ii) اسم اشارہ کو مبین اور معرف باللام کو عطف بیان قرار دیں۔ باقی ترکیب حسب سابق ہوگی۔

(iii) اسم اشارہ، موصوف اور معرف باللام، صفت بنے گا۔ باقی ترکیب حسب سابق ہوگی۔

﴿ ترکیب ﴾

هٰذَا الْقَلَمُ جَمِيْلٌ :۔ هٰذَا اسم اشارہ مبدل منہ....الف لام برائے تعریف..... قَلَمٌ مشار الیہ، بدل....مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مبتداء.... جَمِيْلٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

هٰذَا الْقَلَمُ جَمِيْلٌ :۔ هٰذَا اسم اشارہ مبین....الف لام برائے تعریف..... قَلَمٌ مشار الیہ اس کا بیان....مبین اپنے

عطف بیان سے مل کر مبتداء... جَمِیلٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ (حسب سابق) شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر... مبتداء اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

هٰذَا الْقَلَمُ جَمِيْلٌ :۔ هٰذَا اسم اشارہ، موصوف... الف لام برائے تعریف... قَلَمٌ صفت... موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء... جَمِیلٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ (حسب سابق) شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر... مبتداء اپنی خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ. (ii) ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَارَيْبَ فِيْهِ. (iii) هٰذِهِ الْاِمْرَاَةُ تَرْكَبُ عَلَى السَّيَّارَةِ. (iv) ذٰلِكَ الْفَوْزُ كَبِيْرٌ. (v) هٰذَانِ الْكِتَابَانِ ثَمِيْنَانِ.

(vi) تِلْكَ السَّيَّارَةُ اِشْتَرَيْتُهَا قَبْلَ السِّنِيْنَ.



قاعدہ(۵):۔ اسم اشارہ کے بعد جملہ آجائے، تو مبتداء خبر والی ترکیب کریں گے، بشرطیکہ اسم اشارہ پیچھے کے لئے فاعل... یا مفعول نہ بن رہا ہو۔ جیسے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ .... اور اگر ماقبل کے لئے فاعل یا مفعول بن رہا ہو تو اسے ذوالحال اور جملے کو حال بنائیں گے۔ جیسے ضَرَبْتُ هٰذَا وَهُوَ رَاكِبٌ (میں نے اسے اس حال میں مارا کہ وہ سوار تھا)

﴿ ترکیب ﴾

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ :۔ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ مبتداء... هُمْ ضمیر فصل... الف لام برائے تعریف... مُفْلِحُوْنَ صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل، اس میں هُمْ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ :۔ اُولٰٓئِكَ اسم اشارہ مبتدائے اول.... هُمْ ضمیر جمع مذکر مرفوع منفصل، راجع بسوئے مبتدائے اول، مبتدائے ثانی... الف لام برائے تعریف... مُفْلِحُوْنَ صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل، اس میں هُمْ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے ثانی، اس کا فاعل... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر مبتدائے ثانی کی خبر... مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مبتدائے اول کی خبر... مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ. (ii) اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ. (iii) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ.

(iv) ذٰلِکَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ. (v) أُولٰئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ. (vi) أُولٰئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ.

(vii) ذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ.(viii) أُولٰئِکَ هُمُ الصّٰلِحُوْنَ.(x) أُولٰئِکَ هُمُ الرّٰاشِدُوْنَ.

(ix) أُولٰئِکَ هُمُ الصّٰادِقُوْنَ.(xi) أُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.(xii) أُولٰئِکَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ.



سبق نمبر ..... (13)

اسمِ موصول کے قواعد

قاعدہ (1):۔ اسم موصول کے بعد جملہ اسمیہ خبریہ۔ یا۔ فعلیہ خبریہ آجائے تو جملہ اس کا صلہ بنے گا، اس صورت میں جملے میں ایک ضمیر اسم موصول کی جانب ضرور لوٹے گی۔ جیسے رَأَیْتُ الَّذِیْ هُوَ یُکْرِمُکَ (میں نے اس شخص کو دیکھا جو تیری تعظیم کرتا ہے)

اور۔ جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَکَ (وہ شخص آیا جس نے تجھے مارا)

قاعدہ (2):۔ بسا اوقات صلے میں موجود ضمیر عائد کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے ذَرْنِیْ وَمَنْ ضَرَبْتُ (تو مجھے اور اس شخص سے علاحدہ کر جسے میں نے مارا) ..... یہاں ضَرَبْتُ کے بعد ہ ضمیر منصوب متصل محذوف ہے۔ اصل عبارت یوں تھی، ضَرَبْتُهُ.



قاعدہ (3):۔ اگر اسم موصول کے بعد اکیلا جار مجرور ہو، تو جار مجرور کو کسی فعل مقدر یعنی پوشیدہ فعل کے متعلق کر کے صلہ بنائیں اور اگر اس کے بعد ظرف ہو، تو فعل مقدر کا مفعول فیہ بنا کر صلہ بنائیں گے۔ ایسی صورت میں عموماً ثَبَتَ مقدر مانا جاتا ہے۔ جیسے

(i) جَاءَ الَّذِیْ فِی الدَّارِ (وہ شخص آیا جو گھر میں (موجود) تھا)

(ii) قَتَلْتُ الَّذِیْ فَوْقَ السَّطْحِ (میں نے اس شخص کو قتل کر دیا، جو چھت کے اوپر تھا)

(iii) وَمَابَعْدَهَافَقَدْ یَکُوْنُ دَاخِلاً فِیْ حُکْمِ مَاقَبْلَهَا (اور کبھی اس (یعنی حتیٰ) کا مابعد اس کے ماقبل کے حکم میں داخل ہوتا ہے)

﴿ تراکیب ﴾

(1) جَاءَ الَّذِیْ فِی الدَّارِ :۔ جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف ..... الَّذِیْ اسم موصول ..... فِیْ حرف جار ..... الف لام برائے تعریف ..... دَار مجرور ..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر وَجَدَ فعل مقدر کا ظرف مستقر ..... وَجَدَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں هُوَ ضمیر، مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول، اس کا فاعل ..... وَجَدَ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اسم موصول کا صلہ ..... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فعل کا فاعل ..... جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) اَعْطِ الَّذِیْ عِنْدِیْ :۔ اَعطِ صیغہ واحد مذکر، فعل امر حاضر معروف ..... اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل ..... الَّذِیْ اسم موصول ..... عِنْدِ مضاف ..... یْ ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ ..... مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر مَوْجُوْد محذوف کا ظرف مستقر ..... مَوْجُوْدٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں هُوَ ضمیر، مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے اسم موصول، اس کا نائب الفاعل ..... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر اسم موصول کا

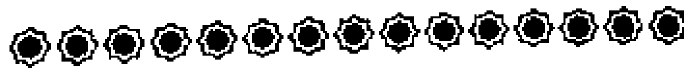
صلہ.... اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ.... اَعطِ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(3) وَمَابَعْضُهَافَلَدْ يَكُوْنُ دَاخِلاً فِيْ حُكْمِ مَاقَبْلَهَا :۔ و عاطفہ.... ما اسمِ موصول.... بعض مضاف.... ھا ضمیر، واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے شیء مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثبت فعلِ مقدر کا مفعول فیہ.... ثبت صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسمِ موصول، اس کا فاعل.... ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتداء.... قد حرفِ تحقیق برائے تقلیل.... یکون صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ مضارع مثبت معروف، از افعالِ ناقصہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا اسم.... داخلا صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے یکون کا اسم، اس کا فاعل.... فی حرفِ جار.... حکم مضاف.... ما اسمِ موصول.... قبل مضاف.... ھا ضمیر، واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے شیء مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثبت فعلِ مقدر کا مفعول فیہ.... ثبت صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسمِ موصول، اس کا فاعل.... ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ.... حکم مضاف ما اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... فی حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر داخلا اسمِ فاعل کا ظرفِ لغو.... داخلا اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... یکون فعلِ ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... ما بعد ھا مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَافِي الْاَرْضِ. (ii) عَلِمَ مَافِيْ قُلُوْبِكُمْ. (iii) خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَمَابَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ. (iv) لَهٗ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَافِي الْاَرْضِ. (v) يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ.

(vi) يَعْلَمُ مَابَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ.



قاعدہ(4):۔ اسمِ موصول اپنے صلے سے مل کر فاعل، مفعول یا اور کبھی مبتداء واقع ہوتا ہے۔ جیسے

(i) جَاءَ مَنْ يَسْكُنُ فِي الْمَدِيْنَةِ (وہ شخص آیا، جو شہر میں رہتا ہے)

(ii) رَاَيْتُ مَنْ مَاتَ فِي النَّهْرِ (میں نے اس شخص کو دیکھا، جو نہر میں مر گیا)

(iii) اَلَّذِيْ فِي الدَّارِ مُزَيَّنٌ (جو گھر میں ہے، وہ زیب دار ہے)

﴿ تراکیب ﴾

(۱) جَاءَ مَنْ يَسْكُنُ فِي الْمَدِينَةِ :۔ جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف... مَنْ اسم موصول... يَسْكُنُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول اس کا فاعل.... فی حرف جار....الف لام برائے تعریف.... مَدِينَة مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر يَسْكُنُ فعل کا ظرف لغو... يَسْكُنُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسم موصول اپنے صلے سے مل کر فاعل.... جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) رَأَيْتُ الَّذِي هُوَ يُكْرِمُكَ :۔ رَأَيْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل... الَّذِي اسم موصول... هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے اسم موصول، مبتداء.... يُكْرِمُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں هو ضمیر، مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... كَ ضمیر واحد مذکر حاضر، منصوب متصل، مفعول بہ.... يُكْرِمُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتداء کی خبر....مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر اسم موصول کا صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر رَأَيْتُ فعل کا مفعول بہ..... رَأَيْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

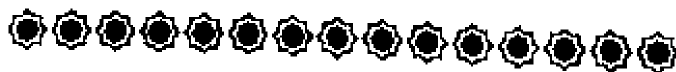
(3) اَلَّذِي فِي الدَّارِ هُوَ زَيْدٌ :۔ اَلَّذِي اسم موصول، ذوالحال.... فِي حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... دار مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتًا محذوف کا ظرف مستقر.... ثَابِتًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر، مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ ہو کر حال.... ذوالحال، اپنے حال سے مل کر مبتدائے اول... هو ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے مبتدائے اول، مبتدائے ثانی... زَيْدٌ خبر....مبتدائے ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر....مبتدائے اول اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) رَأَيْتُ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ.(ii) يَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى.(iii) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى.

(iv) لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ.(v) اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ.(vi) عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ.

(vii) عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ.(viii) عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ.(ix) يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ.



قاعدہ(5):۔ اسم موصول اَيٌّ کی 5 اقسام ہیں۔ یہ اقسام اور ان کے بعض احکام درج ذیل ہیں۔

(۱) مَوْصُوْلَة :۔ اسم موصول ہونے کی صورت میں یہ فقط معرفہ کی جانب ہی مضاف ہوتا ہے۔ جیسے

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا

(پھر ضرور ہم ہر گروہ میں سے ان کو باہر نکالیں گے، جو رحمٰن کے حق میں نافرمانی کے اعتبار سے سب سے شدید ہوگا)

(II) وَصْفِيَّة :۔ جب یہ کسی کی صفت واقع ہو رہا ہو، اس صورت میں فقط نکرہ کی جانب مضاف ہوگا۔ جیسے

رَاَيْتُ تِلْمِيْذًا اَيَّ تِلْمِيْذٍ

(III) حَالِيَّة :۔ جب یہ کسی سے حال واقع ہو رہا ہو، اس صورت میں بھی اس کی اضافت فقط نکرہ کی جانب ہی ہوتی ہے۔

سَرَّنِيْ سَلِيْمٌ اَيَّ مُجْتَهِدٍ

نوٹ:۔ صفت اور حال ہونے کی صورت میں اسے اَيٌّ کمالیہ کہتے ہیں۔ اس کی مزید تفصیل اور جملوں کی ترکیب، موصوف وصفت اور ذوالحال وحال کے اسباق میں ملاحظہ فرمائیں۔

(IV) اِسْتِفْهَامِيَّة :۔ جب اس کے ذریعے سوال کیا جا رہا ہو۔ اس صورت میں یہ نکرہ اور معرفہ دونوں کی جانب مضاف ہوتا ہے۔ جیسے

اَيُّ رَجُلٍ جَاءَ؟ ...اور... اَيُّكُمْ جَاءَ؟

(V) شَرْطِيَّة :۔ جب یہ شرط کے لئے مستعمل ہو۔ اس صورت میں بھی یہ نکرہ ومعرفہ دونوں کی جانب مضاف ہوتا ہے۔ جیسے

اَيُّ تِلْمِيْذٍ يَجْتَهِدْ اُكْرِمْهُ (شاگردوں میں سے جو محنت کرے گا، میں اس کی تعظیم کروں گا)

اَيُّكُمْ يَجْتَهِدْ اُعْطِهٖ (تم میں سے جو محنت کرے گا، میں اسے عطا کروں گا)



سبق نمبر......(14)

حروف مُشبّہ بالفعل کے قواعد

قاعدہ(1):۔ ان کے اسم اور خبر کی پہچان کے وہی قواعد ہیں، جو مبتدا وخبر کی پہچان کے سلسلے میں بیان کردیے گئے۔

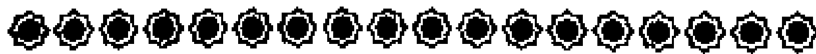
﴿ تراکیب ﴾

(i) اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ :۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل..... زَیْدًا اس کا اسم.... قَائِمٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اِنَّ کا اسم، اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر اس کی خبر....حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) جَاءَ الَّذِی اِنَّ اَبَاہُ قَائِمٌ :۔ جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف... الَّذِی اسم موصول... اِنَّ حرف مشبہ بالفعل..... اَبَا مضاف... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اسم موصول، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اِنَّ کا اسم.... قَائِمٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اِنَّ کا اسم، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر اس کی خبر.... اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر اسم موصول کا صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر فعل کا فاعل.... جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ.(ii) کَاَنَّہٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ.(iii) اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ.
(iv) اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ.(v) اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ.(vi) اِنَّہٗ فَکَّرَ وَقَدَّرَ.(vii) اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.
(viii) اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ. (ix) کَاَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَۃٍ. (x) اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ.
(xi) اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.(xii) فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.



قاعدہ (2):۔ ان کے بعد ما آجائے تو ان کا عمل ختم ہو جاتا ہے، اسے مَا کَافَّۃ (یعنی (عمل سے) باز رکھنے والا) اور حرف مشبہ بالفعل کو مَکْفُوْف عَنِ الْعَمَلِ (یعنی عمل سے روکا ہوا) کہتے ہیں۔ اس صورت میں اگر دونوں اجزاء اسم ہوں، تو مبتدا، خبر ہونے کی بناء پر انہیں مرفوع پڑھیں گے۔ جیسے اِنَّمَا زَیْدٌ حَاضِرٌ

.... اور یہ اس حالت میں فعل پر بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ جیسے

اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ (ہم تمہیں محض اللہ کی رضا کی خاطر کھانا کھلائیں گے)

﴿ ترکیب ﴾

اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ :۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مکفوف عن العمل .... ما کافہ .... اِلٰہ مضاف.... کُم ضمیر جمع مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء..... اِلٰہٌ موصوف.... وَاحِدٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ. (ii) اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ. (iii) اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. (iv) فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ.(v) اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ.(vi) اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ.(vii) اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ.(viii) اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ.(ix) اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ.(x) اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ.(xi) اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ.



﴿ "اِنَّ" پڑھنے کے مقامات ﴾

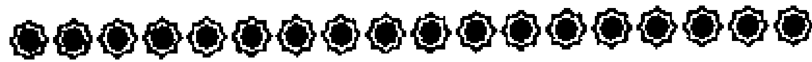
- کلام کی ابتداء میں۔ جیسے اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ
- اَقُوْلُ مصدر کے ہر اس صیغے کے بعد جس میں ظن والا معنی نہ پایا جا رہا ہو۔ جیسے قَالَ اِنِّيْ عَبْدُاللّٰهِ

نوٹ:۔ ظن والا معنی پائے جانے کی مثال، جیسے اَتَقُوْلُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ يَفْعَلُ هٰذَا (یعنی کیا تو گمان کرتا ہے کہ عبداللہ یہ کرے گا۔) اَتَظُنُّ اَنَّهٗ يَفْعَلُهٗ کے معنی میں ہے۔

- اسم موصول کے بعد۔ جیسے جَاءَ الَّذِيْ اِنَّ اَبَاهُ قَائِمٌ (وہ شخص آیا جس کا باپ بے شک کھڑا ہے)
- واؤ حالیہ کے بعد۔ جیسے جِئْتُ وَاِنَّ الشَّمْسَ تَغْرُبُ (میں آیا اس حال میں کہ سورج غروب ہو رہا تھا)
- حروف ندا کے بعد۔ جیسے يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ (اے میرے بیٹے! بے شک اللہ نے تمہارے لئے اس دین کو چن لیا ہے)
- جواب قسم سے پہلے۔ جیسے وَاللّٰهِ اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ (خدا کی قسم بے شک زید کھڑا ہونے والا ہے)
- حیث کے بعد۔ جیسے اِجْلِسْ حَيْثُ اِنَّ الْعِلْمَ مَوْجُوْدٌ (وہاں بیٹھ جہاں علم موجود ہو)
- جب حروف مشبہ بالفعل کی خبر پر لام تاکید داخل ہو۔ جیسے وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ

● حرف اَلَا کے بعد۔ جیسے اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
(سنو! بے شک اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے)

● اِذَا کے بعد۔ جیسے جِئْتُكَ اِذَا اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ (میں تیرے پاس اس وقت آیا، جب سورج طلوع ہو رہا تھا)



﴿ " اَنَّ " پڑھنے کے مقامات ﴾

● عِلْمٌ اور شَهَادَةٌ کے مشتقات کے بعد، بشرطیکہ خبر پر لام تاکید نہ ہو۔ جیسے
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ...اور... اِعْلَمْ اَنَّ الْعَوَامِلَ مِائَةُ عَامِلٍ

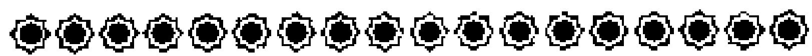
● جب یہ فاعل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے بَلَغَنِيْ اَنَّ زَيْدًا قَائِمٌ (مجھے یہ خبر ملی کہ بے شک زید کھڑا ہونے والا ہے)

● جب یہ مفعول بن رہا ہو۔ جیسے كَرِهْتُ اَنَّكَ قَائِمٌ (میں نے تیرے کھڑے ہونے کو ناپسند کیا)

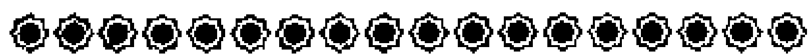
● جب مبتدا واقع ہو رہا ہو۔ جیسے عِنْدِيْ اَنَّكَ قَائِمٌ (میرے پاس، بے شک تو کھڑا ہونے والا ہے)

● جب مضاف الیہ بن رہا ہو۔ جیسے عَجِبْتُ مِنْ طُوْلِ اَنَّ بَكْرًا قَائِمٌ (میں نے قیام بکر کے طویل ہونے پر تعجب کیا)

● جب مجرور واقع ہو۔ جیسے عَجِبْتُ مِنْ اَنَّ بَكْرًا قَائِمٌ (میں نے قیام بکر پر تعجب کیا)



قاعدہ (3):۔ بسا اوقات اَنْ تشدید کے بغیر بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ظَنَنْتُ اَنْ قَدْ تَقُوْمُ (میں نے تجھے کھڑا ہوا گمان کیا)
... اس وقت اسے مُخَفَّفَةٌ مِّنَ الْمُثَقَّلَةِ ...یا... مُخَفَّفَةٌ مِّنَ الْمُشَدَّدَةِ کہا جاتا ہے۔ اس حالت میں اس کا اسم، ضمیر محذوف ہوگی، جو غائب، حاضر و متکلم ہونے میں مابعد خبر کے مطابق ہوگی۔ چنانچہ اَنْ قَدْ تَقُوْمُ اصل میں اَنَّكَ قَدْ تَقُوْمُ تھا۔



قاعدہ (4):۔ درست اعراب و ترکیب کے لئے ضروری ہے کہ اَنْ ناصبہ اور اس میں فرق کو جانا جائے، چنانچہ ان کی پہچان کے چند قاعدے درج ذیل ہیں۔

(i) اگر اَنْ اور مابعد فعل کے درمیان قَدْ ، سین ...یا... سَوْفَ کا فاصلہ ہو۔ جیسے
ظَنَنْتُ اَنْ قَدْ تَقُوْمُ ...یا... ظَنَنْتُ اَنْ سَتَقُوْمُ ...یا... ظَنَنْتُ اَنْ سَوْفَ تَقُوْمُ
تو اب اَنْ مخففه من المثقلة ہوگا، لہذا اب مابعد فعل کو مرفوع پڑھیں گے۔

(ii) اگر یہ کسی ایسے فعل کے بعد واقع ہو کہ جس میں یقین والا معنی پایا جا رہا ہو تو اس صورت میں بھی ہمیشہ اَنْ مخففه من

المثقلة ہی ہوگا۔جیسے أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا .... یہاں أَنْ مخففہ اس لئے متعین ہے کہ أَنْ ناصبہ کبھی بھی ایسے افعال کے بعد واقع نہیں ہوتا جن میں یقین اور علم جازم والا معنی پایا جارہا ہو، بلکہ اسے یا تو ایسے افعال کے بعد استعمال کیا جاتا ہے کہ جن میں ظن اور شبہ والا معنی پایا جائے اور یا ایسے افعال کے بعد کہ جن میں یقین اور ظن والا معنی نہ ہو۔

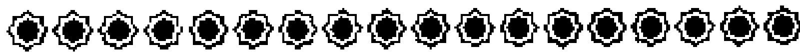
فوائد:۔ أَلَّا يرجع ، اصل میں أَنَّهُ لَا يَرْجِعُ ہے۔

(iii) اگر یہ کسی ایسے فعل کے بعد واقع ہو کہ جس میں ظن والا پایا جائے، تو دیکھا جائے گا کہ أَنْ اور فعل کے درمیان لا کا فاصلہ ہے یا نہیں۔اگر ہو، جیسے وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ ، تو اب دو صورتیں جائز ہیں۔

(i) اسے أَنْ ناصبہ قرار دیتے ہوئے مابعد فعل کو منصوب پڑھیں۔

(ii) اسے أَنْ مخففہ من المشددہ قرار دیتے ہوئے مابعد فعل کو مرفوع پڑھا جائے۔

...اور... اگر لا کا فاصلہ نہ ہو، جیسے أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا، تو اب بھی مذکورہ دونوں صورتیں جائز ہیں لیکن نصب پڑھنا، ارجح واولیٰ ہے۔



قــــاعـــدہ (5):۔ اگر کلام کے شروع میں إِنْ اور اس کے مابعد عبارت میں إِلَّا نظر آئے، تو یہ حروف غیر عاملہ میں سے نافیہ ہوگا۔جیسے إِنْ جَاءَ إِلَّا أَنَا ...اور... إِنْ يَجْلِسُ إِلَّا أَنَا

اسے ترکیب کرتے ہوئے فقط إِنْ نافیہ کہہ کر چھوڑ دیں، باقی ترکیب حسب قواعد ہوگی۔

﴿ ترکیب ﴾

إِنْ جَاءَ إِلَّا أَنَا :۔ إِنْ نافیہ.... جـــاء صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... الا مفرغہ... انـــا ضمیر واحد متکلم مرفوع منفصل، فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ (6):۔ أَنْ کی طرح لَكِنْ بھی مخفف صورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔اس حالت میں اس کا عمل ساقط ہو جاتا ہے اور اس کے مابعد اسماء، مبتدا و خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع پڑھے جائیں گے۔ جیسے جَاءَ خَالِدٌ لَكِنْ سَعِيدٌ مُسَافِرٌ

ایسی صورت میں یہ جملہ فعلیہ پر بھی داخل ہو جاتا ہے۔ جیسے سَافَرَ زَيْدٌ لَكِنْ جَاءَ خَلِيلٌ

فوائد:۔ باقی جمل کی ترکیب از خود کیجئے۔



سبق نمبر .....(15)

ندا منادیٰ کے قواعد

قاعدہ(1):۔ حروفِ ندا، اَدْعُوْ ...یا... اَطْلُبُ فعل کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) یَا زَیْدُ! اَکْرِمْ اِبْنِیْ :۔ یَا حرفِ ندا، قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے... اَدْعُوْ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف، اس میں اَنَا ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... زَیْد منادیٰ، قائم مقام مفعول بہ... اَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

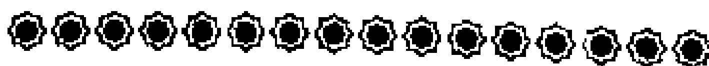
اَکْرِمْ صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معروف، اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل... اِبْنِیْ مضاف.... کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ... اَکْرِمْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقصود بندا ہوا۔

(ii) اَنَا اَکَلْتُ الطَّعَامَ یَا اُمِّیْ :۔ اَنَا ضمیر واحد متکلم، مرفوع منفصل، مبتداء.... اَکَلْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... الف لام برائے تعریف.... طَعَامَ مفعول بہ.... اَکَلْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقصود بندا ہوا۔

یَا حرفِ ندا، قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے... اَدْعُوْ صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں اَنَا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... اُمّ مضاف.... ی ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ، قائم مقام مفعول بہ... اَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) یَانُوْحُ اهْبِطْ.(ii) یَاآدَمُ اسْکُنْ.(iii) یَادَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَةً.(iv) یَانُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِکَ.(v) یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ.(vi) یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَکُمْ.(vii) یَاصَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا.(viii) یَاقَوْمِ اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ.(ix) وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَامُوْسٰی.(x) یَاقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ.(xi) یَاأَرْضُ ابْلَعِیْ مَاءَکِ.



قاعدہ(2):۔ مقامِ دعا میں اکثر یَا اَللّٰہُ عزوجل سے حذفِ حرفِ ندا کے بعد، اسمِ جلالت کے آخر میں میم مشدد بڑھا دیتے ہیں

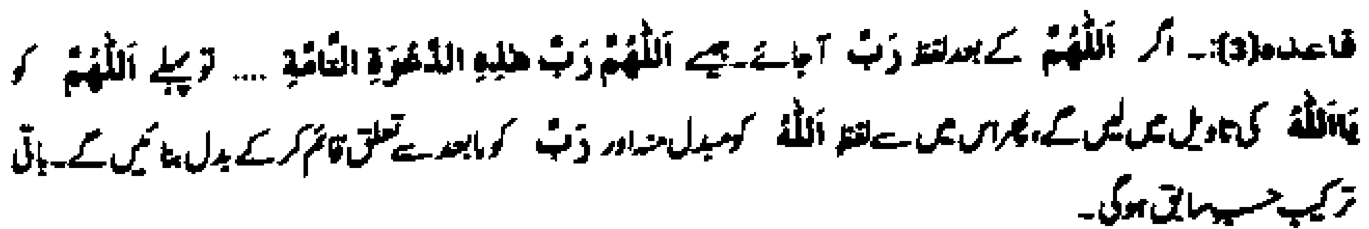
جیسے اَللّٰھُمَّ .... اس کی ترکیب یَااَللّٰہُ ہُوَ والی ہی کی جائے گی۔

﴿ ترکیب ﴾

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ :۔ اَللّٰھُمَّ اصل میں یَا اَللّٰہُ تھا، یَا حرف ندا، قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے....
اَدْعُوْ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... اَللّٰہ اسم جلالت منادیٰ، قائم مقام مفعول بہ.... اَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔
اَطْعِمْ صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معروف، اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... مَنْ اسم موصول .... اَطْعَمَ صیغہ واحد مذکر غائب، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول اس کا فاعل.... ن وقایہ کا.... ی ضمیر واحد متکلم منصوب متصل، مفعول بہ.... اَطْعَمَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر اَطْعِمْ فعل کا مفعول بہ.... اَطْعِمْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر، مقصود بندا ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلاً۔(ii) اَللّٰھُمَّ اسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔(iii) اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْھَا.



قاعدہ(3):۔ اگر اَللّٰھُمَّ کے بعد لفظ رَبٌّ آجائے۔ جیسے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ .... تو پہلے اَللّٰھُمَّ کو یَااَللّٰہُ کی تاویل میں لیں گے، پھر اس میں سے لفظ اَللّٰہُ کو مبدل منہ اور رَبٌّ کو مابعد سے تعلق قائم کرکے بدل بنائیں گے۔ باقی ترکیب حسب سابق ہوگی۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) **اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ** :۔ اَللّٰھُمَّ اصل میں یَا اَللّٰہُ تھا.... اس میں یَا حرف ندا، قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے.... اَدْعُوْ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... اَللّٰہ اسم جلالت مبدل منہ.... رَبَّ مضاف.... ھٰذِہِ مبدل منہ.... الف لام برائے تعریف.... دَعْوَۃِ موصوف.... الف لام برائے تعریف.... تَامَّۃِ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت...... دَعْوَۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر بدل.... ھٰذِہِ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مضاف الیہ.... رَبَّ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اَللّٰہ اسم جلالت کا بدل.... اَللّٰہ اسم جلالت مبدل منہ، اپنے بدل سے مل کر منادیٰ، قائم مقام مفعول بہ.... اَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ :۔ رَبِّ اصل میں رَبِّیْ تھا...اس میں یَا حرف ندا، قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے.... اَدْعُوْ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف، اس میں اَنَا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... رَبِّ مضاف.... ی ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منادیٰ، قائم مقام مفعول بہ.... اَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

اِجْعَلْ صیغہ واحد مذکر فعل امر حاضر معروف، اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... ن وقایہ.... ی ضمیر منصوب متصل، مفعول بہ اول.... مُقِیْمَ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف....الف لام برائے تعریف.... صَلٰوۃِ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی.... اِجْعَلْ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقصود بندا ء ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا آمِنًا.(ii) رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ آیَۃً.(iii) رَبِّ اغْفِرْلِیْ.(vi) رَبِّ ارْحَمْھُمَا.

(v) رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ.(iv) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا.(v) رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا کَذَّبُوْنِ.(vi) رَبِّ انْظُرْ عَلٰی حَالِیْ.(vii) رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ.(viii) رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنَ.

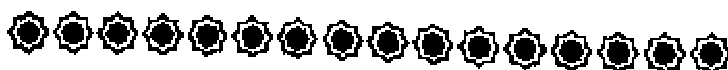
(ix) رَبِّ اغْفِرْ لِکُلِّ مُسْلِمٍ.(x) رَبِّ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ.(xi) رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنَ.



قاعدہ(4):۔ بسا اوقات لفظ اَللّٰھُمَّ دعا کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے بھی مستعمل ہوتا ہے۔مثلاً

(i) جب کسی سوال کا جواب دینے والا، اپنے جواب کو سائل کے قلب میں راسخ کرنے کے لئے پختہ کرنا چاہے۔جیسے کسی نے پوچھا، اَنْتَ الْمُفَضَّلُ ھٰذَا؟ .... تو جواب میں کہا جائے، اَللّٰھُمَّ نَعَمْ .... اس صورت میں ترکیب کرتے ہوئے اس کے بارے میں فقط یوں کہا جائے گا، اَللّٰھُمَّ برائے تمکین ۔

(ii) جب کسی چیز کے نادر الوقوع ہونے کی جانب اشارہ کرنا مقصود ہو، مثلاً کسی بخیل کے لئے کہا جائے، اِنَّ الْاُمَّۃَ تُعَظِّمُکَ اَللّٰھُمَّ اِنْ بَذَلْتَ شَطْرًا مِّنْ مَالِکَ فِیْ سَبِیْلِھَا (بے شک امت تیری تعظیم کرے گی اگر تو اپنے مال کا کچھ حصہ اس کی راہ میں خرچ کرے) .... اس صورت میں ترکیب کرتے ہوئے اس کے بارے میں فقط یوں کہا جائے گا، اَللّٰھُمَّ برائے اظہار نُدْرَۃ



قاعدہ (5):۔ اگر منادی معرف باللام ہو، تو ندا اور منادی کے درمیان اَیُّھَا، اَیَّتُھَا، اَیُّھٰذَا، اَیَّتُھٰذِہٖ کا فاصلہ لانا واجب ہے، تاکہ تعریف کے دو آلے جمع نہ ہو جائیں۔ لیکن اسم جلالت اس سے مستثنیٰ ہے۔ جیسے

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اور... یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

﴿ ترکیب ﴾

یَااَیُّھَاالرَّجُلُ اِذْھَبْ اِلَی السُّوْقِ :۔ یَا حرفِ ندا، قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے.... اَدْعُوْ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف، اس میں اَنَا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... اَیُّ مضاف.... ھَا ضمیر واحد مونث غائب مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف.... الف لام برائے تعریف.... رَجُلٌ صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر منادیٰ، قائم مقام مفعول بہ.... اَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

اِذْھَبْ صیغہ واحد مذکر، امر حاضر معروف، اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... اِلٰی حرفِ جار.... الف لام برائے تعریف.... سُوْقِ مجرور.... حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر اِذْھَبْ فعل کا ظرفِ لغو.... اِذْھَبْ فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقصود بندا ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) یَا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَاغَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ.(ii) یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ.

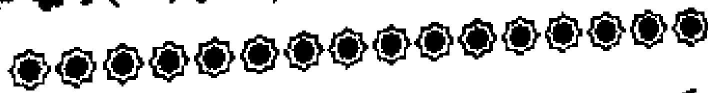
(iii) یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ.(iv) یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ.

(v) یٰاَیُّھَاالنَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ.(vi) یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ.

(vii) یٰاَیُّھَاالرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ.

(viii) یَا اَیُّھَاالنَّبِیُّ جَاھِدِالْکُفَّارَوَالْمُنَافِقِیْنَ.(ix) یَا اَیُّھَاالنَّاسُ قَدْ جَاءَ کُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ.

(x) یَا اَیُّھَاالنَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسَاکِنَکُمْ.(xi) یَا اَیُّھَاالْمَلَؤُا قُمْ فَانْذِرْ.(xii) یَا اَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوااللّٰہَ.



قاعدہ (6):۔ اگر منادی کے بعد جملہ ہو تو اسے مقصود بندا بنائیں گے۔ جیسے یَارَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ میں خُذْ بِیَدِیْ مقصود بندا ہے۔



قاعدہ (7):۔ بعض اوقات حرفِ ندا کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔ جیسے یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا میں لفظ یوسف سے پہلے یا

حرفِ ندا محذوف ہے۔

﴿ ترکیب ﴾

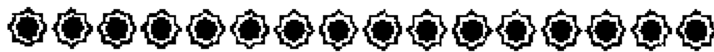
یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا:۔ **یُوْسُفُ** سے قبل **یَا** حرفِ ندا، محذوف.... **یَا** حرفِ ندا، قائم مقام **اَدْعُوْ** فعل کے.... **اَدْعُوْ** صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں **اَنَا** ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... **یُوْسُفُ** منادیٰ قائم مقام مفعول بہ.... **اَدْعُوْ** فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

اَعْرِضْ صیغہ واحد مذکر امر حاضر معروف، اس میں **اَنْتَ** ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... **عَنْ** حرفِ جار..... **هٰذَا** اسم اشارہ مجرور.... جار اپنے مجرور سے مل کر **اَعْرِضْ** فعل کا ظرفِ لغو.... **اَعْرِضْ** فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقصود بندا، ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) رَجُلُ! خُذْ بِيَدِیْ.(ii) اُمِّیْ! اُنْظُرِیْ.

(iii) تِلْمِیْذُ! اِحْفَظْ دَرْسَکَ کُلَّ یَوْمٍ.(iv) اُسْتَاذُ! رَاجِعًا.



قاعدہ (8):۔ مقام دعامیں **رَبَّنَا** ..یا.. **رَبِّ** آئے تو ان سے پہلے حرفِ ندا، محذوف ہوگا اور یہ اصل میں **یَا رَبَّنَا** ..اور.. **یَا رَبِّیْ** ہیں۔

قاعدہ (9):۔ منادیٰ نکرہ غیر مقصودہ کی صفت، مرفوع لائی جائے گی۔ جیسے

یَارَجُلَ فَاضِلٌ .... **یَامُسْلِمِیْنَ مُجَاهِدُوْنَ**

قاعدہ (10):۔ جب منادیٰ، **مُفْرَد وعَلَم** ہو، اس کے بعد لفظ **ابن** ..یا.. **ابنة** واقع ہو اور ان کے بعد بھی کوئی **عَلَم** ہو تو اس کی صورت میں منادیٰ پر رفع اور نصب دونوں، جائز ہیں، لیکن نصب، اَولیٰ ہے۔ جیسے

یَاخَلِیْلُ بْنَ اَحْمَدَ ..اور.. **یَاخَلِیْلَ بْنَ اَحْمَدَ**

یَاهِنْدُابْنَةَ خَالِدٍ ..اور.. **یَاهِنْدَابْنَةَ خَالِدٍ**

اس صورت میں منادیٰ کو موصوف، **ابن** ..یا.. **ابنة** کو مضاف اور ان کے مابعد علم کو مضاف الیہ بنائیں گے۔ پھر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر، منادیٰ کی صفت واقع ہوگا۔

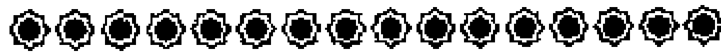
فوائد:۔ یہاں **ضمہ**، منادیٰ کے مفرد معرفہ ہونے کی بناء پر ہے اور وجہ **نصب** یہ ہے کہ یہاں لفظ ابن یا ابنۃ زائدہ ہیں،

چنانچہ خلیل اور ہند، احمد اور خالد کی جانب مضاف ہیں اور محلاً نہیں کہ منادی مضاف، منصوب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں امثلہ میں ابن اور ابنۃ پر فقط نصب آیا ہے۔

قاعدہ (11):۔ اگر منادی، علم نہ ہو اور اس کے بعد **ابن** ..یا.. **ابنۃ** اور اس کے بعد علم ہو، جیسے **یَارَجُلُ ابنَ خَالِدٍ** ..یا.. منادی، علم ہو اور اس کے بعد **بنت** اور اس کے بعد علم ہو، جیسے **یَاھِنْدُ بِنتَ خَالِدٍ**، تو اب منادی کو مضموم پڑھنا واجب ہے، جیسا کہ امثلہ میں ہے۔

قاعدہ (12):۔ جب منادی مکرر اور مضاف ہو تو اس صورت میں پہلے لفظ کو منصوب ومضموم دونوں پڑھنا جائز ہے، جب کہ ثانی ہمیشہ منصوب ہوگا۔ جیسے **یَاسَعْدَ سَعْدَ الاَوْسِ** ..اور.. **یَاسَعْدُ سَعْدَ الاَوْسِ**

نوٹ:۔ پہلی مثال میں سعد اول، مؤکد اور سعد ثانی، مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید واقع ہوگا۔ جب کہ دوسری مثال میں سعد اول، مبدل منہ اور سعد ثانی مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر سعد اول کے محل کے اعتبار سے بدل واقع ہوگا۔ محلاً نہیں کہ سعد اول محلاً منصوب ہے، کیونکہ حقیقۃً مضاف ہے، چنانچہ سعد ثانی بھی بدل ہونے کی بناء پر منصوب ہوگا۔



قاعدہ (13):۔ جب حرف ندا کے بعد منادی پر لام مفتوحہ نظر آئے، جیسے **یَالَلْقَوْمِ** تو وہ لام استغاثہ ہوگا۔ یہ حرف جار زائد برائے تاکید ہوتا ہے۔

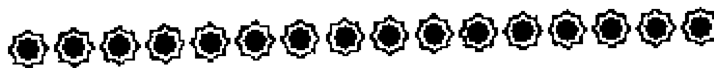
﴿ ترکیب ﴾

یَالَلْقَوْمِ :۔ **یا** حرف ندا برائے استغاثہ، قائم مقام **اَدْعُو** فعل کے.... **اَدْعُو** صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف، اس میں **اَنَا** ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... **ل** حرف جار زائد برائے تاکید استغاثہ... **قوم** مضاف.... **ی** ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لفظاً مجرور اور محلاً منصوب منادیٰ قائم مقام مفعول بہ.... **اَدْعُو** فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) یَالَزَیْدٍ. (ii) یَالَلْقَوْمِ.

(iii) یَالَسَیِّدِیْ.(iii) یَالَلرَّجُلِ.



قاعدہ (14):۔ منادیٰ مندوب کے آخر میں آنے والے **الف** ..اور.. **ہاء** زائد ہوتے ہیں۔ جیسے **وَاحُسَیْنَاہْ**

﴿ ترکیب ﴾

وَاخْسَئْنَاهُ :۔ وا حرفِ ندا برائے ندبہ، قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے.... اَدْعُوْ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف، اس میں اَنَا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... خَسْئُنُ منادی، قائم مقام مفعول بہ.... الف اور ھا زائد.... اَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔



سبق نمبر (16)

منصوبات کی پہچان کا طریقہ

یہاں فقط مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ، مفعول معہ، حال ...اور... تمیز کی پہچان کا طریقہ درج کیا جائے گا۔ کیونکہ بقیہ منصوبات کی پہچان دشوار نہیں۔ کیونکہ انہیں کان، حرف مشبہ بالفعل، لائے نفی جنس، ماولا المشبہتان بلیس اور حرف استثناء کی موجودگی کے باعث بآسانی پہچانا جاسکتا ہے۔

مذکورہ منصوبات کی پہچان کا طریقہ

جب کوئی اسم حالت نصبی میں نظر آئے تو سب سے پہلے دیکھیں کہ

● وہ مصدر ہے..یا..نہیں۔ **اگر مصدر ہو،** تو پھر دیکھیں کہ ماقبل کوئی عبارت موجود ہے یا نہیں۔ اگر نہ ہو، جیسے **شُکْرًا** .... تو ان کے عامل کا حذف اکثر سماعی ہوتا ہے۔ چنانچہ ڈکشنری سے عبارت محذوفہ نکال کر، اسے اس میں موجود فعل کا مفعول مطلق بنائیں۔ جیسا کہ مثال مذکورہ کی اصل عبارت **شَكَرْتُ شُكْرًا** ہے۔

اور اگر ماقبل کوئی عبارت موجود ہو تو اب دیکھیں کہ یہ مصدر ماقبل فعل..یا..شبہ فعل کا ہم معنی ہے..یا..نہیں۔

● اگر ہم معنی ہو تو مفعول مطلق ہوگا۔ جیسے **ضَرَبْتُ زَيْدًا ضَرْبًا**

...اور... **اگر ہم معنی نہ ہو،** تو دیکھیں کہ وہ مصدر، ماقبل فعل کے لئے سبب بن رہا ہے یا نہیں۔

● اگر سبب بن رہا ہو تو مفعول لہ ہوگا۔ جیسے **قُمْتُ إِكْرَامًا لِبَكْرٍ**

اور اگر ماقبل فعل کا ہم معنی ہے، نہ ہی اس کے لئے سبب بن رہا ہے، تو پھر ترکیبی لحاظ سے اس میں 3 صورتیں ممکن ہیں۔

(1) اگر اس مصدر کو اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل میں کر کے حال بنانا ممکن ہو، تو ماقبل فاعل یا مفعول سے حال بنائیں۔ جیسے **أَرْسَلَهُ اللّٰهُ هُدًى** (اللہ تعالیٰ نے انہیں (یعنی رسول اللہ ﷺ کو) بھیجا اس حال میں کہ وہ ہدایت دینے والے ہیں) .... اس میں **هُدًى** مصدر نہ تو ماقبل فعل کا ہم معنی ہے، نہ ہی اس کے لئے سبب واقع ہو رہا ہے۔ چنانچہ اسے اسم فاعل **هَادٍ** کی تاویل میں کر کے **أَرْسَلَهُ** کی **ہ** ضمیر..یا..اسم جلالت سے حال بنائیں۔

تنبیہ:۔ **هُدًى** کو **أَرْسَلَ** کے لئے سبب قرار دینا، اس لئے جائز نہیں کہ افعال الٰہیہ، **مُعَلَّلٌ بِالْأَغْرَاضِ** نہیں ہوتے۔ نیز **هَادٍ** کی تاویل میں اس لئے کریں گے، تاکہ ذات مع الوصف حاصل ہوجائے اور صفت کا موصوف پر حمل درست ہو سکے۔ تفصیل کے لئے مبتداء اور خبر کے قواعد ملاحظہ فرمائیے۔

(2) اسے اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل میں لے کر، ماقبل فعل کے ہم معنی مصدر محذوف کی صفت قرار دیں، پھر مفعول مطلق

بنائیں۔جیسے حُكْمُهُ اَنْ يُّخْتَلِفَ آخِرُهُ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ لَفْظًا اَوْ تَقْدِيْرًا .... یہاں لفظًا اور تقدیرًا سے پہلے، اِخْتِلَافَ مصدر محذوف مان کر اولاً لفظًا اور تقدیرًا کو مَلْفُوظًا ..اور.. مُقَدَّرًا کی تاویل میں کریں، پھر اس کی صفت قرار دے کر یُخْتَلِفَ کا مفعول مطلق بنائیں۔یہاں بھی اسم مفعول کی تاویل مذاعت مع الوصف کے حصول کے لئے ہے۔

(3) اگر ماقبل کوئی مبہم شے ہے اور یہ اس کی تمیز بن سکتا ہو تو اس کی تمیز قرار دیں۔جیسے وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ اِمَّا حَقِيْقَةً وَاِمَّا مَجَازًا (اور وہ (یعنی الصاق) ایک شے کو دوسری شے سے ملانا ہے، یا حقیقی طور پر ہے اور یا مجازی طور پر) .... یہاں اولاً اِتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ کے مجموعے کو تمیز، پھر حَقِيْقَةً معطوف علیہ کو مَجَازًا معطوف سے ملا کر اس کی تمیز بنایا جائے۔

اور اگر وہ اسم منصوب مصدر نہ ہو، تو دیکھیں کہ اسمائے مشتقات میں سے کوئی اسم ہے..یا نہیں۔اگر ہو تو اس کے ماقبل اسم کو دیکھیں کہ معرفہ ہے یا نکرہ۔

- اگر معرفہ ہو، جیسے رَاَيْتُ عَمْرًا رَاكِبًا تو اسے حال بنائیں۔
- اور اگر نکرہ ہو، جیسے ضَرَبْتُ رَجُلًا جَاهِلًا تو اسے صفت قرار دیں۔

اور اگر صیغۂ صفت بھی نہ ہو، تو دیکھیں کہ یہ اسم ظرف ہے..یا نہیں۔

- اگر ہو، تو مفعول فیہ ہوگا۔جیسے اَنَا ضَرَبْتُكَ يَوْمًا

اور اگر اسم ظرف بھی نہ ہو، تو ملاحظہ کیجئے کہ وہ اسم و بمعنی مَعَ کے بعد واقع ہے..یا نہیں۔

- اگر واقع ہو، تو مفعول معہ ہوگا۔جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ

اور اگر ایسی واؤ کے بعد بھی مذکور نہ ہو، تو پھر غور کریں کہ وہ کسی ایسی ذات پر دلالت کر رہا..یا نہیں کہ جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو۔

- اگر جواب ہاں میں ہو تو مفعول بہ..اور..نہ میں ہو تو تمیز ہوگا۔جیسے

قَتَلَ رَجُلٌ فِيْلًا ..اور.. عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا



سبق نمبر......(17)

مفعولِ مطلق سے متعلقہ قواعد

اس کے بنیادی قواعد النحو الکبیر میں بیان ہو چکے۔ چند مزید یہ ہیں۔

قاعدہ (1):۔ آپ نے ماقبل میں جان لیا کہ اگر کوئی مصدر، نہ تو مذکورہ فعل کا ہم معنی ہو اور نہ ہی اس کے لئے سبب واقع ہو رہا ہو، جیسے حُکْمُهٗ اَنْ يَّخْتَلِفَ آجِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ لَفْظًا اَوْ تَقْدِيْرًا، میں لَفْظًا اور تَقْدِيْرًا، تو بسا اوقات اسے ماقبل فعل کے ہم معنی مصدر محذوف کی صفت قرار دے کر مفعول مطلق بنائیں گے۔

﴿ ترکیب ﴾

حُكْمُهٗ اَنْ يَّخْتَلِفَ آخِرُهٗ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ لَفْظًا اَوْ تَقْدِيْرًا :۔ حُکْم مضاف.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اسم معرب، مضاف الیہ.... مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر مبتداء....

اَنْ مصدریہ.... یَخْتَلِفَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف.... آخِرُ مضاف.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اسم معرب، مضاف الیہ.... مضاف اپنی مضاف الیہ سے مل کر یَخْتَلِفَ فعل کا فاعل.... ب حرف جار.... اِخْتِلَافِ مصدر مضاف.... الف لام برائے تعریف.... عَوَامِل مضاف الیہ، مصدر کا فاعل.... مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر یَخْتَلِفَ فعل کا ظرف لغو....

لَفْظًا بتاویل مَلْفُوْظًا .... مَلْفُوْظًا صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف محذوف اِخْتِلَافًا اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف علیہ.... و حرف عطف.... تَقْدِيْرًا بتاویل مُقَدَّرًا .... مُقَدَّرًا صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف محذوف اِخْتِلَافًا اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر یَخْتَلِفَ فعل کا مفعول مطلق.... یَخْتَلِفَ فعل اپنے فاعل، ظرف لغو اور مفعول مطلق سے مل کر بتاویل مصدر خبر.... حُكْمُهٗ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ (2):۔ جب مفعول مطلق نوع پر دلالت کے لئے آئے اور اپنے مابعد کی جانب مضاف ہو۔ جیسے سِرْتُ سَيْرَ الصَّالِحِيْنَ (میں نے نیک لوگوں کی چال چلی) .... تو اس وقت اصل عبارت سِرْتُ سَيْرًا مِثْلَ سَيْرِ الصَّالِحِيْنَ ہوگی۔ اس میں سَيْرًا موصوف اور مِثْلَ اپنے مضاف الیہ سے مل کر اس کی صفت ہے۔ پھر موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول

مطلق واقع ہوگا۔

فوائد:۔

موجودہ صورت کی وجہ یہ ہے کہ تخفیف کے لئے پہلے مفعول مطلق سَیْرًا کو اور پھر اس کی صفت مِثْلَ کو بھی حذف کر دیا۔ اور صفت کے مضاف الیہ سَیْرِ کو اس کی جگہ کھڑا کر کے اسے مفعول مطلق والے اعراب دے دئے۔

﴿ ترکیب ﴾

سِرْتُ سَیْرَ الصَّالِحِیْنَ :۔ اصل عبارت سِرْتُ سَیْرًا مِثْلَ سَیْرِ الصَّالِحِیْنَ تھی۔ چنانچہ اس میں سِرْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... سَیْرًا موصوف.... مِثْلَ مضاف.... سَیْرِ مضاف الیہ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... صَالِحِیْنَ مضاف الیہ.... سَیْرِ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مِثْلَ کا مضاف الیہ.... مِثْلَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت.... سَیْرًا موصوف اپنی صفت سے مل کر سِرْتُ فعل کا مفعول مطلق.... سِرْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ (3):۔ بسا اوقات مصدر مفعول مطلق نہیں بنتا، بلکہ اس کے قائم مقام اشیاء کو حکماً مفعول مطلق قرار دیا جاتا ہے۔ مثلاً

❁ صفت کو۔ جیسے وَاذْکُرُوْا اللّٰهَ کَثِیْرًا میں کَثِیْرًا ۔ اصل عبارت، وَاذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا تھی۔ یہاں موصوف مصدر محذوف، اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق بنے گا۔

❁ عدد کو۔ جیسے اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ میں مِائَةَ جَلْدَةٍ ۔ یہاں مِائَةَ جَلْدَةٍ حکماً مفعول مطلق ہوگا۔

❁ کُلّ اور بَعْض کو۔ بشرطیکہ ما قبل فعل مذکور کے مصدر کی جانب مضاف ہوں۔ جیسے

لَا تَمِیْلُوْا کُلَّ الْمَیْلِ (تم مکمل طور پر مائل نہ ہو) ..اور.. سَعَیْتُ بَعْضَ السَّعْیِ (میں نے کچھ کوشش کی)

❁ مصدر کو۔ جو حروف اصلیہ یا معنوی اعتبار سے مفعول مطلق سے مطابقت رکھتا ہو۔ جیسے

وَاللّٰهُ اَنْبَتَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ..اور.. قَعَدْتُ جُلُوْسًا

❁ ماقبل فعل کی نوعیت پر دلالت کرنے والی چیز کو۔ جیسے

رَجَعَ الْقَهْقَرٰی (وہ الٹے قدم لوٹا)

﴿ تراکیب ﴾

(۱) وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا :۔ و حرفِ عطف..... اُذْكُــــرُوا صیغہ جمع مذکر حاضر، امرِ حاضر معروف، اس میں و ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل..... اللّٰہ اسمِ جلالت مفعول بہ..... كَثِيْرًا صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف محذوف ذِكْرًا اس کا فاعل..... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت..... ذِكْرًا موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق..... اُذْكُــــرُوا فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ ہوا۔

(۲) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (یہ عبارت اظہارِ محذوفات کے بعد یوں ہے)،

حُكْمُ الزَّانِيَةِ وَالزَّانِي فِيْمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

(یعنی اے لوگو! اس آیت میں جو تم پر تلاوت کی جاتی ہے زانی عورت و مرد کا حکم یہ ہے کہ تم انہیں سو کوڑے مارو اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو) چنانچہ اس صورت میں ترکیب یہ ہوگی۔

حکم مضاف..... الف لام بمعنی اَلَّتِیْ اسمِ موصول..... زَانِيَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسمِ فاعل بمعنی زَنَتْ ..... زَنَــتْ صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں هــي ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسمِ موصول اس کا فاعل..... زَنَتْ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.....اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف علیہ..... و حرفِ عطف ..... الف لام بمعنی الذی اسمِ موصول ..... زَانِي صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل بمعنی زَنٰی ..... زَنٰی صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسمِ موصول اس کا فاعل..... زَنٰــی فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.....اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر معطوف..... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حُــكْــمُ مضاف کا مضاف الیہ..... حُكْمُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء.....

اس کی خبر فِيْمَــا يُتْلٰــى عَلَيْكُم محذوف.....اس میں، فِي حرفِ جار..... مَــا اسمِ موصول..... يُتْلٰى صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت مجہول، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسمِ موصول، اس کا نائب الفاعل..... عَــلٰـى حرفِ جار..... كُمْ ضمیر جمع مذکر حاضر، مجرور متصل، مجرور.....حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر يُتْلٰى فعل کا ظرفِ لغو..... يُتْلٰى فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.....اسمِ موصول اپنے صلہ سے مل کر فِي حرفِ جار کا مجرور..... حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتٌ محذوف کا ظرفِ مستقر..... ثَابِتٌ صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل اس میں هو ضمیر مرفوع متصل، راجع بسوئے مبتداء اس کا فاعل.....اسمِ فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ

اسمیہ خبریہ ہوا۔

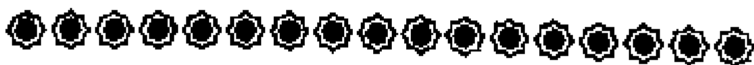
ف جزائیہ.... اِجْلِدُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف، اس میں و ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... کُلَّ مضاف.... وَاحِدٍ موصوف.... مِنْ حرف جار.... هُمَا ضمیر تثنیہ مذکر ومؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتداء، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتٍ محذوف کا ظرف مستقر.... ثَابِتٍ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ.... کُلَّ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اِجْلِدُوْا فعل کا مفعول بہ.... مِائَةَ ممیز مضاف.... جَلْدَةٍ تمیز مضاف الیہ.... ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر حکماً مفعول مطلق.... اِجْلِدُوْا فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، جس کی شرط اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ مقدر.... شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

نوٹ:۔ چونکہ شرط وجزا اور افعال ناقصہ کی تراکیب قواعد آگے مذکور ہیں، چنانچہ فی الحال ان کی ترکیب سے احتراز کیا گیا ہے۔

(iii) لَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ :۔ لَا تَمِيْلُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر، نہی حاضر معروف، اس میں و ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... کُلَّ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... مَیل مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حکماً مفعول مطلق.... لَا تَمِيْلُوْا فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(iv) سَعَيْتُ بَعْضَ السَّعْيِ :۔ سَعَيْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... بَعْضَ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... سَعْي مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حکماً مفعول مطلق.... سَعَيْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(v) وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا :۔ و عاطفہ.... اللّٰه اسم جلالت، مبتداء.... اَنْبَتَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... کُم ضمیر جمع مذکر حاضر، منصوب متصل، مفعول بہ.... مِنْ حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... اَرْض مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... نَبَاتًا حکماً مفعول مطلق.... اَنْبَتَ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ، ظرف لغو اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

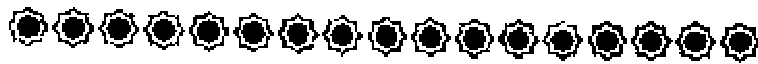


قاعدہ (4):۔ مفعول مطلق کا عامل، تین چیزیں ہو سکتی ہیں۔ (i) فعل تام متصرف۔ جیسے اَكْرِمْ زَيْدًا اِكْرَامًا (ii) صیغہ صفت۔ جیسے رَاَيْتُهٗ مُسْرِعًا اِسْرَاعًا عَظِيْمًا (iii) مصدر۔ جیسے فَرِحْتُ بِاجْتِهَادِكَ اِجْتِهَادًا حَسَنًا

﴿ تراکیب ﴾

(i) اَکْرِمْ زَیْدًا اِکْرَامًا :۔ اَکْرِمْ صیغہ واحد مذکر حاضر، امر حاضر معروف، اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، واجب الاستتار، اس کا فاعل.... زَیْدًا مفعول بہ.... اِکْرَامًا مفعول مطلق... اَکْرِمْ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) فَرِحْتُ بِاجْتِهَادِكَ اِجْتِهَادًا حَسَنًا :۔ فَرِحْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... بِ حرف جار.... اِجْتِهَادِ مصدر مضاف.... كَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ، مصدر کا فاعل.... اِجْتِهَادًا موصوف.... حَسَنًا صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مصدر کا مفعول مطلق.... اِجْتِهَادِ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر مجرور.... بِ حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... فَرِحْتُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ (5):۔ لفظ سُبْحَانَ ہمیشہ مضاف اور تسبیح مصدر سے مشتق افعال محذوفہ کا مفعول مطلق واقع ہوگا۔ چنانچہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کی ترکیب کرتے ہوئے مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعے کو سَبَّحْتُ، سَبَّحْنَا، اُسَبِّحُ .. یا.. نُسَبِّحُ فعل محذوف کا مفعول مطلق قرار دیں گے۔

﴿ ترکیب ﴾

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا :۔ سُبْحٰن مضاف.... اَلَّذِیْ اسم موصول... سَخَّرَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول، اس کا فاعل.... لِ حرف جار.... نَا ضمیر جمع متکلم، مجرور متصل، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر سَخَّرَ فعل کا ظرف لغو..... هٰذَا اسم اشارہ مفعول بہ.... سَخَّرَ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ..... سُبْحَان مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر سَبَّحْتُ فعل محذوف کا مفعول مطلق.... سَبَّحْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل... سَبَّحْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی۔ (ii) سُبْحٰنَ رَبِّنَا۔

(iii) سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا. (iv) سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. (v) سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ.

(vi) سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلَیْنَا.



قاعدہ(6):۔ لفظ مَعَاذَ بھی ہمیشہ مضاف اور اَعُوْذُ ...یا.. نَعُوْذُ فعل محذوف کا مفعول مطلق واقع ہوتا ہے۔چنانچہ مَعَاذَ اللّٰہ کی ترکیب میں مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعے کو اَعُوْذُ ..یا.. نَعُوْذُ فعل کا مفعول مطلق قرار دیں گے۔

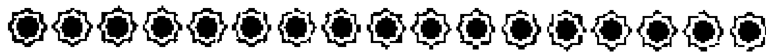
﴿ ترکیب ﴾

فِرْعَوْنُ مَعَاذَ اللّٰہِ اِدَّعٰی اِلٰھًا :۔ فِرعَون مبتدا..... مَعَاذ مصدر مضاف.... اللّٰہ اسم جلالت،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اَعُوْذُ فعل محذوف کا مفعول مطلق.... اَعُوْذُ صیغہ واحد متکلم،اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر،اس کا فاعل.... اَعُوْذُ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معترضہ ہوا۔

اِدَّعٰی صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت معروف....اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے مبتدا،اس کا فاعل.... اِلٰھًا مفعول بہ.... اِدَّعٰی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... فِرْعَوْنُ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیْ. (ii) اَنْتَ تَکُوْنُ کَافِرًا مَعَاذَ اللّٰہِ. (iii) اَنَا اَقْتُلُکَ مَعَاذَ اللّٰہِ.



قاعدہ(7):۔ لفظِ اَیْضًا ہمیشہ اٰضَ فعل محذوف کا مفعول مطلق واقع ہوگا۔اس صورت میں ترکیبی لحاظ سے اس کا ماقبل یا مابعد سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہوتا۔چنانچہ اس کے ماقبل اور مابعد جملے کی علیحدہ ترکیب کرنے کے بعد،اس کی ترکیب کی جائے گی۔

فوائد :۔ اَیْضًا اس مقام پر لایا جاتا ہے کہ جب ماقبل کسی ذکر کردہ بات کی جانب رجوع مقصود ہو۔یہی وجہ ہے کہ یہ اپنے فعل کے ساتھ مل کر رَجَعَ رُجُوْعًا کے معنی میں ہوتا ہے۔

﴿ ترکیب ﴾

ھُوَ اَیْضًا یَنْصِبُ الْمَفْعُوْلَ :۔ ھو ضمیر واحد مذکر غائب،مرفوع منفصل،راجع بسوئے غائب،مبتدا.... یَنْصِبُ صیغہ واحد مذکر غائب،فعل مضارع مثبت معروف،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے مبتدا،اس کا فاعل

....الف لام برائے تعریف..... مفعول مفعول بہ....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر....مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نَھِضْناً فعل محذوف اُھُض کا مفعول مطلق.... اُھُض صیغہ واحد مذکر غائب بفعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے غائب، اس کا فاعل.... اُھُض فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) هُوَ يَرْفَعُ الْفَاعِلَ اَيْضاً. (ii) كَانَ اَيْضاً يَدْخُلُ عَلَى الْخَبَرِ. (iii) يُبْطِلُ الْعِبَارَةَ مَحْرُوْزاً اَيْضاً.

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞

قاعدہ(8):۔ اَيْضاً کو ہمیشہ آضَ فعل کا مفعول مطلق قرار دیں گے۔

﴿ ترکیب ﴾

هُوَ يَرْفَعُ الْفَاعِلَ اَيْضاً :۔ هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے غائب، مبتداء.... يَرْفَعُ صیغہ واحد مذکر غائب بفعل مضارع مثبت معروف....اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....الف لام برائے تعریف..... فاعل مفعول بہ..... يَرْفَعُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر....مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ایضا فعل محذوف آضَ کا مفعول مطلق.... آضَ صیغہ واحد مذکر غائب بفعل ماضی مثبت معروف....اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے غائب، اس کا فاعل..... آضَ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞

قاعدہ(9):۔ لفظ دَائِمًا کو اولاً ماقبل فعل یا شبہ فعل کے مصدر محذوف کی صفت قرار دیں۔ پھر موصوف، صفت کو ملا کر فعل یا شبہ فعل کا مفعول مطلق بنائیں۔ جیسے وَالْفَاعِلُ فِيْهَا خَبِيْرٌ مُسْتَعِرٌ دَائِمًا میں دَائِمًا سے پہلے اِسْتِعَارًا مصدر محذوف نکال کر حسب تحریر ترکیب کریں۔

قاعدہ(10):۔ غَالِبًا کی ترکیب بھی بالکل اسی طرح ہوگی۔ چنانچہ جیسے تُسْتَعْمَلُ فِيْ غَيْرِ ذَوِي الْعُقُوْلِ غَالِبًا میں غَالِبًا سے پہلے اِسْتِعْمَالاً مصدر محذوف نکالیں۔

قاعدہ(11):۔ جِدًّا کی ترکیب بھی بالکل اسی طرح ہوگی۔ چنانچہ جَاءَ رَجُلٌ هُوَ عَظِيْمٌ جِدًّا میں جِدًّا سے پہلے عَظَمَةً مصدر محذوف نکالیں۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) وَالْفَاعِلُ فِيْهَا ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ دَائِمًا :- و حرف عطف.... الف لام برائے تعریف.... فاعل مبتداء.... فی حرف جار.... ها ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے حالا سابقا اور ها مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم.... ضمیر موصوف.... مستتر صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... دائمًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف اِسْتِتَارًا اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... اِسْتِتَارًا موصوف اپنی صفت سے مل کر مُسْتَمِرٌّ اسم فاعل کا مفعول مطلق.... مُسْتَمِرٌّ اسم فاعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور ظرف لغو مقدم سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... ضمیر موصوف اپنی صفت سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... فاعل مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

(ii) جَاءَ رَجُلٌ هُوَ عَظِيْمٌ جِدًّا :- جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... رجل موصوف.... هو ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے موصوف، مبتداء.... عظیم صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... جِدًّا موصوف محذوف عَظَمَةً کی صفت.... موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر صفت مشبہ کا مفعول مطلق.... صفت مشبہ اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر رجل موصوف کی صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر جاء فعل کا فاعل.... جاء، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا. (ii) وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا. (iii) دُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً. (iv) اَغْلَقْتُهٗ غَلْقًا. (v) وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا. (vi) اَلْجَمِيْلُ يَمْشِيْ فِي الدُّنْيَا مِشْيَةَ الْفُقَرَاءِ. (vii) وَنُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِسَابَ الْاَغْنِيَاءِ. (viii) يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا. (ix) شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا. (x) وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا. (xi) وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا. (xii) وَمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا. (xii) زَيْدٌ مُجْتَهِدٌ جِدًّا. (xiii) ضُرِبَ اللِّصُّ جِدًّا. (xiv) يَا اَخِيْ لَا تَتَكَلَّمْ جِدًّا.



قاعدہ (12):۔ کبھی حَاشَا لفظ کسی چیز سے براءت و تنزیہ کے اظہار کے لئے بمعنی معاذ اللہ یعنی اللہ کی پناہ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے حَاشَا لِلّٰہِ ۔۔یا۔۔ حَاشَ لِلّٰہِ ۔۔یا۔۔ حَاشَا اللّٰہِ ۔۔یا۔۔ حَاشَ اللّٰہِ ۔ اس صورت میں، اپنے مابعد سے مل کر، اپنے فعل محذوف کا مفعول مطلق بنے گا۔ چنانچہ اصل عبارت یہ ہوگی۔

حَاشٰی حَاشَا لِلّٰہِ .... حَاشٰی حَاشَ لِلّٰہِ .... حَاشٰی حَاشَا اللّٰہِ .... حَاشٰی حَاشَ اللّٰہِ

فائدہ:۔ امثلہ سے واضح ہے کہ مذکورہ بالا صورت میں اس کے الف کو باقی رکھنا یا حذف کر دینا دونوں جائز ہیں۔ نیز اس کے مابعد اسم کو یا تو حرف جار لام کے ساتھ مجرور کیا جاتا ہے، جیسا کہ پہلی مثال میں ہے۔۔یا۔۔ مضاف الیہ بنایا جاتا ہے جیسا کہ دوسری مثال میں ہے۔ نیز سیاق وسباق کے لحاظ سے، واحد یا جمع متکلم وغیرہ حاضر کا کوئی بھی صیغہ محذوف مانا جاسکتا ہے۔



مفعول لہ کے قواعد

اس کے بارے میں ضروری قواعد النحو الکبیر میں ذکر کردیے گئے ہیں۔ یہاں کا ضابطہ ماقبل میں مذکور ہوا۔ چنانچہ یہاں فقط ذکر ترکیب پر اکتفاء کیا جائے گا۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ :۔ قُمْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل .... اِکْرَامًا مصدر .... لِ حرف جار .... زَیْدٍ مجرور .... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اِکْرَام مصدر کا ظرف لغو .... مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مفعول لہ .... قُمْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) سَمَّیْتُهٗ بِهِدَایَةِ النَّحْوِ رَجَاءَ اَنْ یَّهْدِیَ اللّٰهُ بِهِ الطَّالِبِیْنَ :۔ سَمَّیْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل .... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے کتاب، مفعول بہ اول .... ب حرف جار زائد .... هِدَایَةِ مضاف .... الف لام برائے تعریف .... نَحْوِ مضاف الیہ .... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی .... رَجَاءَ مضاف .... اَنْ مصدریہ .... یَهْدِیَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف .... اللّٰه اسم جلالت، اس کا فاعل .... ب حرف جار .... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے کتاب، مجرور .... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر یَهْدِیْ فعل کا ظرف لغو .... الف لام برائے تعریف .... طَالِبِیْن مفعول بہ .... یَهْدِیَ فعل اپنے فاعل، ظرف لغو اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر، مضاف الیہ .... رَجَاءَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول لہ .... سَمَّیْتُ فعل اپنے فاعل، دونوں مفعول بہ اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ. (ii) سَافَرْتُ رَغْبَةً فِی الْعِلْمِ. (iii) یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ. (iv) یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ. (v) اَلْمَرْاَةُ تَخْتَفِیْ مِنْ قُدَّامٍ اِلٰی خَلْفٍ خَشْیَةَ تَلَفِ اِنْمَلَاکٍ. (vi) ضَرَبْتُ ابْنَ زَیْدٍ تَادِیْبًا.

سبق نمبر ... (19)

مفعول فیہ کے قواعد

ان کے بارے میں بھی ابتدائی ضروری باتیں النحو الکبیر میں بیان ہو چکیں، وہاں ملاحظہ کی جائیں۔

﴿ ترکیب ﴾

اَنَا ضَرَبْتُکَ یَوْمًا :۔ انا ضمیر واحد متکلم، مرفوع منفصل، مبتداء..... ضربت صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل..... ک ضمیر واحد مذکر حاضر، منصوب متصل، مفعول بہ..... یوما مفعول فیہ... ضربت فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



یہاں چند باتیں مزید یاد رکھیں۔

قاعدہ (1):۔ حِیْنَئِذٍ ...اور... یَوْمَئِذٍ ہمیشہ مفعول فیہ واقع ہوتے ہیں۔ ان کی اصل، حِیْنَ اِذْ کَانَ کَذَا ...اور... یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا ہے اور اِذْ جملے کی جانب مضاف ہوتا ہے۔ پھر تخفیف کے لئے جملے کو حذف کر کے اس کی جگہ اِذْ پر تنوین عوض لگا دی جاتی ہے۔ جیسے فَحِیْنَئِذٍ تَکُوْنُ هٰذِهِ الْاَلْفَاظُ اَفْعَالًا (پس اس وقت یہ الفاظ، افعال ہوتے ہیں)

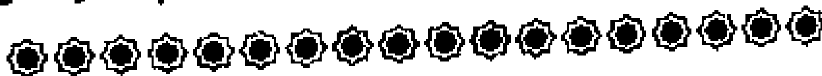
﴿ ترکیب ﴾

فَحِیْنَئِذٍ تَکُوْنُ هٰذِهِ الْاَلْفَاظُ اَفْعَالًا :۔ ف تفریعیہ..... حین مضاف..... اذ مضاف الیہ مضاف..... تنوین عوض جملہ مضاف الیہ محذوف..... اذ مضاف اپنے عوض مضاف الیہ محذوف سے مل کر، حین مضاف کا مضاف الیہ..... حین مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم..... تکون صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف، از افعال ناقصہ..... هذه موصوف..... الف لام برائے تعریف..... الفاظ صفت..... موصوف اپنی صفت سے مل کر تکون کا اسم..... افعالا اس کی خبر..... تکون فعل ناقص اپنے اسم، خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(I) عَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضًا۔ (II) اَلْمُلْكُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ۔

(III) فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ۔ (IV) وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ۔



قاعدہ(2):۔ لفظِ اَبَدًا ماقبل فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ بنے گا۔ جیسے اِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا

﴿ ترکیب ﴾

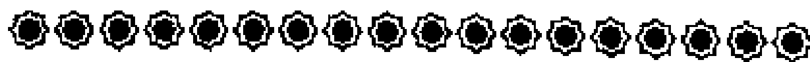
اِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا :۔ اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل..... لِ حرفِ جار..... هٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مَنْ (جو آیت میں ماقبل میں مذکور ہے)، ذوالحال.....

نَارَ مضاف..... جَهَنَّمَ مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل کا اسم مؤخر.....

خَالِدِیْنَ صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل، اس میں هُمْ ضمیر مرفوع متصل مستتر، بلحاظِ معنی، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل..... فِیْ حرفِ جار..... هَا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے نَارَ جَهَنَّمَ ، مجرور..... فِیْ حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر اسم فاعل کا ظرفِ لغو..... اَبَدًا اس کا مفعول فیہ..... خَالِدِیْنَ اسم فاعل اپنے فاعل، ظرفِ لغو اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال..... هٗ ضمیر مجرور ذوالحال، اپنے حال سے مل کر لِ حرفِ جار کا مجرور.....حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتَةٌ مقدر کا ظرفِ مستقر..... ثَابِتَةٌ صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں هِیَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم مؤخر نَارَ جَهَنَّمَ اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم..... اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) لَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ. (ii) اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا اَبَدًا. (iii) لَنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا.
(iv) لَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا. (v) یَجْلِسُ زَیْدٌ فَوْقَ السَّرِیْرِ. (vi) اَلْمَسْجِدُ یَقَعُ اَمَامَ الدُّكَّانِ. (vii) اَلْقِطَّةُ تَاْكُلُ الْفَاْرَ خَلْفَ الْجِدَارِ. (viii) زَیْنَبُ قَامَتْ وَرَاءَ الشَّجَرِ.
(ix) اَلْكِتَابُ یُفْتَحُ عِنْدَ زَیْدٍ. (x) تَقْضِی الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ الصَّوْمَ دُوْنَ الصَّلٰوةِ.



قاعدہ(3):۔ بسا اوقات ظرف کی جگہ اس کا قائم مقام ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ 6 چیزیں ہو سکتی ہیں۔

(i) ایسا لفظ، جو ظرف کی جانب مضاف ہو اور کل یا بعض پر دلالت کرے۔ جیسے

مَشَیْتُ كُلَّ النَّهَارِ ... سَافَرْتُ رُبْعَ الْفَرْسَخِ ... لَعِبْتُ بَعْضَ النَّهَارِ

(ii) ظرف کی صفت۔ جیسے وَقَفْتُ طَوِیْلًا مِّنَ الْوَقْتِ ..... جَلَسْتُ شَرْقِیَّ الدَّارِ

پہلی مثال میں اصل عبارت، وَقَفْتُ زَمَانًا طَوِيْلًا مِّنَ الْوَقْتِ ...ہے... دوسری میں، جَلَسْتُ مَكَانًا اَخَرَ فِي الدَّارِ ہے۔

(iii) اسم اشارہ۔ جیسے مَشَيْتُ هٰذَا الْيَوْمَ مَشْيًا مُتْعِبًا (میں آج کے دن ایسا چلا، جو تھکا دینے والا ہے)

(iv) ایسا عدد، جس کی تمیز کے طور پر کوئی ظرف واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

سَافَرْتُ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ... سِرْتُ ثَلَاثَةَ فَرَاسِخَ ... مَشَيْتُ سِتَّةَ اَيَّامٍ

(v) مصدر، جو ظرف کے معنی کو متضمن ہو۔ جیسے سَافَرْتُ وَقْتَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

(vi) وہ لفظ کہ جس سے قبل، وقت محذوف مانا جا سکے۔ جیسے جِئْتُكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ

﴿ تراکیب ﴾

(i) مَشَيْتُ كُلَّ النَّهَارِ :۔ مَشَيْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... كُلَّ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... نَهَار مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ.... مَشَيْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) وَقَفْتُ طَوِيْلًا مِّنَ الْوَقْتِ :۔ (اصل عبارت ہو وَقَفْتُ زَمَانًا طَوِيْلًا مِّنَ الْوَقْتِ) ہے۔ چنانچہ اس میں، وَقَفْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... زَمَانًا موصوف.... طَوِيْلًا صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... مِنْ حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... وَقْت مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... طَوِيْلًا صفت مشبہ اپنے ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول فیہ.... وَقَفْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

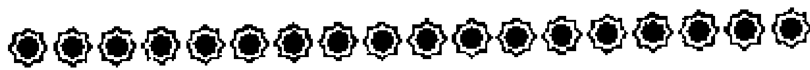
(iii) مَشَيْتُ هٰذَا الْيَوْمَ مَشْيًا مُتْعِبًا :۔ مَشَيْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... هٰذَا اسم اشارہ، موصوف.... الف لام برائے تعریف.... يَوْم صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول فیہ.... مَشْيًا موصوف.... مُتْعِبًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق.... مَشَيْتُ فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iv) سَافَرْتُ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا :۔ سافرت صیغہ واحد متکلم، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... ثَلَاثِيْنَ ممیز.... يَوْمًا اس کی تمیز.... ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول فیہ.... سافرت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ

فعلیہ خبریہ ہوا۔

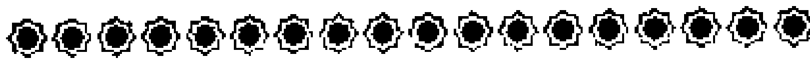
(۷) سَافَرْتُ وَقْتَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ :۔ سافرت صیغہ واحد متکلم،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... وَقْتَ مضاف.... طُلُوع مضاف الیہ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... شمسِ مضاف الیہ.... طُلُوع مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف کا مضاف الیہ.... وَقْت مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ.... سافرت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۸) جِئْتُکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ :۔ جئت صیغہ واحد متکلم،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... ک ضمیر واحد مذکر حاضر،منصوب متصل،مفعول بہ.... صلوۃ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... عصر مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر وقت محذوف مضاف کا مضاف الیہ.... وقت مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ.... جئت فعل اپنے فاعل،مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ(4):۔ جب نَحْوَ سمت والے معنی میں مستعمل ہو،تو مفعول فیہ واقع ہوگا۔جیسے

ذَهَبْتُ نَحْوَ الْمَسْجِدِ (میں مسجد کی سمت گیا)



قاعدہ(5):۔ درج ذیل ظروف کو فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ بنائیں گے۔

(i) بَيْنَ ۔یا۔ بَيْنَمَا:۔ ان میں اصل یہ ہے کہ یہ مکان کے لئے وضع کئے گئے ہیں،لیکن کبھی زمان کے لئے بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔جیسے جِئْتُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

(ii) اَيَّانَ:۔ اسم استفہام اور ظرف زمان ہے۔جیسے يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ؟

(iii) قَطُّ:۔ ظرف زمان ہے،ماضی کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے مَاقَطَعْتُهُ قَطُّ

(iv) عَوْضُ:۔ ظرف زمان ہے،مضارع کے بعد مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے مَااَضْرِبُهُ عَوْضُ

(v) اَنّٰى:۔ اسم استفہام وظرف مکان ہے۔جیسے يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا اور اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا

(vi) قَبْلُ بَعْدُ:۔ ظروف زمانیہ ہیں۔جیسے جِئْتُ قَبْلَ الظُّهْرِ ۔اور۔ اَكَلْتُ الطَّعَامَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

(vii) لَدٰى ، لَدُنْ:۔ ظروف زمان ومکان ہیں۔یہ بھی مفرد کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔جیسے

سَافَرْتُ لَدُنْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ۔اور۔ جَلَسْتُ لَدَيْكَ

اور کبھی جملے کی طرف۔ جیسے

اِنْتَظَرْتُکَ مِنْ لَدُنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِلٰی أَنْ غَرَبَتْ

(viii) مَتٰی:۔ اسم استفہام اور ظرف زمان ہے۔ جیسے مَتٰی جِئْتَ؟

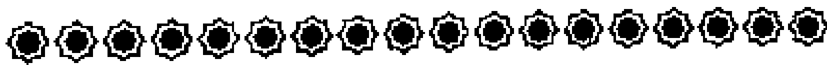
(ix) أَیْنَ:۔ اسم استفہام اور ظرف مکان ہے۔ جیسے أَیْنَ خَالِدٌ؟ .... کبھی اس سے قبل، مِنْ ...یا... إِلٰی بھی آجاتا ہے۔ جیسے مِنْ أَیْنَ جِئْتَ؟ ...اور... إِلٰی أَیْنَ تَذْهَبُ؟

(x) هُنَا ...اور... ثَمَّ:۔ یہ دونوں کسی مکان کی جانب اشارے کے لئے وضع کیے گئے ہیں۔ هُنَا سے مکان قریب، جب کہ ثَمَّ سے مکان بعید کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے۔ ثَمَّ کے آخر میں کبھی تائے تانیث بھی لاحق ہوجاتی ہے۔ جیسے

ضَرَبْتُ زَیْدًا هُنَا ...اور... أَعْطَیْتُ الْفَقِیْرَ دِرْهَمًا ثَمَّةَ

﴿ ترکیب ﴾

اِنْتَظَرْتُکَ مِنْ لَدُنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِلٰی أَنْ غَرَبَتْ :۔ اِنْتَظَرْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... کَ ضمیر، واحد مذکر حاضر، منصوب متصل، مفعول بہ.... مِنْ حرف جار.... لَدُنْ مضاف.... طَلَعَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... شمس فاعل.... إلی حرف جار.... أَنْ مصدریہ.... غَرَبَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مثبت معروف....اس میں هِیَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے الشمس اس کا فاعل.... غَرَبَتْ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر طَلَعَتْ فعل کا ظرف لغو.... طَلَعَتْ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مضاف الیہ.... لَدُنْ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... مِنْ حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اِنْتَظَرْتُ فعل کا ظرف لغو.... اِنْتَظَرْتُ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ(6):۔ مَعًا، مُجْتَمِعَیْنَ ...یا... مُجْتَمِعِیْنَ کی تاویل میں ہو کر حال اور کبھی مفعول فیہ واقع ہوتا ہے۔ جیسے

تَنْصِبُهُمَا مَعًا ...اور... إِنَّ مَعْمُوْلَیْهِمَا مَعًا مَفْعُوْلٌ بِهٖ فِی الْحَقِیْقَةِ

پہلی مثال میں مفعول فیہ اور دوسری میں حال واقع ہو رہا ہے۔

﴿ تراکیب ﴾

(۱) تَنْصِبُهُمَا مَعًا :۔ تَنْصِبُ صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف....اس میں هِیَ ضمیر



مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے افعال تعجب اس کا فاعل.... هما ضمیر تثنیہ مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے المجعدان والعمر مفعول بہ.... معًا مفعول فیہ..... تعجب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) إِنَّ مَضْمُوْنَهُمَا مَعًا مَفْهُوْمٌ بِهٖ فِي الْحَقِيْقَةِ :۔ ان حرف مشبہ بالفعل.... مضمون مضاف.... هما ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے المفعولین مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال.... معًا مُجْتَمِعَيْن کی تاویل میں ہو کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر انّ کا اسم.... مفهوم صیغہ واحد مذکر اسم مفعول.... ب حرف جار.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف محذوف فیہ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر باعتبار محل بعید نائب الفاعل.... فی حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... حقیقۃ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اسم مفعول کا ظرف لغو.... مفهوم اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر انّ کی خبر.... انّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) يَجِيْءُ زَيْدٌ وَعَمْرٌو مَعًا. (ii) ضُرِبَ تِلْمِيْذَانِ مَعًا. (iii) أَكَلَ الضَّيْفَانِ مَعًا.

(iv) هَلَكَ رَجُلَانِ مَعًا فِي الْقِطَارِ. (v) بَكَى الصَّبِيَّانِ مَعًا لِلَّبَنِ. (vi) نَظَرْنَا مَعًا إِلَى السُّوْقِ.



قاعدہ(7):۔ إِذْ ، إِذَا ، حَيْثُ ، مُذْ اور مُنْذُ ہمیشہ جملے کی جانب مضاف ہو کر مفعول فیہ بنتے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

اذ اور حیث:۔ یہ جملہ فعلیہ اور اسمیہ دونوں کی جانب مضاف ہوتے ہیں۔ نیز ان جملوں کو مصدر کی تاویل میں کر کے مضاف الیہ بنایا جاتا ہے۔ جیسے وَاذْكُرُوْا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا اور وَاذْكُرُوْا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيْلٌ

اِجْلِسْ حَيْثُ يَجْلِسُ أَهْلُ الْعِلْمِ اور اِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ

فائدہ:۔ اگر حیث کے بعد مفرد نظر آئے۔ جیسے اِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ .... تو اس مفرد کو مبتدا بنائیں گے اور اس کی خبر محذوف نکالیں گے۔ چنانچہ باقی عبارت اصل میں یوں ہوگی، اِجْلِسْ حَيْثُ زَيْدٌ جَالِسٌ

اذا:۔ یہ خاص طور پر جملہ فعلیہ کی جانب مضاف ہوتا ہے۔ جیسے

اذا رَكِبَ مَعَ أَحَدٍ أَوِ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلٰثٍ أَوْ أَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ أَوْ سِتٍّ أَوْ سَبْعٍ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ تِسْعٍ

فائدہ:۔ اس کی ترکیب کرتے ہوئے.... (i) اذا کو مضاف اور اگلے جملے کو بعد ترکیب مضاف الیہ بنائیں گے۔ (ii) پھر اس

مجموعے کو ثَابِتٌ اسم فاعل محذوف کا ظرف مستقر قرار دیں گے۔ (iii) پھر اسم فاعل کو اس کے فاعل اور ظرف مستقر سے ملا کر شبہ جملہ اسمیہ بناتے ہوئے مبتدائے محذوف، ھذا کی خبر بنائیں گے۔

مذ اور منذ :۔ جب انہیں بطور مضاف استعمال کیا جائے، اس وقت یہ مفعول فیہ ہوتے ہیں اور جملہ فعلیہ اور اسمیہ دونوں کی جانب مضاف ہو سکتے ہیں۔ جیسے مَارَأَیْتُکَ مُذْسَافَرَ سَعِیْدٌ ...اور... مَااجْتَمَعْنَا مُنْذُ سَعِیْدٌ مُسَافِرٌ

﴿ تراکیب ﴾

(i) اِجْلِسْ حَیْثُ یَجْلِسُ اَھْلُ الْعِلْمِ :۔ اجلس صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف....اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... حیث مضاف.... یجلس صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف.... أھلُ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... علم مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.... یجلسُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مضاف الیہ..... حیث مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اجلس فعل کا مفعول فیہ... اجلس فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) اِذَا رُکِّبَ مَعَ اَحَدٍ اَوِ اثْنَیْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ اَوْ سِتٍّ اَوْ سَبْعٍ اَوْ ثَمَانٍ اَوْ تِسْعٍ :۔ اذا مضاف.... رکب صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے لفظ عشرو عشرون الخ، اس کا نائب الفاعل.... مع مضاف.... احد معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ....فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مضاف الیہ.... اذا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثابت محذوف کا ظرف مستقر.... ثابت اسم فاعل (حسب سابق) اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مبتدائے محذوف ھذا کی خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iii) مَارَأَیْتُکَ مُذْسَافَرَ سَعِیْدٌ :۔ مَارَأَیْتُ صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، منصوب متصل، مفعول بہ.... مذ مضاف.... سافر صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... سعید اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مضاف الیہ..... مذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مارایت فعل کا مفعول فیہ... مارایت فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iv) وَاذْکُرُوْا اِذْکُنْتُمْ قَلِیْلاً :۔ و عاطفہ.... اذکروا صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف، اس میں و

ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل..... اذ مضاف..... کنتم صیغہ جمع مذکر حاضر بفعل ماضی مثبت معروف از افعال ناقصہ... اس میں تم ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا اسم..... قلیلا صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ (حسب سابق) شبہ جملہ سمیہ ہو کر فعل ناقص کی خبر... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر بتاویل مصدر مضاف الیہ..... اذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ..... اذکروا فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ:۔ (i) باقی ظروف کی تراکیب کو، مذکورہ تراکیب پر قیاس فرمائیں اور خود کرنے کی کوشش کیجئے۔

(ii) سوالیہ جملوں کی ترکیب ان شاء اللہ عزوجل حروف واسمائے استفہام کے تحت درج کی جائے گی۔

﴿ مشق ﴾

(i) اُقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ. (ii) اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ.

(iii) وَاَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ.



مفعول معہ کے قواعد

اس کے بارے میں اکثر ضروری باتیں النحو الکبیر میں بیان کردی گئیں، یہاں چند باتیں مزید ذہن نشین فرمائیں۔

قاعدہ (1):۔ واؤ کے مابعد اسم پر مفعول معہ ہونے کی حیثیت سے نصب پڑھنے کی تین شرائط ہیں۔

(i) وہ اسم فُضْلَہ (ضرورت سے زائد) ہو یعنی جملہ اس کے بغیر بھی مکمل ہوسکتا ہو۔ جیسے سَافَرَ زَیْدٌ عَلَی الْجَمَلِ وَاللَّیْلَ (زید نے اونٹ پر رات کے ساتھ یعنی رات میں سفر کیا) .... میں اللَّیْلَ کے بغیر بھی جملے کا مکمل ہونا مخفی نہیں۔

(ii) واؤ سے قبل جملہ ہو، کوئی مفرد نہ ہو۔ جیسا کہ ماقبل مثال میں ہے۔ اگر ماقبل مفرد ہو، تو اب یہ معطوف ہے، معطوف علیہ کے مطابق اعراب قبول کرے گا۔ جیسے زَیْدٌ وَخَلِیْلٌ ضَرِبَا

(iii) یہ واؤ بمعنی مع ہو۔ چنانچہ اگر کسی قرینے کے باعث اس کا واو عطف.. یا.. واو حالیہ ہونا ثابت ہو جائے، تو اب وہ اسم مفعول معہ نہ ہوگا۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ قَبْلَهُ ..اور.. جَاءَ زَیْدٌ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ

فوائد:۔ (i) پہلی مثال میں، قبلہ کا لفظ واؤ کے عاطفہ ہونے پر اور دوسری میں جملہ الشمس طالعۃ واؤ کے حالیہ ہونے پر بالکل واضح قرینہ ہے۔ (ii) اگر ان تین شرائط میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی جائے، تو واؤ عاطفہ اور اس کا مابعد، معطوف کہلائے گا۔

قاعدہ (2):۔ جب کسی جملے میں دو چیزوں کے درمیان واؤ نظر آئے، تو اولاً غور کریں کہ واؤ کے مابعد کا ماقبل پر عطف ڈالنے کی صورت میں معنی کا فساد لازم آرہا ہے یا نہیں۔ اگر فساد لازم آتا ہو، تو یہ واؤ بمعنی مع ہے، اس کے مابعد کو منصوب پڑھنا، واجب ہوگا۔ جیسے

سَافَرَ زَیْدٌ عَلَی الْجَمَلِ وَاللَّیْلَ (زید نے اونٹ پر رات کے ساتھ یعنی رات میں سفر کیا)

فائدہ:۔ یہاں اللیل کا زید ..یا.. الجمل پر عطف کا درست نہ ہونا بالکل واضح ہے۔ کیونکہ معطوف علیہ کا قاعدہ ہے کہ اس کی جگہ معطوف کا رکھنا درست ہوتا ہے۔ مذکورہ مثال میں زید کی جگہ لیل کا ذکر کیا جائے، تو معنی درست نہیں رہتا۔ یونہی اللہ ﷻ کا فرمان عالیشان ہے، وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ (اور جنہوں نے اس شہر (مدینہ) کو ایمان کے ساتھ ٹھکانا بنالیا)

فائدہ:۔ فساد معنی واضح ہے کیونکہ گھروں کو ٹھکانہ بنایا جاتا ہے، نہ کہ ایمان کو۔ لہذا ایمان کا مفعول معہ ہونا، متعین ہوگیا۔

قاعدہ (3):۔ کبھی مفعول معہ کا عامل مقدر ہوتا ہے۔ یہ مَا اور کَیْفَ استفہامیہ کے بعد ہوگا۔ جیسے مَا اَنْتَ وَخَالِدًا؟ .... مَالَکَ وَسَعِیْدًا؟ .... کَیْفَ اَنْتَ وَالسَّفَرَ غَدًا؟ .... ان میں سے پہلی مثال کی اصل مَا تَکُوْنُ وَخَالِدًا؟ .... دوسری کی مَا حَاصِلٌ لَکَ وَسَعِیْدًا؟ ..اور.. تیسری کی، کَیْفَ تَکُوْنُ وَالسَّفَرَ غَدًا؟ ہے۔

فائدہ:۔ مذکورہ استفہامیہ جملوں کی تراکیب، حروف و اسمائے استفہام کے سبق میں ملاحظہ فرمائیں۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ :۔ جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل ماضی مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... بَرْدُ فعل کا فاعل.... و حرف عطف بمعنی مع.... الف لام برائے تعریف.... جُبَّاتِ مفعول معہ.... جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) جِئْتُ أَنَا وَزَيْدًا :۔ جِئْتُ صیغہ واحد متکلم بحث فعل ماضی مثبت معروف، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز مؤکد.... أَنَا ضمیر واحد متکلم، مرفوع منفصل، تاکید.... مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل.... و حرف عطف بمعنی مع.... زَيْدًا مفعول معہ.... جِئْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول معہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اِسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ. (ii) مَاتَ زَيْدٌ وَالْكَلْبَ. (iii) ذَهَبْتُ أَنَا وَأَخِي.
(iv) رَأَيْتُ الْأَسَدَ وَالْفِيلَ. (v) سَقَطَ الصَّبِيُّ وَالشَّجَرَ. (vi) ضَرَبَ زَيْدٌ وَبَكْرًا.
(vii) سَافَرَ زَيْدٌ عَلَى الْجَمَلِ وَاللَّيْلَ.



سبق نمبر......(21)

ذوالحال وحال کے قواعد

آپ ماقبل میں پڑھ چکے ہیں کہ

قاعدہ(1):۔ اگر کوئی صیغہ صفت، حالت نصبی میں نظر آئے تو اسے پیچھے کے لئے حال بنائیں گے، بشرطیکہ اس کے ماقبل کوئی اسم نکرہ نہ ہو۔ جیسے رَأَیْتُ زَیْدًا رَاکِبًا

﴿ تراکیب ﴾

(i) رَأَیْتُ زَیْدًا رَاکِبًا :۔ رَأَیْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل... زَیْدًا ذوالحال.... رَاکِبًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.....ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ..... رَأَیْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) نَظَرْتُ زَیْدًا وَبَکْرًا وَاقِفَیْنِ قَاعِدًا :۔ نَظَرْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز ذوالحال..... قَاعِدًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.....ذوالحال اپنے حال سے مل کر فعل کا فاعل.....

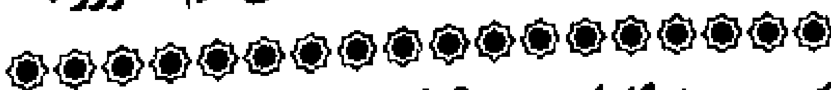
زَیْدًا معطوف علیہ.... وَ حرف عطف.... بَکْرًا معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ذوالحال.... وَاقِفَیْنِ صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل، اس میں ھما ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.....ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ.... نَظَرْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ. (ii) فَرَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی قَوْمِہٖ غَضْبَانَ اَسِفًا.

(iii) فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَخْذُوْلًا. (iv) وَجَآءَ اَھْلُ الْمَدِیْنَةِ یَسْتَبْشِرُوْنَ.

(v) فَخَرَجَ مِنْھَا خَآئِفًا. (vi) وَیَنْقَلِبُ اِلٰی اَھْلِہٖ مَسْرُوْرًا.



قاعدہ(2):۔ یہ بھی بیان ہو چکا کہ اگر کوئی مصدر، نہ تو ماقبل فعل کا ہم معنی ہو اور نہ ہی اس کے لئے سبب واقع ہو رہا ہو، تو اسے اسم

فاعل۔ یا اسم مفعول کی تاویل میں لے کر حال بنایا جائے گا۔ جیسے أَرْسَلَهُ اللّٰهُ هُدًى

﴿ ترکیب ﴾

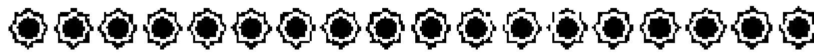
أَرْسَلَهُ اللّٰهُ هُدًى :۔ أَرْسَلَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... ہٗ ضمیر منصوب متصل، راجع بسوئے ذات رسول اکرم ﷺ، مفعول بہ....اسم جلالت، ذوالحال.... هُدًى مصدر بتاویل هَادٍ.... هَادٍ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل.... أَرْسَلَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ:۔ اس ترکیب میں هُدًى کو أَرْسَلَ کے مفعول کی ضمیر سے بھی حال بنایا جا سکتا ہے۔

﴿ مشق ﴾

(i) جَعَلَ اللّٰهُ الْعَالَمَ إِظْهَارًا لِقُدْرَتِهٖ. (ii) أَحْكَمَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ إِطَاعَةً فَاتِهٖ.

(iii) اَللّٰهُ لَا يَقُوْمُ غِنَاءً عَنِ الْحَوَائِجِ الْبَشَرِيَّةِ.



قاعدہ(3):۔ نحو النحو الکبیر میں بیان کیا گیا کہ حال کبھی صرف فاعل کی حالت پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے مثال مذکور۔ کبھی مفعول کی۔ جیسے ضَرَبْتُ بَكْرًا مَشْدُوْدًا اور کبھی دونوں کی۔ جیسے لَقِيْتُ عَمْرًا رَاكِبَيْنِ

﴿ تراکیب ﴾

(i) أُسْقِطَ زَيْدٌ مَشْدُوْدًا رَجُلًا :۔ أُسْقِطَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... زَيْدٌ اس کا فاعل.... مَشْدُوْدًا صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال مؤخر، اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال مقدم.... رَجُلًا ذوالحال مؤخر....ذوالحال مؤخر اپنے حال مقدم سے مل کر مفعول بہ....أُسْقِطَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ :۔ لَقِيْتُ صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، ذوالحال اول.... زَيْدًا ذوالحال ثانی.... رَاكِبَيْنِ صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل، اس میں هُمَا ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال اول وثانی تغلیبًا .... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال....ذوالحال اول اپنے حال سے مل



کر لَقِیتُ فعل کا فاعل ....اور.... ذوالحال ثانی اپنے حال سے مل کر مفعول بہ.... لَقِیتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ:۔ ترکیب میں تَعِبَاتٌ کی قید اس لئے بڑھائی کہ ذوالحال اول، واحد متکلم کی ضمیر ہے، جس کے پیش نظر، حال میں اس کی طرف راجع ہونے والی پوشیدہ ضمیر انا ہونی چاہیے، جب کہ حال ثانی، اسم ظاہر ہے، جو غائب کا حکم رکھتا ہے، چنانچہ اس کے پیش نظر حال کی راجع ضمیر ھــــو ہونی چاہیے۔ لیکن غائب کو متکلم پر غلبہ دے کر دونوں کو ضمیر غائب تعبیر کیا گیا، تا کہ خلاف استعمال، ایک صیغے میں دو ضمیروں کا مستتر ہونا لازم نہ آئے۔

﴿ مشق ﴾

(i) سَقَطَ بَاكِيًا صَبِيٌّ. (ii) بِعْتُ عَادِلًا رَجُلًا. (iii) سَبَّ غَاضِبًا رَجُلٌ.

(iv) رَجَعَ حَازِنًا ضَعِيفٌ مِنَ السُّوْقِ. (v) رَأَيْتُ مَالِقَةً مَرِيْضَةً. (vi) اَمْحُوْ مَكْتُوْبًا لَفْظًا.

(vii) دَخَلْتُ اَنَا وَزَيْدٌ فِي الدَّارِ ضَاحِكَيْنِ. (viii) ذَهَبَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ اِلَى السُّوْقِ خَاوِرَيْنِ.

(ix) ضَحِكَتْ زَيْنَبُ وَهِنْدٌ قَاعِدَتَيْنِ فِي الْحَدِيقَةِ.



اب چند مزید باتیں ملاحظہ فرمائیں۔

قاعدہ(4):۔ ضروری نہیں کہ ہمیشہ صفت کا صیغہ ہی حال ہو، بلکہ کبھی اسم جامد بھی حال بن سکتا ہے۔ اس کی چند صورتیں ہیں۔

(i) وہ اسم جامد کسی وصف مشتق کے معنی پر مشتمل ہو۔ جیسے ھٰذَا خَلِيلٌ غِزَالاً (زید ہرن کی سی حالت میں (یعنی تیزی کے ساتھ) آیا) .... میں غِزَالاً، مُسْرِعًا کَالْغِزَالِ کے معنی میں ہے۔

(ii) وہ اسم جامد تشبیہ پر دلالت کر رہا ہو۔ جیسے وَضَحَ الْحَقُّ شَمْسًا (حق سورج کی طرح واضح ہو گیا)، وَضَحَ الحق مُنِيْرًا کَالشَّمْسِ کے معنی میں ہے۔

(iii) وہ اسم جامد کسی ایسے فعل پر دلالت کر رہا ہو، جس میں دو افراد اس طرح شریک ہوں کہ ان میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی۔ جیسے بِعْتُكَ الْفَرَسَ يَدًا بِيَدٍ (میں نے تجھے نقد گھوڑا بیچا) میں يَدًا بِيَدٍ، مُتَقَابِضَيْنِ ...اور... كَلَّمْتُهُ فَاهُ اِلٰى فِيَّ (میں نے اس سے کلام کیا، اس حال میں کہ اس کا منہ میرے منہ کی طرف تھا) میں فَاهُ اِلٰى فِيَّ، مُتَشَافِهَيْنِ کے معنی میں ہے۔

(iv) وہ اسم جامد ترتیب پر دلالت کر رہا ہو۔ جیسے دَخَلَ الْقَوْمُ رَجُلًا رَجُلًا (قوم ترتیب وار داخل ہوئی) میں

رَجُلاً رَجُلاً ، مُعَرَّبِیْنَ ..... قَرَأْتُ الْکِتَابَ بَابًا بَابًا (میں نے کتاب کو ترتیب وار پڑھا) میں بَابًا بَابًا ، مُعَرَّبًا کے معنی میں ہوکر حال ہے۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) هٰذَا عَلِیْلٌ هِزَالاً :۔ هٰذا صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف.... عَلِیْلٌ ذوالحال.... هِزَالاً ، مُشَبَّهًا کَالْهِزَالِ کی تاویل میں ہوکر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل.... هٰذا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

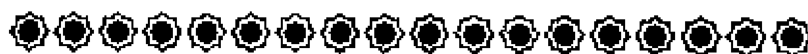
(ii) وَضَحَ الْحَقُّ شَمْسًا :۔ وضح صیغہ واحد مذکر غائب ،فعل ماضی مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... حق ذوالحال.... شَمْسًا ، مُنِیْرًا کَالشَّمْسِ کی تاویل میں ہوکر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل.... وضح فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iii) بِعْتُکَ الْفَرَسَ یَدًا بِیَدٍ :۔ بعت صیغہ واحد متکلم ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز ،ذوالحال اول.... ک ضمیر واحد مذکر حاضر ،منصوب متصل ،ذوالحال ثانی.... یَدًا بِیَدٍ ، مُتَقَابِضَیْنِ کی تاویل میں ہوکر حال.... ذوالحال اول اپنے حال سے مل کر فعل کا فاعل.... ذوالحال ثانی اپنے حال سے مل کر مفعول بہ اول.... الف لام برائے تعریف.... فرس مفعول بہ ثانی.... بعت فعل اپنے فاعل ،مفعول بہ اول اور ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ (5):۔ اگر عبارت کے شروع میں ایک اسم معرفہ اس کے بعد جار مجرور اور اس کے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو ،جیسے زَیْدٌ مِنْهُمْ طَوِیْلٌ .... تو پہلے معرفہ کو ذوالحال یا موصوف اور اس کے مابعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے حال یا صفت بنائیں گے ،پھر یہ ذوالحال یا موصوف اپنے حال یا صفت سے مل کر مبتداء ،اور مابعد کلمہ یا کلمات خبر واقع ہوں گے۔

فــــائدہ :۔ یہ قاعدہ جار مجرور کے بیان میں ذکر کر دیا گیا تھا ،لیکن موضوع کی مناسبت کے باعث یہاں دوبارہ ذکر مناسب معلوم ہوا۔ اس پر وارد ہونے والا اعتراض اور اس کا جواب وہیں ملاحظہ فرمائیں۔



قاعدہ (6):۔ اسم صفت ،درج ذیل چیزوں سے حال واقع ہو سکتا ہے۔

فاعل سے۔ جیسے رَجَعَ الْغَائِبُ سَالِمًا (غائب سلامتی کی حالت میں لوٹ آیا)

نائب الفاعل سے۔ جیسے تُؤْکَلُ الْفَاکِهَةُ نَاضِجَةً (پھل ،پکی ہوئی حالت میں کھایا جاتا ہے)

مبتداء سے۔ جیسے أَنْتَ مُجْتَهِدًا أَخِي (تو محنت کرنے کی حالت میں میرا بھائی ہے)

خبر سے۔ جیسے هٰذَا الْهِلَالُ طَالِعًا (یہ چاند طلوع کی حالت میں ہے)

مفعول بہ سے۔ جیسے لَا تَأْكُلِ الْفَاكِهَةَ فِجَّةً (پھل کو کچی حالت میں مت کھا)

مفعول مطلق سے۔ جیسے تَعِبْتُ التَّعَبَ شَدِيدًا (میں تھک گیا ایسا تھکنا جو شدید تھا)

مفعول فیہ سے۔ جیسے صُمْتُ الشَّهْرَ كَامِلًا (میں نے پورے ایک مہینے روزے رکھے)

مفعول لہ سے۔ جیسے اِفْعَلِ الْخَيْرَ مَحَبَّةَ الْخَيْرِ مُجَرَّدَةً عَنِ الرِّيَاءِ (تو بھلائی کر بھلائی سے محبت کی بناء پر اس حال میں کہ وہ ریاء سے خالی ہو)

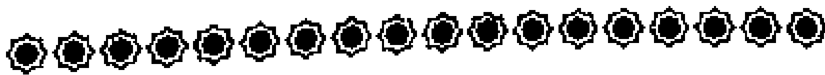
مفعول معہ سے۔ جیسے لَا تَسِرْ وَاللَّيْلَ دَاجِيًا (تو اس رات کے ساتھ سفر نہ کر جو تاریکی کی حالت میں ہو)

﴿ تراكيب ﴾

(i) أَنْتَ مُجْتَهِدًا أَخِي :۔ انت ضمیر واحد مذکر حاضر، مرفوع منفصل، ذو الحال..... مُجْتَهِدًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.... ذو الحال اپنے حال سے مل کر مبتداء..... أَخ مضاف..... ی ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) هٰذَا الْهِلَالُ طَالِعًا :۔ هذا اسم اشارہ مبتداء..... الف لام برائے تعریف .... هِلَال ذو الحال.... طالعًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذو الحال، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.... ذو الحال اپنے حال سے مل کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iii) تَعِبْتُ التَّعَبَ شَدِيدًا :۔ تعبت صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... الف لام برائے تعریف.... تَعَب ذو الحال.... شَدِيدًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذو الحال، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.... ذو الحال اپنے حال سے مل کر مفعول مطلق.... تعبت فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ(7):۔ اللہ، اسم جلالت کے بعد بطور صفت بیان کردہ الفاظ، اسم جلالت سے حال واقع ہوتے ہیں۔ جیسے

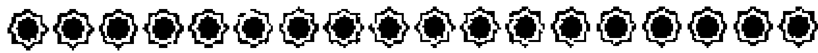
اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ...اور... اَللّٰهُ تَعَالٰی

﴿ ترکیب ﴾

تَبَارَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَنَا فِیْہِ :۔ تَبَارَکَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف..... اَللّٰہُ اسم جلالت ذوالحال..... تَعَالٰی صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل... فعل اپنے فاعل سے مل کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر تَبَارَکَ کا فاعل..... لِ حرف جار..... نَا ضمیر جمع متکلم، مجرور متصل، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر تَبَارَکَ فعل کا ظرف لغو اول..... فِیْ حرف جار..... ہٖ ضمیر، واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے غائب، مجرور..... فِیْ حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ثانی..... تَبَارَکَ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مُنَظِّرٌ کُلَّ شَیْءٍ۔(ii) اَللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نَاظِرٌ۔(iii) اَللّٰہُ تَعَالٰی سَمِیْعٌ۔



قاعدہ(۵):۔ ذوالحال کے لئے مفعول صریح ہونا ضروری نہیں، بواسطہ حرف جار، مفعول غیر صریح بھی ذوالحال واقع ہوسکتا ہے۔اس صورت میں ذوالحال چاہے نکرہ ہو، حال کو اس سے مقدم کرنا واجب نہیں۔ جیسے اَلْکَلِمَۃُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًی مُفْرَدًا میں مَعْنًی ، ذوالحال اور مُفْرَدًا اس سے حال ہے۔

﴿ ترکیب ﴾

اَلْکَلِمَۃُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًی مُفْرَدًا :۔ الف لام برائے تعریف..... کَلِمَۃ مبتداء..... لَفْظ موصوف..... وُضِعَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا نائب الفاعل.... لام حرف جار..... مَعْنًی ذوالحال..... مُفْرَدًا صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور..... لِ حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو..... وُضِعَ فعل اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے مل کر صفت..... لَفْظ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفرد کی تاویل میں ہو کر خبر..... کَلِمَۃ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) نَظَرْتُ اِلٰی زَیْدٍ مَقْتُوْلًا۔(ii) جَاءَ نَفَرٌ اِلٰی السُّوْقِ مُزْدَحِمًا۔

(iii) نَحْنُ نَمْشِیْ إِلَى الْبَیْتِ مُبَارِکًا.



قاعدہ (9):۔ جب جملہ، حال واقع ہو رہا ہو، تو اس میں ایک ایسی شے کا ہونا ضروری ہے، جو ذوالحال اور حال میں تعلق پیدا کرے۔ اسے رابطہ کہتے ہیں۔ یہ کبھی فقط ضمیر، کبھی فقط واؤ اور کبھی واؤ اور ضمیر کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جیسے

جَاءُوْ أَبَاهُمْ عِشَاءً يَّبْكُوْنَ (وہ شام کے وقت اپنے والد کے پاس اس حال میں آئے کہ رو رہے تھے)

لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَّخٰسِرُوْنَ

(اگر اسے بھیڑیا کھا جائے، اس حال میں کہ ہم ایک جماعت ہیں تو بے شک اس وقت تو ہم کسی کام کے نہیں)

خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوْفٌ (وہ اپنے گھروں سے اس حال میں نکلے کہ ہزاروں کی تعداد میں تھے)

فوائد :۔ واؤ سے شروع ہونے والے جملۂ حالیہ کی پہچان کا ضابطہ یہ ہے کہ اس واؤ کو ہٹا کر إِذْ کا لانا درست ہو۔ جیسے جِئْتُ وَالشَّمْسُ تَغِيْبُ کو جِئْتُ إِذِ الشَّمْسُ تَغِيْبُ پڑھنا بھی درست ہے۔

﴿ ترکیب ﴾

رَأَيْتُ جَامُوْسًا وَهُوَ يَمُوْتُ :۔ رَأَيْتُ صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... جَامُوْسًا ذوالحال.... وَ حالیہ.... هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے ذوالحال، مبتداء.... يَمُوْتُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... يَمُوْتُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ.... رَأَيْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) جَاءَ زَيْدٌ وَهُوَ ضَاحِكٌ. (ii) سَمِعْتُ فَاطِمَةَ وَهِيَ بَاكِيَةٌ. (iii) بَاعَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ وَهُمَا مُشْتَرِكَانِ. (iv) وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا. (v) زَيْدٌ يَمْشِيْ وَهُوَ يَمْشِيْ. (vi) أَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَا أُشْرِكُ بِهٖ أَحَدًا. (vii) فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ. (viii) يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ.



قاعدہ (10):۔ کلام میں جب بھی وَحْدَهٗ واقع ہو، جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَحْدَهٗ ، تو اسے مُنْفَرِدًا کی تاویل میں کرکے ماقبل

سے حال بنائیں گے۔

﴿ ترکیب ﴾

طَافَ زَیْدٌ وَحْدَہٗ :۔ طَافَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف.... زَیْدٌ ذوالحال.... وَحْدَ مضاف.... ہٗ ضمیر مجرور متصل، راجع بسوئے ذوالحال، مضاف الیہ.... وَحْدَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مُنْفَرِدًا کی تاویل میں ہو کر حال...ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل.... طَافَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) جِئْنَا لِنَعْبُدَاللّٰہَ وَحْدَہٗ.(ii) اُذْکُرْرَبَّکَ وَحْدَہٗ.(iii) جَاءَ زَیْدٌ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ وَحْدَہٗ.(iv) ضَرَبَ زَیْدٌ وَحْدَہٗ.(v) مَاتَتِ الْاِمْرَاَۃُ وَحْدَھَا.(vi) سَقَطَتِ الصَّبِیَّۃُ وَحْدَھَا.



قاعدہ(11):۔ مقام اختلاف میں، جیسے ھٰذَا مَسْمُوْعٌ مِّنَ الْعَرَبِ خِلَافًا لِلْاَخْفَشِ (یہ عرب سے سنا گیا ہے اخفش کے برخلاف سنا گیا ہے) میں لفظ خِلَافًا کو مُخَالِفًا کی تاویل میں کر کے ماقبل فعل یا شبہ فعل کے فاعل و نائب الفاعل سے حال بنائیں گے۔

﴿ ترکیب ﴾

ھٰذَا مَسْمُوْعٌ مِّنَ الْعَرَبِ خِلَافًا لِلْاَخْفَشِ :۔ (اصل عبارت یوں ہوگی۔ ھٰذَا مَسْمُوْعٌ مِّنَ الْعَرَبِ اَقُوْلُ ھٰذَا مُخَالِفًا لِلْاَخْفَشِ)،چنانچہ

ھٰذَا اسم اشارہ، مبتداء.... مَسْمُوْعٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء اس کا نائب الفاعل.... مِنْ حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... عَرَبِ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اسم مفعول کا ظرف مستقر.... مَسْمُوْعٌ اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

خِلَافًا مصدر بمعنی مُخَالِفًا اسم فاعل.... لِ حرف جار.... اَخْفَش مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر خلافًا بمعنی مخالفًا اسم فاعل کا ظرف مستقر.... خِلَافًا مصدر بمعنی مخالفًا اپنے ظرف مستقر سے مل کر، ماقبل فعل محذوف اَقُوْلُ کی انا ضمیر سے حال....

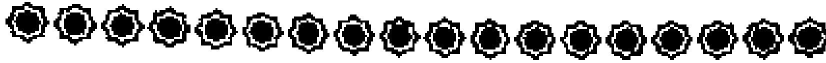
اَقُوْلُ صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر، ذوالحال...ذوالحال اپنے حال سے مل

کر فاعل.... اس کے بعد ھٰذَا بطورِ مفعول معروف.... اَقُوْلُ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(I) ھٰذَا يَقُوْلُ زَيْدٌ جَمِيْلًا قَائِمًا . (II) اَنَا اُعْطِيْكَ جَمِيْلًا قَائِلًا لَكَ.

(III) اَنْتَ تَلْعَبُ مَدْرَسَتُكَ كُلَّ يَوْمٍ جَمِيْلًا لَا مِنْكَ.



قاعدہ(12):۔ اگر معرفہ کے بعد غیر آجائے تو معرفہ کو ذوالحال اور غیر کو اس کے مضاف الیہ سے ملا کر حال بنائیں گے۔ جیسے اَنَا دَخَلْتُ فِيْ بَيْتِ زَيْدٍ غَيْرَ عَارِيَةٍ (میں زید کے مکان میں عاریۃ لینے کے علاوہ گھر میں داخل ہوا) .... میں بَيْتِ زَيْدٍ ذوالحال اور غَيْرَ عَارِيَةٍ حال ہے۔

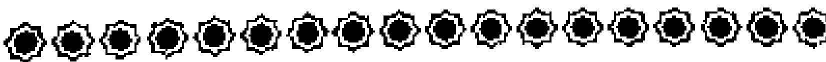
﴿ ترکیب ﴾

اَنَا دَخَلْتُ فِيْ بَيْتِ زَيْدٍ غَيْرَ عَارِيَةٍ :۔ اَنَا ضمیر واحد متکلم، مرفوع منفصل، مبتداء.... دَخَلْتُ صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... فِيْ حرف جار.... بَيْتِ مضاف.... زَيْدٍ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال.... غَيْرَ مضاف.... عَارِيَةٍ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر فِيْ حرف جار کا مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... دَخَلْتُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(I) اَنَا اَنْظُرُ اِلَيْكَ غَيْرَ غَضَبٍ. (II) جَاءَ زَيْدٌ غَيْرَ اَبِيْكَ.

(III) يَقُوْلُ الْاُسْتَاذُ النَّصِيْحَةَ غَيْرَ قَبِيْحٍ.



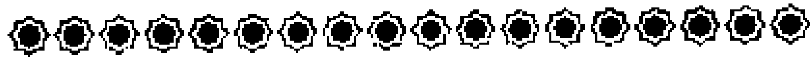
قاعدہ(13):۔ بسا اوقات اَيٌّ معنی کمال پر دلالت کرتا ہے، اسے اَيٌّ کمالیہ کہتے ہیں۔ جب یہ نکرہ کے بعد واقع ہو، جیسے خَالِدٌ رَجُلٌ اَيُّ رَجُلٍ .... تو اس وقت نکرۂ مذکور کی صفت واقع ہوگا اور عبارت ھُوَ كَامِلٌ فِيْ صِفَاتِ الرِّجَالِ کے معنی میں ہوگی۔ اور اگر معرفہ کے بعد ذکر کیا جائے، جیسے مَرَرْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ اَيَّ رَجُلٍ ، تو ایسی صورت میں اسے معرفہ سے حال بنائیں گے۔

﴿ ترکیب ﴾

مَرَرْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ اَیِّ رَجُلٍ :۔ مَرَرْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... ب حرف جار.... عبد مضاف.... اللّٰہ اسم جلالت مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ذوالحال.... اَیِّ مضاف.... رَجُل مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور.... ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو....فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(ا) جَاءَ زَیْدٌ اَیُّ رَجُلٍ.(ll) اَکَلَ الطَّعَامَ اَیَّ طَعَامٍ.(lll) ذَھَبَ بَکْرٌ اَیَّ بِلِبِیْدٍ.

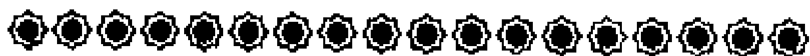


قاعدہ(14):۔ اگر جار مجرور، عبارت کے درمیان میں (نہ کہ شروع میں) کسی اسم معرفہ کے بعد واقع ہوں، تو انہیں کسی کے متعلق کر کے ماقبل کے لئے حال۔ یا۔ صفت بنائیں گے۔ جیسے

جَاءَنِیْ زَیْدٌ مِّنْ شَرِیْفِ الْقَوْمِ لِلْاِسْتِقْرَاضِ (زید جو شریف القوم میں سے ہے، میرے پاس قرض طلب کرنے کے لئے آیا)

﴿ ترکیب ﴾

جَاءَنِیْ زَیْدٌ مِّنْ شَرِیْفِ الْقَوْمِ لِلْاِسْتِقْرَاضِ :۔ جاء صیغہ واحد مذکر غائب.... ن وقایہ کا.... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... زید ذوالحال.... من حرف جار..... شریف مضاف....الف لام برائے تعریف.... قوم مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر، ثابتاً محذوف کا ظرف مستقر... ثابتاً صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل.... ل حرف جار....الف لام برائے تعریف.... استقراض مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو....فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ(15):۔ مَعًا ، مُجْتَمِعِیْنَ ..یا.. مُجْتَمِعِیْنَ کی تاویل میں ہو کر حال اور کبھی مفعول فیہ واقع ہوتا ہے۔ جیسے

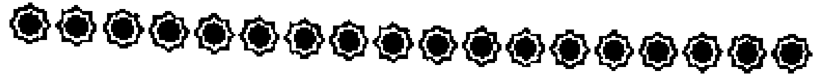
قَمِيْصُهُمَا مَعاً ...اور... إِنَّ مَضْمُوْنَهُمَا مَعاً مَفْعُوْلٌ بِهٖ فِي الْحَقِيْقَةِ

پہلی مثال میں مفعول فیہ اور دوسری میں حال واقع ہو رہا ہے۔

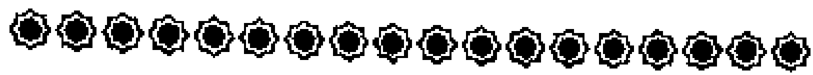


قاعدہ(16):۔ فَصَاعِداً ہمیشہ عامل محذوف کے فاعل سے حال واقع ہوگا۔ چنانچہ لَا يَقَعُ اِلْاَعْلَى الثُّلُثِ فَصَاعِداً (اس کا وقوع تہائی سے کم نہیں ہوتا بلکہ تہائی یا زیادہ پر) .... میں فَصَاعِداً کی ترکیب کرتے ہوئے اصل عبارت یہ ہوگی۔

فَزَادَ مَا يَقَعُ هُوَ عَلَيْهِ صَاعِداً



قاعدہ(17):۔ لفظ جَمِيْعًا ہمیشہ حال واقع ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَ الْغِلْمَانُ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا



قاعدہ(18):۔ درج ذیل صورتوں میں ذوالحال نکرہ ہونے کے باوجود حال سے مقدم رہتا ہے۔

(i) جب ذوالحال، استفہام کے بعد واقع ہو۔ جیسے اَجَاءَكَ اَحَدٌ رَاكِبًا ؟

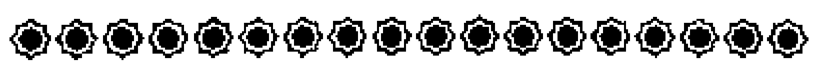
(ii) جب ذوالحال، موصوف یا مضاف بن رہا ہو۔ جیسے

جَاءَ لِيْ صَدِيْقٌ حَمِيْمٌ طَالِبًا مَعُوْنَتِيْ (میرے پاس میرا گہرا دوست، میری مدد طلب کرنے کی حالت میں آیا)

مَرَّتْ عَلَيْنَا سِتَّةُ اَيَّامٍ شَدِيْدَةً (ہم پر چھ شدید دن گزرے)

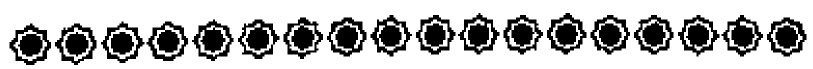
(iii) جب واؤ سے شروع ہونے والا جملہ حال واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا (یا اس کی مثل جو ایک ایسی بستی پر سے گزرا جو اپنی چھتوں کے بل الٹی پڑی تھی)



قاعدہ(19):۔ اگر جملہ حالیہ، واؤ سے شروع نہ ہو رہا ہو تو اب حال کی تقدیم یا تاخیر، دونوں جائز ہیں۔ جیسے

جَاءَ خَلِيْلٌ يَحْمِلُ كِتَابَهٗ ...یا... جَاءَ يَحْمِلُ كِتَابَهٗ خَلِيْلٌ



قاعدہ(20):۔ بسا اوقات اسم جامد، بغیر کسی تاویل کے بھی حال بن جاتا ہے۔ یہ 7 مقام پر ہوسکتا ہے۔

(i) جب اسم جامد موصوف بن رہا ہو۔ جیسے اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا (ہم نے اسے نازل کیا، اس حال میں کہ یہ عربی قرآن ہے)

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (تو وہ اس کے لئے ظاہر ہوا، اس حال میں کہ ایک تندرست آدمی تھا)

(ii) جب وہ قیمت مقرر کرنے کے معنی پر دلالت کر رہا ہو۔ جیسے

اِشْتَرَيْتُ الثَّوْبَ ذِرَاعًا بِدِينَارٍ (میں نے اس کپڑے کو خریدا اس حال میں کہ اس کا ایک ذراع ایک دینار کے برابر ہے)

(iii) جب عدد پر دلالت کر رہا ہو۔ جیسے

فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً (تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اس حال میں کہ وہ چالیس راتوں کا تھا)

(iv) جب اس اسم جامد سے اسم تفضیل حال بن رہا ہو۔ جیسے

خَالِدٌ خُلُقًا مَا أَحْسَنُ مِنْهُ رَجُلًا (خالد اس حال میں کہ غلام ہے اس سے ایک مرد بہتر ہے)

(v) جب یہ اسم جامد، ذوالحال کی کسی نوع پر دلالت کر رہا ہو۔ جیسے

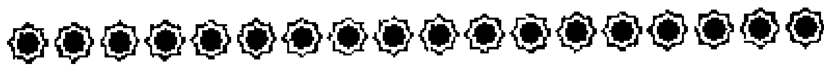
هٰذَا مَالُکَ ذَهَبًا (یہ سونے کی حالت میں تیرا مال ہے)

(vi) جب یہ اسم جامد، ذوالحال کی فرع واقع ہو رہا ہو۔ جیسے هٰذَا ذَهَبُکَ خَاتِمًا (یہ انگوٹھی کی حالت میں تیرا سونا ہے) اور۔

وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا (اور تم پہاڑ تراشتے ہو اس حال میں کہ وہ گھر ہیں)

(vii) جب یہ اسم جامد، ذوالحال کی اصل واقع ہو رہا ہو۔ جیسے

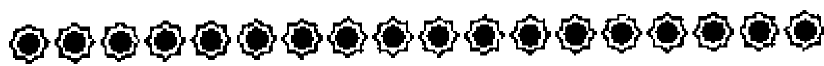
هٰذَا خَاتَمُکَ ذَهَبًا (یہ تیری انگوٹھی ہے، اس حال میں کہ سونے کی ہے)



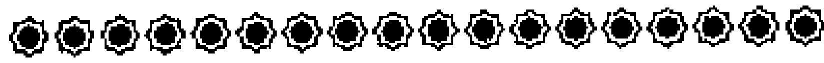
قاعدہ (21):۔ اگر جملہ فعلیہ میں ظرف یا جار مجرور واقع ہوں اور فعل یا کسی اور کلمے سے ان کا تعلق ظاہر نہ ہو، تو انہیں کسی کے متعلق کرکے فاعل یا مفعول سے حال بنائیں گے۔ جیسے

رَأَيْتُ الْهِلَالَ بَيْنَ السَّحَابِ .... نَظَرْتُ الْكَلْبَ عَلَى السَّقْفِ

توضیح:۔ پہلی مثال میں بَيْنَ السَّحَابِ کا متعلق مُسْتَقِرًّا نکالیں گے اور وہ الْهِلَالَ سے حال ہوگا۔ جب کہ دوسری مثال میں عَلَى السَّقْفِ کا متعلق مَوْجُودًا نکالیں گے اور وہ تُ ضمیر سے حال ہوگا۔

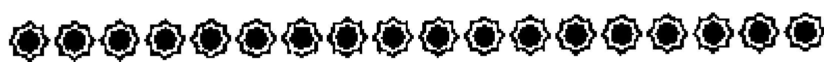


قاعدہ (22):۔ اگر ذوالحال سے قبل حرف جار زائد ہو، تو حال کو اس سے مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔ جیسے مَا جَاءَ رَاكِبًا مِنْ أَحَدٍ



قاعدہ (23):۔ اگر اسم اشارہ ما قبل کے لئے فاعل یا مفعول بن رہا ہو، تو اسے ذوالحال اور جملے کو حال بنائیں گے۔ جیسے

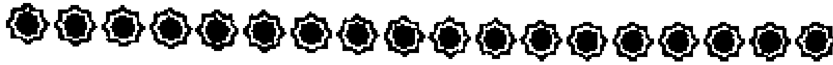
ضَرَبْتُ هٰذَا وَهُوَ رَاكِبٌ



قاعدہ (24):۔ بسا اوقات حال محذوف ہوتا ہے۔ اس وقت سیاق و سباق سے اندازہ کرکے حال متعین کیا جاتا ہے۔ جیسے

وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْہِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ

فوائد:۔ یہاں سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ سے پہلے قَائِلِیْنَ محذوف ہے اور یہ یَدْخُلُوْنَ کی واؤ ضمیر سے حال واقع ہو رہا ہے۔



قاعدہ(25):۔ یونہی اگر کسی مقام پر ذوالحال کی تعیین میں دقت پیش آ رہی ہو تو معنی کا دھیان رکھتے ہوئے غور کریں، ہوسکتا ہے وہ محذوف ہو۔ جیسے اَھٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ رَسُوْلاً

فوائد:۔ یہاں رَسُوْلاً حال ہے لیکن ذوالحال کی تعیین دشوار ہے۔ چنانچہ غور کریں تو معلوم ہوگا کہ بَعَثَ کے بعد مفعول کی ضمیر ہ محذوف اور ذوالحال ہے۔ اصل عبارت یوں ہوگی، بَعَثَہُ اللّٰہُ رَسُوْلاً



قاعدہ(26):۔ اگر کسی مقام پر اکیلا صیغہ صفت، حالت نصبی میں نظر آئے۔ جیسے ھَنِیْئاً لَکَ (مبارک ہو تیرے لئے) ..اور.. مَاْجُوْرًا (اجر دی ہوئی حالت میں) .... تو اسے، باعتبار قرینہ عبارت محذوف نکال کر حال بنائیں گے۔ چنانچہ اصل عبارات یہ ہوں گی۔

ثَبَتَ لَکَ الشَّیْءُ ھَنِیْئًا ..اور.. رَجَعْتَ مَاْجُوْرًا



سبق نمبر.....(22)

مُمَیَّز تمییز کے قواعد

آپ النحو الکبیر میں پڑھ چکے ہیں کہ تمییز کبھی مفرد سے ابہام اٹھاتی ہے اور کبھی نسبت سے۔ یہاں اتنا مزید یاد رکھیں کہ

قاعدہ(1):۔ تمام اعداد ہمیشہ ممیَّز اور ان کے معدود ہمیشہ تمییز واقع ہوں گے۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً میں اَحَدَ عَشَرَ ممیَّز اور رَجُلاً اس کی تمییز ہے۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا :۔ عِنْدَ مضاف.... یْ ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مَوْجُوْدٌ محذوف کا ظرف مستقر.... مَوْجُوْدٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم... اَحَدَ عَشَرَ ممیَّز.... دِرْهَمًا اس کی تمییز....ممیَّز اپنی تمییز سے مل کر مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) حَسُنَ زَیْدٌ نَفْسًا :۔ حَسُنَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... زَیْدٌ اس کا فاعل.... نَفْسًا فعل اور فاعل کے درمیان نسبت کی تمییز.... حَسُنَ فعل اپنے فاعل اور نسبت کے درمیان تمییز سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iii) زَیْدٌ اَکْثَرُ مَالاً :۔ زَیْدٌ مبتداء.... اَکْثَرُ صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مَالاً مبتداء اور خبر کے درمیان نسبت کی تمییز....مبتداء اپنی خبر اور نسبت کے درمیان تمییز سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) جَاءَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلاً. (ii) قِیْلَ عِشْرُوْنَ صَبِیًّا. (iii) نَامَ اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ کَلْبًا. (iv) اِشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَیْبًا. (v) فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا. (vi) اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالاً. (vii) کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا.
(viii) نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا. (ix) یَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِیْمَانًا.

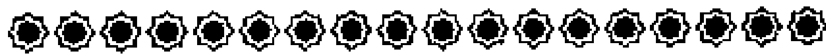


قاعدہ (2):۔ اگر کوئی مصدر، نہ تو ماقبل فعل کا ہم معنی ہو اور نہ ہی اس کے لئے جب واقع ہو رہا ہو تو بسا اوقات اسے ماقبل ممیَّز کی تمییز

قرار دیں گے جیسے وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ اِمَّا حَقِيْقَةً وَاِمَّا مَجَازًا

﴿ ترکیب ﴾

وَهُوَ اِتِّصَالُ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ اِمَّا حَقِيْقَةً وَاِمَّا مَجَازًا :۔ هُوَ ضمیر واحد مذکر غائب مرفوع منفصل، راجع بسوئے اِلْصَاق مبتداء.... اِتِّصَالُ مصدر مضاف.... الف لام برائے تعریف.... شَيْء مضاف الیہ، مصدر کا فاعل.... بِ حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... شَيْء مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اِتِّصَال مصدر کا ظرف لغو.... اِتِّصَالُ مصدر اپنے مضاف الیہ فاعل اور ظرف لغو سے مل کر ممیّز.... اِمَّا تردیدیہ.... حَقِيْقَةً معطوف علیہ.... وَ زائدہ.... اِمَّا حرف عطف.... مَجَازًا معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تمییز....ممیّز اپنی تمییز سے مل کر خبر....مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ (3):۔ تین سے لے کر دس تک اعداد اور سو (مِائَةٌ) اور ہزار (اَلْفٌ) اپنے معدود کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جیسے اِنَّ الْعَوَامِلَ فِي النَّحْوِ مِائَةُ عَامِلٍ۔ ان کی ترکیب کرتے ہوئے اعداد کو ممیّز مضاف اور معدود کو تمییز مضاف الیہ بنائیں گے۔

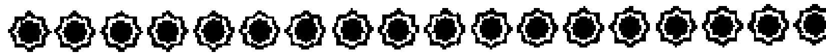
﴿ ترکیب ﴾

اِنَّ الْعَوَامِلَ فِي النَّحْوِ مِائَةُ عَامِلٍ :۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل.... الف لام برائے تعریف.... عَوَامِلَ ذوالحال.... فِي حرف جار...الف لام برائے تعریف.... نَحْو مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر، مَذْكُوْرَةً محذوف کا ظرف مستقر.... مَذْكُوْرَةً صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں هِيَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.... اَلْعَوَامِلُ ذوالحال اپنے حال سے مل کر حرف مشبہ بالفعل کا اسم.... مِائَةُ ممیّز مضاف.... عَامِلٍ تمییز مضاف الیہ....ممیّز مضاف اپنی تمییز مضاف الیہ سے مل کر خبر.... اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(I) فِي الْاُسْبُوْعِ سَبْعَةُ اَيَّامٍ.(II) عَلَى السَّطْحِ عَشَرَةُ رِجَالٍ.(III) قَتَلَ زَيْدٌ تِسْعَةَ اَكْلُبٍ.

(IV) عَلَى السَّرِيْرِ اَرْبَعَةُ كُتُبٍ.(V) فِي الْمَلْعَبِ خَمْسُ سَيَّارَاتٍ.(VI) رَاَيْتُ سِتَّةَ اَسْئِلَةٍ.

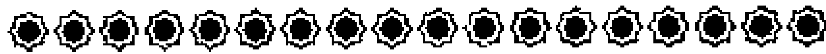


قاعدہ (4):۔ جب حرف جار رُبَّ کے بعد واحد مذکر غائب کی ضمیر اور اس کے بعد کوئی اسم منصوب واحد، تثنیہ، جمع، مذکر یا مؤنث نظر آئے، جیسے رُبَّهٗ رَجُلًا ...اور... رُبَّهٗ رَجُلَيْنِ ...اور... رُبَّهٗ رِجَالًا ...اور... رُبَّهٗ امرأةً ...اور... رُبَّهٗ امرأتين ...اور... رُبَّهٗ نِسَاءً لَقِيْتُهٗ، تو ضمیر کو ممیز اور مابعد اسم کو اس کی تمیز قرار دے کر مجرور بنائیں گے۔ پھر رُبَّ اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو بنے گا۔

فائدہ:۔ یہ امر ضرور پیش نظر رہے کہ یہ ضمیر ممیز، کسی کی جانب راجع نہ ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی نحاۃ اس ضمیر کو ضمیر مجہول سے تعبیر کرتے ہیں۔

﴿ ترکیب ﴾

رُبَّهٗ رَجُلًا لَقِيْتُهٗ :۔ رُبَّ حرف جار.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، ممیز.... رجلًا اس کی تمیز...ممیز اپنی تمیز سے مل کر مجرور... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم.... لقیتہ فعل، حسب سابق ترکیب کے ساتھ، اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ (5):۔ لِلّٰهِ دَرُّهٗ فَارِسًا (گھڑسوار ہونے کے لحاظ سے اللہ ہی کے لئے اس شخص کی خوبی ہے) کی مثل ترکیب میں اسم منصوب ہمیشہ کسی موصوف محذوف کی تمیز واقع ہوگا۔ چنانچہ یہاں اصل عبارت لِلّٰهِ دَرُّهٗ رَجُلًا فَارِسًا ہوگی۔



افعالِ ناقصہ کے قواعد

قاعدہ(1):۔ ان کے اسم اور خبر کی پہچان کے قواعد وہی ہیں، جو مبتداء وخبر کے تحت مذکور ہوئے۔

قاعدہ(2):۔ اگر ان افعال کے بعد اکیلا جار مجرور ہو، جیسے كَانَ فِي الدَّارِ ، تو جار مجرور کو کسی فعل...یا...شبہ فعل کے متعلق کرکے خبر بنائیں اور ان افعال میں پوشیدہ ضمیر کو ان کا اسم قرار دیں۔ یہ ضمیر صیغے کے مطابق واحد، تثنیہ، جمع، مذکر یا مؤنث نکالی جائے گی۔

قاعدہ (3):۔ اگر ان کے بعد ظرف ہو، جیسے كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، تو اسے کسی فعلِ محذوف کا مفعول فیہ بنا کر ان کی خبر بنائیں اور ان افعال میں، صیغے کے مطابق ضمیر، اسم نکالیں۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) كَانَ فِي الدَّارِ :۔ كَانَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ ماضی مثبت معروف از افعالِ ناقصہ....اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے غائب، اس کا اسم.... فِــي حرفِ جار....الف لام برائے تعریف.... دَارِ مجرور....حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر مَـوْجُودٌ محذوف کا ظرفِ مستقر.... مَـوْجُودٌ صیغہ واحد مذکر اسمِ مفعول، اس میں هــو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے كَانَ کا اسم، اس کا نائب الفاعل.... مَوْجُودٌ اسمِ مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر كَان کی خبر... كَانَ فعلِ ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) كُنْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السُّوْقِ :۔ كُــنْــتُ صیغہ واحد متکلم، فعلِ ماضی مثبت معروف از افعالِ ناقصہ....اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا اسم.... يَــوْمَ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... جُــمُــعَــةِ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر قُمْتُ محذوف کا مفعول فیہ.... قُمْتُ صیغہ واحد متکلم، فعلِ ماضی مثبت معروف، اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... فِي حرفِ جار.... الف لام برائے تعریف.... سُوْقِ مجرور....حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر قُمْتُ فعل کا ظرفِ لغو.... قُمْتُ فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور ظرفِ لغو سے مل کر خبر.... كَانَ فعلِ ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) كَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ.(ii) كَانَ لَهُمْ.(iii) مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.(iv) كَانَ لِلّٰهِ.(v) كَانَ مِنَ الْفَاسِقِيْنَ.(vi) كَانَ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ.(vii) كَانَ مِنَ الْجِنِّ.(viii) كَانَ لِغُلَامٍ مِّنِّي.(ix) كَانَ فِي الضَّلَالِ لَهُ.
(x) إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ.(xi) إِنَّهُ كَانَ مِنَ الصَّالِحِيْنَ.(xii) هُوَ كَانَ مِنَ الْقَائِلِيْنَ.

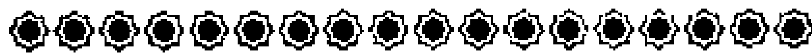
قاعدہ (4):۔ اگر ان افعال کے بعد اکیلا اسم ہو، جیسے كَانَتْ اِمْرَأَةً تو اسے منصوب پڑھ کر خبر بنائیں اور اسم کے لئے ان افعال میں ضمیر نکالیں۔

﴿ ترکیب ﴾

كَانَتْ اِمْرَأَةً :۔ كَانَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مثبت معروف، از افعال ناقصہ۔۔۔اس میں هِيَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے غائب، اس کا اسم۔۔۔۔ اِمْرَأَةً اس کی خبر۔۔۔۔ كَانَتْ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) كَانَ مَفْعُوْلاً۔(ii) اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا۔(iii) اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلاً۔(iv) اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا۔(v) اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔(vi) اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔(vii) كَانَ يَؤُوْسًا۔(viii) مَاكَانَ مَحْظُوْرًا۔(ix) كَانَ تَقِيًّا۔(x) كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا۔(xi) اِنَّهٗ كَانَ مُخْلِصًا۔(xii) كَانَ رَسُوْلاً نَّبِيًّا۔



قاعدہ (5):۔ بسا اوقات كَانَ ، تامّة ہوتا ہے یعنی اس کا معنی، فاعل کے ساتھ مل کر مکمل ہو جاتا ہے، خبر کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جیسے كَانَ الْقِتَالُ (یعنی جنگ حاصل ہوئی)، اس وقت اسے اکثر وَجَدَ ۔۔یا۔۔ حَصَلَ کے معنی میں لے کر، مابعد اسم کو اس کا فاعل بنائیں۔



قاعدہ (6):۔ اگر حرف لَوْ سے پہلے واو ہو اور ان کا ترجمہ اگرچہ ہو سکتا ہو اور اس کے بعد کوئی اکیلا اسم ہو، جیسے بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً (میری طرف سے پہنچاؤ، اگرچہ ایک ہی آیت ہو)، تو اسے كَانَ محذوف کی خبر بنا کر منصوب پڑھا جائے۔ یہ لَوْ وَصْلِيَّة کہلاتا ہے۔ اس صورت میں بھی كَانَ میں مستتر ضمیر، اسم ہوگی۔

﴿ ترکیب ﴾

بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً :۔ بَلِّغُوْا صیغہ جمع مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف۔۔۔اس میں و ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل۔۔۔۔ عن حرف جار۔۔۔۔ ی ضمیر واحد متکلم، مجرور متصل، مجرور۔۔۔۔حرف جار اپنے مجرور سے مل کر بلغوا فعل کا ظرف لغو۔۔۔۔فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

و زائدہ۔۔۔۔ لو وصلیہ۔۔۔۔ آیۃ سے پہلے کان محذوف۔۔۔۔ کان صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف

از افعال ناقصہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے قول مصطفیٰ ﷺ ، اس کا اسم .... آیۃ اس کی خبر.... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) نَزِعَ الْبَحْرُ وَلَوْ صَغِيْرًا. (ii) اِحْفَظُوا الْمَدْرَسَةَ وَلَوْ قَلِيْلًا.

(iii) اَقْبِلُوْا اِلَى النِّكَاحِ وَلَوْ فَقِيْرٌ عَادِلٌ.



قاعدہ (7):۔ ان افعال کے مشتقات اور مصادر کا وہی حکم ہے، جو ان افعال کا ہے۔ یعنی ان کے لئے بھی اسم وخبر تلاش کیا جائے گا۔ لیکن مصدر ہونے کی صورت میں اسم مضاف الیہ ہونے کی بناء پر لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہوگا۔ جیسے

لَا يُسَمّٰى اِسْمًا لِكَوْنِهٖ وَسْمًا عَلَى الْمَعْنٰى

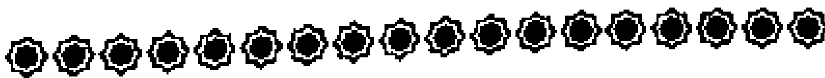
﴿ ترکیب ﴾

لَا يُسَمّٰى اِسْمًا لِكَوْنِهٖ وَسْمًا عَلَى الْمَعْنٰى :۔ لَا يُسَمّٰى صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی مجہول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم (جو کتاب میں ماقبل مذکور ہے، نہ کہ آگے آنے والا)، اس کا نائب الفاعل.... اِسْمًا مفعول بہ.... لِ حرف جار.... كَوْنِ مصدر مضاف.... ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، لفظاً مجرور، محلاً مرفوع، راجع بسوئے اسم، مضاف الیہ اور کون مصدر کا اسم.... وَسْمًا مصدر.... عَلٰى حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... مَعْنٰى مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر وَسْمًا مصدر کا ظرف لغو.... مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر کون مصدر کا اسم.... كَوْن مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور اسم سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر لَا يُسَمّٰى کا ظرف لغو.... لَا يُسَمّٰى فعل مجہول اپنے نائب الفاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) زَيْدٌ يَفْلَحُ لِكَوْنِهٖ مُجْتَهِدًا. (ii) بَكْرٌ حَسَنٌ غَيْرَ كَوْنِهٖ مُتَوَاضِعًا.

(iii) زَيْنَبُ لَا تَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ لِكَوْنِهَا سَقِيْمَةً.



قاعدہ (8):۔ لیس کی خبر پر باء ہمیشہ زائدہ ہوتی ہے۔ جیسے زَيْدٌ لَيْسَ بِكَاتِبٍ

﴿ ترکیب ﴾

أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ :- أ ہمزۂ استفہام.... لَيْسَ صیغہ واحد مذکر غائب از افعالِ ناقصہ.... اللّٰہ اسمِ جلالت، اس کا اسم.... ب حرفِ جار زائد.... كَافٍ صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لَيْسَ کا اسم، اس کا فاعل.... عبد مضاف.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے افعالِ ناقصہ کا اسم مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ.... اسمِ فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر لیس کی خبر.... لَيْسَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيْدِ. (ii) زَيْدٌ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْجَمَاعَةِ. (iii) لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا. (iv) هٰذَا الْإِلْزَامُ لَيْسَ بِغَائِبٍ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ. (v) فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ.



سبق نمبر......(24)

شرط وجزاء کے قواعد

آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ شرط اور جزاء ہمیشہ جملے ہوں گے۔ نیز ان میں سے شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ۔ اور۔ جزاء کبھی فعلیہ اور کبھی اسمیہ ہوگی۔ اب چند مزید قواعد ملاحظہ فرمائیں۔

قاعدہ (۱):۔ اِنْ ، لَوْ ۔اور۔ اذا تینوں شرط کے لئے مستعمل ہیں، لیکن ان میں باہم فرق یہ ہے کہ لَوْ ماضی اور اِنْ اور اِذَا مستقبل کے ساتھ خاص ہیں۔ پھر اِنْ اور اِذَا میں فرق یہ ہے کہ اِنْ مقامِ شک وتردد میں استعمال کیا جاتا ہے، جب کہ اِذَا یقینی امور میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ فَأَنْتِ طَالِقٌ (اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تُو طلاق والی ہے)

لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر آسمان وزمین میں دو خدا ہوتے تو یہ ضرور تباہ ہو جاتے)

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ

﴿ تراکیب ﴾

(i) اِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ :۔ اِن حرفِ شرط.... تَضْرِبْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعلِ مضارع مثبت معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط.... أَضْرِبْ صیغہ واحد متکلم، فعلِ مضارع مثبت معروف، اس میں آنا ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... أَضْرِبْ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء.... شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(ii) اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ :۔ اِذَا ظرفِ زمان، متضمن بمعنی شرط، مفعول فیہ مقدم.... طَلَعَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب، فعلِ ماضی مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... شَمْسُ اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط.... فاء جزائیہ .... الف لام برائے تعریف.... نَهَارٌ مبتداء.... مَوْجُوْدٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء.... شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(iii) لَوْ ذَهَبَ زَيْدٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ كُلَّ يَوْمٍ لَفَازَ :۔ لو حرفِ شرط.... ذھب صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ ماضی مثبت معروف.... زید فاعل.... الی حرفِ جار.... الف لام برائے تعریف.... مدرسۃ مجرور.... حرفِ جار اپنے

مجرور سے مل کر ظرف لغو..... کُل مضاف.... یوم مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ..... ذھب فعل اپنے فاعل، ظرف لغو اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط.....

ل برائے تاکید..... فاز صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے زید اس کا فاعل.....فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء.....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

● اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ فَاَنْتِ طَالِقٌ. ● اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ. ● فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ. ● اِنْ تَشْعَرِ الشَّاةَ اَشْعَرِ الشَّاةَ. ● اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ. ● اِنْ تَذْهَبْ اِلٰى مَكَّةَ اَذْهَبْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. ● فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. ● فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. ● فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ. ● اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا. ● قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ. ● اِنْ تَفْعَلْ فَاللّٰهُ خَبِيْرٌ عَلِيْمٌ. ● اِذَا اجْتَهَدْتَ فَاَنْتَ فَائِزٌ. ● اِذَا اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ فَلْيُدْخِلُوا الْجَنَّةَ بِالْعُمُرِ. ● اِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ فَقَدْ دَخَلْتَ فِيْهَا. ● وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ. ● لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ. ● وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا. ● لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ.



قاعدہ(2):۔ لَوْلَا ...اور... لَوْمَا بھی شرط کے لئے مستعمل ہیں۔یہ دونوں ہمیشہ مبتداء اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔جیسے

لَوْلَا رَحْمَةُ اللّٰهِ لَهَلَكَ النَّاسُ (اگر اللہ کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور لوگ ہلاک ہو جاتے)

لَوْمَا الْكِتَابَةُ لَضَاعَ اَكْثَرُ الْعِلْمِ (اگر کتابت نہ ہوتی تو ضرور علم کا اکثر حصہ ضائع ہو جاتا)

ان کی خبر اکثر ترکیب میں محذوف ہوتی ہے۔جیسا کہ مذکورہ امثلہ میں بھی واضح ہے۔کیونکہ دونوں مثالوں میں حاصلة ...یا... موجودة محذوف ہے۔اصل عبارت، لولا رحمة الله موجودة ...اور... لوما الكتابة حاصلة ہے۔اگلا جملہ ان کا جواب کہلاتا ہے اور اکثر اس سے پہلے لام تاکید ہوتی ہے۔

﴿ ترکیب ﴾

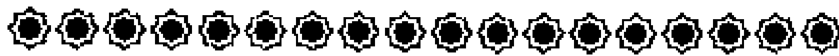
لَوْلَا رَحْمَةُ اللّٰهِ لَهَلَكَ النَّاسُ :۔ لولا حرف شرط..... رحمة مضاف..... الله اسم جلالت، مضاف

الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر محذوف **موجودۃ** کا مبتداء..... **موجودۃ** صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول، اس میں **ھی** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا نائب الفاعل.....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ شرطیہ ہوا۔

ل برائے تاکید..... **ھلک** صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف..... الف لام برائے تعریف..... **ناس** اس کا فاعل.....فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب **لولا** ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(I) لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ. (II) لَوْلَا الطَّبِيْبُ لَمَاتَ الْمَرِيْضُ. (III) لَوْمَا الْكِتَابَةُ لَضَاعَ اَكْثَرُ الْعِلْمِ.



قاعدہ(3):۔ **اَمَّا** بھی شرط کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

اَمَّا زَيْدٌ فَمُنْطَلِقٌ ..... فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ..... اَمَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَمَاتَ زَيْدٌ فِيْهِ

اس وقت یہ **مَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ** (جب بھی ہوگی کوئی شے) سے تبدیل شدہ ہے۔ اب اس کے بعد واقع شدہ اسم کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔ (1) وہ مبتداء ہوگا.....یا.. (2) مفعول بہ مقدم ہوگا.....یا.. (3) مابعد عامل کا مفعول فیہ بنے گا۔

جیسا کہ بالترتیب امثلہ سے واضح ہے۔ طریقہ ترکیب یہ ہے کہ پہلے **اَمَّا** کو حرف شرط قرار دیں۔ پھر مابعد جملے کی ترکیب کریں۔ اس میں موجود فاء، فاء جزائیہ ہے اور پھر اسے مذکورہ شرط محذوف کی جزا قرار دیں۔

﴿ تراکیب ﴾

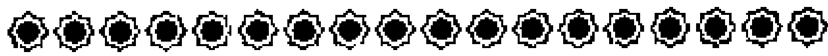
(I) **اَمَّا زَيْدٌ فَمُنْطَلِقٌ** :۔ **اَمَّا** حرف شرط..... **زید** مبتداء..... **ف** جزائیہ..... **منطلق** صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر شرط محذوف **مَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ** کی جزاء.....شرط محذوف اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(II) **فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ** :۔ **اَمَّا** حرف شرط.....الف لام برائے تعریف..... **یتیم** مفعول بہ مقدم..... **ف** جزائیہ..... **لا تقھر** صیغہ واحد مذکر حاضر فعل نہی حاضر معروف، اس میں **انت** ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر شرط محذوف **مھما یکن من شیء** کی جزاء.....شرط محذوف اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(ii) اَمَّا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَمَاتَ زَیْدٌ فِیْہِ :۔ اَمَّا حرف شرط..... یوم مضاف .... الف لام برائے تعریف..... جمعۃ مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مقدم..... ف جزائیہ..... مات صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف..... زید فاعل..... فی حرف جار..... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے یوم الجمعۃ مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر فعل کا ظرف لغو..... مات فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ مقدم اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط محذوف مھمایکن من شیء کی جزاء.....شرط محذوف اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ۔ (ii) وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ۔ (iii) وَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَھُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ الرَّاضِیَۃِ۔ (iv) وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ۔



قاعدہ(۸):۔ اسمائے شرطیہ ترکیب میں اکثر درج ذیل صورتوں میں واقع ہوتے ہیں۔

مَنْ:۔ یہ مبتداء اور کبھی مفعول بہ واقع ہوگا۔ جیسے

مَنْ یُّکْرِمْنِیْ اُکْرِمْہُ (مبتداء کی مثال) .... وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ (مفعول بہ کی مثال)

ما:۔ یہ مفعول بہ مقدم واقع ہوگا۔ جیسے مَا تَشْتَرِ اَشْتَرِ

این:۔ یہ مفعول فیہ مقدم واقع ہوگا۔ جیسے اَیْنَ تَمْشِ اَمْشِ

اکثر اس کے ساتھ ما زائدہ، تاکید کی غرض سے بڑھا دیا جاتا ہے۔ جیسے اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ

متی:۔ یہ مفعول فیہ مقدم واقع ہوگا۔ جیسے مَتٰی تَذْھَبْ اَذْھَبْ

أیٌّ:۔ یہ بھی مبتداء اور کبھی مفعول بہ واقع ہوگا۔ جیسے بالترتیب امثلہ سے ظاہر ہے۔

اَیُّھُمْ یَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْہُ .... اَیَّھُمْ تُکْرِمْہُ اُکْرِمْہُ

فوائد:۔ بسا اوقات ان کے بعد ما زائدہ آتا ہے۔ یہ اسے عمل سے نہیں روکتا، لہذا اس کا مابعد اسم، مضاف الیہ ہونے کی بناء پر مجرور رہتا ہے۔ جیسے حدیث مبارک میں ہے۔ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نَکَحَتْ نَفْسَھَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّھَا فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ بَاطِلٌ بَاطِلٌ

انّٰی:۔ یہ مفعول فیہ مقدم واقع ہوگا۔ جیسے اَنّٰی تَکُنْ اَکُنْ

إذما:۔ یہ مفعول بہ مقدم واقع ہوگا۔ جیسے اِذْمَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ

حَیْثُمَا:۔ یہ مفعول فیہ مقدم واقع ہوگا۔ جیسے حَیْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ

مَهْمَا:۔ یہ مفعول فیہ مقدم ہوگا۔ جیسے مَهْمَا تَلْعَبْ اَلْعَبْ

اَیَّانَ:۔ یہ بھی مفعول فیہ مقدم واقع ہوگا۔ جیسے اَیَّانَ تَجْتَهِدْ تَجِدْ نَجَاحًا (جس وقت تو محنت کرے گا کامیابی پائے گا)۔

﴿ ترکیب ﴾

اَیُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ بَاطِلٌ بَاطِلٌ :۔ اَیُّ اسم شرط، مضاف.... ما زائدہ.... امراۃ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء.....

نکحت صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... نفس مضاف.... ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتداء، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ..... ب حرف جار.... غیر مضاف.... اذن مضاف الیہ مضاف.... ولی مضاف الیہ مضاف.... ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتداء، مضاف الیہ.... ولی مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اذن کا مضاف الیہ.... اذن مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر غیر مضاف کا مضاف الیہ.... غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر نکحت فعل کا ظرف لغو.... نکحت فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط.....

ف جزائیہ.... نکاح مضاف.... ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے امراۃ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء.... باطل صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر اول.... باطل حسب سابق خبر ثانی.... باطل حسب سابق خبر ثالث.... مبتداء اپنی تینوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔



قاعدہ(5):۔ فَقَطْ اسم فعل بمعنی اِنْتَهِ (تو رک جا) ہے، جب یہ فاء کے ساتھ آئے، جیسے فَقَطْ ، تو اس پر موجود فاء کو جزائیہ اور اس کو شرط محذوف کی جزاء بنائیں گے۔ شرط کے تعین کے لئے ماقبل کلام کو قرینہ بنایا جائے گا۔ مثلاً اَلنَّوْعُ الرَّابِعُ حُرُوْفٌ تَنْصِبُ الْاِسْمَ فَقَطْ (چوتھی قسم وہ حروف ہیں، جو فقط اسم کو نصب دیتے ہیں) میں شرط محذوف، اِذَا نَصَبْتَ بِهَا الْاِسْمَ ، نکالی جائے گی۔ یعنی مراد مصنف یہ ہے کہ جب تو ان حروف ناصبہ کے سبب اسم کو نصب دے چکے، تو ٹھہر جا، کیونکہ یہ حروف، صرف اسماء کو نصب دیتے ہیں، افعال کو نہیں، لہذا ان کے ذریعے اسماء کو نصب دے کر رک جا۔ اور اَلنَّوْعُ الْخَامِسُ حُرُوْفٌ تَجُرُّ الْاِسْمَ

فقط (یہاں دو حرف ہیں، جو فقط اسم کو جر دیتے ہیں) میں شرط محذوف، اِذَا جَرَرْتَ بِهَا الِاسْمَ نکالی جائے گی۔

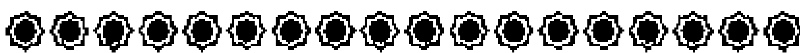
﴿ ترکیب ﴾

اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ حُرُوْفٌ تَجُرُّ الِاسْمَ فَقَطْ :۔ الف لام برائے تعریف.... نَـــوْعٌ موصوف....
الف لام برائے تعریف.... اَوَّلُ صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اس میں هُـــوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل... اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.... حُـــرُوْفٌ موصوف.... تَـجُـرُّ صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں هِـىَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل... الف لام برائے تعریف.... اِسْمَ مفعول بہ.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فاء فصیحہ..... قَطْ اسم فعل بمعنی اِنْتَهِ اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر شرط محذوف اِذَا جَـــرَرْتَ بِهَـــا الِاسْـــمَ کی جزاء.... اس میں اِذَا ظرف زمان، متضمن بمعنی شرط، مفعول فیہ مقدم.... جَـــرَرْتَ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں تَ ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... بِ حرف جار.... هَـا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے حروف، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر جررت فعل کا ظرف لغو.... الف لام برائے تعریف.... اِسْمَ مفعول بہ.... جَرَرْتَ فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ مقدم، ظرف لغو اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط.... شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(ا) اَلنَّوْعُ الْاَوَّلُ حُرُوْفٌ تَجُرُّ الِاسْمَ فَقَطْ. (اا) اَلْفَاعِلُ مَرْفُوْعٌ فِىْ كَلَامِ الْعَرَبِ فَقَطْ.
(ااا) وَالْغَلَبَةُ فِى الْمَنْعُوْتَاتِ بِظُهُوْرِ وَصْفٍ وَاحِدٍ مِّنْ نَّعْتٍ لَهُ وَصْفَانِ فَقَطْ.



قاعدہ(۵):۔ کبھی جزاء پہلے اور شرط بعد میں آتی ہے، اس صورت میں جزاء کو، جزائے مقدم اور شرط کو، شرط مؤخر کہیں گے۔ جیسے

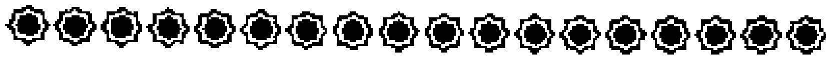
اَنْتَ ظَالِمٌ اِنْ دَخَلْتَ الدَّارَ

﴿ ترکیب ﴾

اَنْتَ ظَالِمٌ اِنْ دَخَلْتَ الدَّارَ :۔ اَنْتَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مرفوع منفصل، مبتداء.... ظَالِمٌ صیغہ واحد

مذکر اسم فاعل، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر لفظا، جملہ اسمیہ خبریہ اور معنی، جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر جزائے مقدم....

اِن حرف شرط.... ذَعَلْتِ صیغہ واحد مؤنث حاضر، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... الف لام برائے تعریف.... دَارَ مفعول فیہ.... ذَعَلْتِ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط مؤخر....شرط مؤخر اپنی جزائے مقدم سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔



قاعدہ (۷):۔ بسا اوقات عبارت میں لفظ **اِلَّا**، استثناء کے لئے مستعمل نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ اس وقت **اِنْ** شرطیہ اور عموماً **لَمْ يَكُنْ كَذَالِكَ** سے مرکب ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے، **اِلَّا مُرَكَّبَه** کہتے ہیں۔ اس کا ترجمہ عموماً ورنہ کیا جاتا ہے۔ اس کی پہچان اکثر ترجمے اور سیاق وسباق سے ہوتی ہے، نیز اس سے پہلے و ضرور ہوتا ہے۔ جیسے **تَكَلَّمْ بِعَمْرٍو وَاِلَّا فَاسْكُتْ** (ابھی بات کہہ ورنہ خاموش رہ) میں اصل عبارت، **تَكَلَّمْ بِعَمْرٍو وَاِنْ لَّمْ تَتَكَلَّمْ بِعَمْرٍو فَاسْكُتْ** ہے۔

اس مقام پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر **اِلَّا مُرَكَّبَه** سے پہلے صیغہ امر ہو، تو اس وقت اسے، ماقبل صیغۂ امر کے ہم معنی فعل مضارع مجزوم کے ساتھ مرکب تصور کیا جائے گا۔ جیسے سابقہ مثال سے بخوبی واضح ہے۔

اور اگر اس سے قبل صیغۂ امر نہ ہو، بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور الفاظ ہوں، جیسے **ثُمَّ الْمَعْنَوِيُّ اِنْ كَانَ ثُلَاثِيًّا سَاكِنَ الْاَوْسَطِ غَيْرَ اَعْجَمِيٍّ يَجُوْزُ صَرْفُهٗ وَتَرْكُهٗ كَهِنْدٍ وَاِلَّا يَجِبُ مَنْعُهٗ** (پھر مؤنث معنوی اگر ثلاثی ساکن الاوسط اور عجمی نہ ہو تو اسے منصرف اور غیر منصرف (دونوں طرح پڑھنا) جائز ہے، جیسے ہند، ورنہ غیر منصرف پڑھنا واجب ہے)، تو اب اسے اِنْ اور لَمْ يَكُنْ كَذَالِكَ کا مرکب قرار دیا جائے گا۔ چنانچہ **وَاِلَّا يَجِبُ مَنْعُهٗ**، کی اصل میں **وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ كَذَالِكَ يَجِبُ مَنْعُهٗ** ہوگی۔ اس کی ترکیب کرتے ہوئے **اِنْ لَّمْ يَكُنْ كَذَالِكَ** کو شرط اور مابعد فعل کو جزاء بنایا جائے گا۔

﴿ تراکیب ﴾

(۱) **تَكَلَّمْ بِعَمْرٍو وَاِلَّا فَاسْكُتْ**:۔ **تَكَلَّمْ** صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... ب حرف جار.... عمرو مجرور....حرف جار اپنی مجرور سے مل کر ظرف لغو.... **تَكَلَّمْ** فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

والا بمعنی **وَاِنْ لَّمْ تَتَكَلَّمْ بِعَمْرٍو**....اس میں و حرف عطف.... اِنْ حرف شرط.... **لَمْ تَتَكَلَّمْ** صیغہ واحد مذکر حاضر نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف، اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... ب حرف جار.... عمرو



مجرور۔۔۔۔حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو۔۔۔۔ لَمْ تَتَكَلَّمْ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔۔۔۔ فَ جزائیہ۔۔۔۔ اُسْكُتْ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل۔۔۔۔فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء۔۔۔۔شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

(11) ثُمَّ الْمَعْنَوِيُّ إِنْ كَانَ ثُلَاثِيًّا سَاكِنَ الْاَوْسَطِ غَيْرَ اَعْجَمِيٍّ يَجُوْزُ صَرْفُهٗ وَتَرْكُهٗ كَهِنْدٍ وَاِلَّا يَجِبُ مَنْعُهٗ :۔ ثُمَّ حرف عطف۔۔۔۔ الف لام برائے تعریف۔۔۔۔ مَعْنَوِيٌّ صیغہ واحد مذکر اسم منسوب، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف محذوف اَلتَّانِيْثُ اس کا نائب الفاعل۔۔۔۔اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔۔۔۔موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء۔۔۔۔

اِنْ حرف شرط۔۔۔۔ كَانَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف از افعال ناقصہ، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء، اس کا اسم۔۔۔۔ ثُلَاثِيًّا خبر اول۔۔۔۔ سَاكِنَ مضاف۔۔۔۔ اَوْسَط مضاف الیہ۔۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ثانی۔۔۔۔ غَيْر مضاف۔۔۔۔ اَعْجَمِيّ مضاف الیہ۔۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر ثالث۔۔۔۔ كَانَ فعل ناقص اپنے اسم اور تمام خبروں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔۔۔۔

يَجُوْزُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف۔۔۔۔ صَرْف مضاف۔۔۔۔ ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اَلتَّانِيْثُ الْمَعْنَوِيُّ مضاف الیہ۔۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ۔۔۔۔ تَرْك مضاف۔۔۔۔ ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اَلتَّانِيْثُ الْمَعْنَوِيُّ مضاف الیہ۔۔۔۔مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف۔۔۔۔معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فاعل۔۔۔۔ يَجُوْزُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء۔۔۔۔شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر۔۔۔۔مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

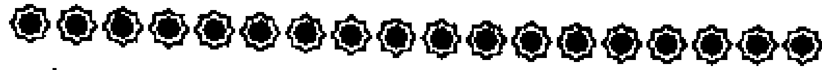
كَ مثلیہ جارہ۔۔۔۔ هِنْد مجرور۔۔۔۔حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مَثَلْتُ مَثَلًا کا ظرف مستقر۔۔۔۔اس میں مثلت صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل۔۔۔۔ مثلاً مفعول مطلق۔۔۔۔ مَثَلْتُ فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَاِلَّا يَجِبُ مَنْعُهٗ ، اصل میں وَاِنْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ يَجِبُ مَنْعُهٗ ہے۔ اس میں، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ کو شرط اور يَجِبُ مَنْعُهٗ کو جزاء بنا کر، جملہ شرطیہ بنائیں۔

﴿ مشق ﴾

(۱) اِجْتَنِبُوْا مِنَ الذَّنْبِ وَاِلَّا فَانْتَظِرُوْا عَذَابَ رَبِّكُمْ۔ (۲) اِذْهَبْ اِلَى الْمَدْرَسَةِ وَاِلَّا اَغْلِبْ عَلَيْكَ

المَھَاۃُ (III) حَصِّلْ عِلْمَ النَّحْوِ وَإِلَّا تَحْتَاجُ غَيْرَکَ.



قاعدہ (8):۔ پہلے معلوم ہو چکا کہ جزاء پر داخل ہونے والی فاء کو فاء جزائیہ کہتے ہیں۔ نیز یہ فاء جزاء پر کن صورتوں میں وجوبی طور پر داخل ہوتی ہے، النحو الکبیر میں بیان کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ اگر کبھی شرط وجزاء کی ترکیب میں کسی جملے پر فاء کی بناء پر جزاء کا گمان ہو تو پہلے ذکر کردہ وجوبی صورتوں کو ذہن میں ضرور لائیں، تاکہ تعیین میں غلطی واقع نہ ہو، کیونکہ بسا اوقات فاء کے دخول کے باوجود مدخول جملہ جزاء نہیں ہوتا، بلکہ جزاء بعد میں آرہی ہوتی ہے۔ اس صورت میں وہ فاء عموماً عاطفہ ہوتی ہے۔ جیسے

اِذَا غُسِلَ الثَّوْبُ النَّجِسُ بِالْمَاءِ فَزَالَتِ النَّجَاسَۃُ یُحْکَمُ بِطَھَارَۃِ الْمَحَلِّ لِانْقِطَاعِ عِلَّتِھَا

(جب ناپاک کپڑے کو صرف پانی سے دھویا جائے، پھر نجاست زائل ہو جائے تو نجاست کے سبب کے منقطع ہونے کی بناء پر جگہ کی طہارت کا حکم دیا جائے گا)

اس مثال میں غسل سے بالماء تک معطوف علیہ، ف عاطفہ اور جملہ زالت النجاسۃ معطوف ہے، معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر شرط بنے گا۔ جزاء یحکم سے شروع ہو رہی ہے۔ معنی کا لحاظ کرتے ہوئے، فاء کا جزائیہ نہ ہونا واضح ہے۔

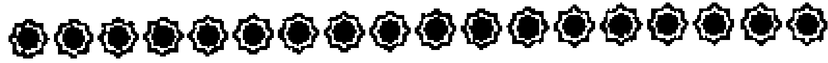
﴿ ترکیب ﴾

اِذَا غُسِلَ الثَّوْبُ النَّجِسُ بِالْمَاءِ فَزَالَتِ النَّجَاسَۃُ یُحْکَمُ بِطَھَارَۃِ الْمَحَلِّ لِانْقِطَاعِ عِلَّتِھَا

:۔ اِذَا ظرف زمان، متضمن بمعنی شرط، مفعول فیہ مقدم..... غُسِلَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول..... الف لام برائے تعریف..... ثَوْبُ موصوف..... الف لام برائے تعریف..... نَجِسُ صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر نائب الفاعل..... ب حرف جار..... الف لام برائے تعریف..... مَاءِ مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر غُسِلَ فعل کا ظرف لغو..... غسل فعل مجہول اپنے نائب الفاعل، مفعول فیہ مقدم اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ..... ف عاطفہ..... زَالَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مثبت معروف..... الف لام برائے تعریف..... نَجَاسَۃُ فاعل..... زَالَت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف..... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط.....

یُحْکَمُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت مجہول..... ب حرف جار زائد..... طَھَارَۃِ مضاف..... الف لام برائے تعریف..... مَحَلِّ مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب الفاعل..... ل حرف جار..... اِنْقِطَاعِ مصدر مضاف..... عِلَّتِ مضاف الیہ مضاف..... ھَا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے نَجَاسَۃُ مضاف الیہ..... عِلَّتِ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اِنْقِطَاع مصدر کا مضاف الیہ اور فاعل..... اِنْقِطَاع مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر یُحْکَم فعل مجہول کا ظرف لغو..... یُحْکَم فعل مجہول اپنے نائب الفاعل

اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء..... شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔



فائدہ (۵):۔ بسا اوقات اِنْ ، شرط والے معنی کے بجائے محض ماقبل و مابعد کے باہمی تعلق کو ظاہر کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔ اسے اِنْ وَصْلِیَّہ کہتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی واو ہوتی ہے اور ترجمہ، اگرچہ کیا جاتا ہے۔ جیسے

اِنَّ اِسْمَ الْفَاعِلِ الْمَوْضُوْعَ لِلْمُبَالَغَةِ مِثْلُ اِسْمِ الْفَاعِلِ الَّذِیْ لَیْسَ لِلْمُبَالَغَةِ فِی الْعَمَلِ

وَاِنْ زَالَتِ الْمُشَابَهَةُ اللَّفْظِیَّةُ بِالْفِعْلِ لٰکِنَّهُمْ جَعَلُوْا مَا فِیْهَا مِنْ زِیَادَةِ الْمَعْنٰی قَائِمًا مَقَامَ

مَا زَالَ مِنَ الْمُشَابَهَةِ اللَّفْظِیَّةِ

(اور جان لو کہ وہ اسم فاعل جو مبالغہ کے لئے وضع کیا گیا ہے عمل میں، اس اسم فاعل کی مثل ہے جو مبالغہ کے لئے (وضع) نہیں کیا گیا، اگرچہ فعل کے ساتھ مشابہت لفظیہ زائل ہو چکی۔ لیکن انہوں نے اس میں موجود زیادتی معنی کو زائل شدہ مشابہت لفظیہ کا قائم مقام ٹھہرا دیا۔)

ان وصلیہ سے پہلے واؤ میں تین مذاہب ہیں۔

(i) زمخشری کے نزدیک، حالیہ... (ii) خبری کے نزدیک، عاطفہ ..اور.. (iii) رضی شارح کافیہ کے نزدیک، اعتراضیہ ہے۔

- پہلی صورت میں مابعد جملے کو شرط بنائیں اور کسی مناسب جزائے محذوف سے ملا کر، ماقبل کے لئے حال قرار دیں۔
- دوسری صورت میں مابعد جملے کو شرط بنا کر معطوف بنائیں۔ پھر اس کے مخالف مفہوم کو بطریق شرط لکھ کر معطوف علیہ قرار دیں اور جزاء محذوف مانیں۔
- تیسری صورت میں شرط اپنی جزائے محذوف سے مل کر جملہ معترضہ بنائیں۔

﴿ ترکیب ﴾

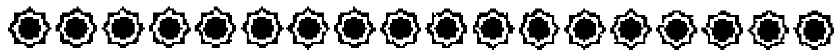
اِعْلَمْ اَنَّ اِسْمَ الْفَاعِلِ الْمَوْضُوْعَ لِلْمُبَالَغَةِ مِثْلُ اِسْمِ الْفَاعِلِ الَّذِیْ لَیْسَ لِلْمُبَالَغَةِ فِی الْعَمَلِ وَاِنْ زَالَتِ الْمُشَابَهَةُ اللَّفْظِیَّةُ بِالْفِعْلِ لٰکِنَّهُمْ جَعَلُوْا مَا فِیْهَا مِنْ زِیَادَةِ الْمَعْنٰی قَائِمًا مَقَامَ مَا زَالَ مِنَ الْمُشَابَهَةِ اللَّفْظِیَّةِ :۔ اعلم صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف.... اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... انّ حرف مشبہ بالفعل.... اسم مضاف.... ال الف لام برائے تعریف.... فاعل مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف.... ال الف لام برائے تعریف.... موضوع صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف، اس کا نائب الفاعل.... ل حرف جار.... ال الف لام برائے تعریف.... مبالغۃ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... موضوع اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت..... موصوف

اپنی صفت سے مل کر اِنَّ کا اسم.... مثل مصدر مضاف.... اسم مضاف الیہ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... فاعل مضاف الیہ.... اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف.... الذی اسم موصول.... لیس صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، از افعال ناقصہ.... اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول، اس کا اسم.... ل حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... مبالغۃ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتًا مقدر کا ظرف مستقر.... ثابتًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لیس کا اسم اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... لیس فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مثل مضاف کا مضاف الیہ.... فی حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... عمل مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... مثل مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر خبر.... اِنَّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر بتاویل مفرد مفعول بہ.... اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

و اعتراضیہ.... اِنْ حرف شرط.... زالت صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... مشابھۃ مصدر موصوف.... الف لام برائے تعریف.... لمطلبۃ صیغہ واحد مؤنث اسم منسوب، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل، راجع بسوئے موصوف اس کا نائب الفاعل.... اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... ب حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... فعل مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... مشابھۃ موصوف اپنی صفت اور ظرف لغو سے مل کر فاعل.... زالت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزائے محذوف فھو مثلہ فی العمل کی شرط.... اس میں ف جزائیہ.... ھو ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے اسم الفاعل الموضوع للمبالغۃ مبتداء.... مثل مصدر مضاف.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اسم الفاعل الذی لیس للمبالغۃ فی العمل اس کا مضاف الیہ.... فی حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... عمل مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مثل مصدر مضاف کا ظرف لغو.... مثل مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف لغو سے مل کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزاء.... شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ معترضہ ہوا۔

لکن حرف مشبہ بالفعل.... ھم ضمیر جمع مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے نُحاۃ اس کا اسم.... جعلوا صیغہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... اس میں و ضمیر مرفوع متصل بارز، راجع بسوئے لکن کا اسم، اس کا فاعل.... ما اسم موصول.... فی حرف جار.... ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے صیغ مبالغہ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثبت مقدر کا ظرف مستقر.... ثبت صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول اس کا فاعل.... ثبت فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ

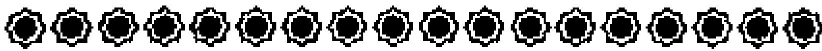
سے مل کر ذوالحال.... من حرف جار.... ذی لفظ مصدر مضاف.... الف لام برائے تعریف.... معنی مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتًا مقدر کا ظرف مستقر.... ثابتًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ....ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ اول..... قالتمًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مفعول بہ اول، اس کا فاعل.... مقام مضاف.... ما اسم موصول.... زال صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف....اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول، اس کا فاعل.... زال فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر ذوالحال.... من حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... مشابھۃ مصدر موصوف.... الف لام برائے تعریف.... لفظیۃ صیغہ واحد مؤنث اسم منسوب....اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل، راجع بسوئے موصوف، اس کا نائب الفاعل....اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتًا مقدر کا ظرف مستقر.... ثابتًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر مضاف الیہ.... مقام مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ.... قالتمًا اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ ثانی.... جعلوا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اول وثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... لکن حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ(10):۔ اگر امّا کے بعد عبارت میں ایک اور امّا ..یا.. اَوْ نظر آئے، جیسے

وَھُوَ اِتِّصَالُ الشَّیْءِ بِالشَّیْءِ اِمَّا حَقِیْقَۃً وَاِمَّا مَجَازًا ..اور.. ھٰذَا الْعَدَدُ اِمَّا زَوْجٌ اَوْ فَرْدٌ

تو اِمّا پڑھیں گے ....اور....اگر ان دونوں میں سے کوئی نہ ہو، جیسے خطبے میں حمد وصلوٰۃ کے بعد کہا جاتا ہے، اَمّا بعد، تو اَمّا پڑھا جائے گا۔



قاعدہ (11):۔ لَمّا بھی محققین کے نزدیک حرف شرط ہے۔ اگرچہ بعض علماء نے اسے ظرف زمان بمعنی حِیْنَ قرار دیا ہے۔ یہ فعل ماضی کے ساتھ خاص ہوتا ہے۔ جیسے لَمَّا جَاءَہٗ اَکْرَمْتُہٗ



قاعدہ(12):۔ اگر پہلے ایک ضابطہ واصول اور اس کے بعد کوئی جملہ، بطور نتیجہ وتفریع بیان کیا گیا ہو تو اس جملے پر ایک فاء داخل ہوتی

ہے،اسے فَلَهُ فَصِيْحَة کہتے ہیں۔ یہ جملہ اکثر شرط محذوف، إِذَا كَانَ الْأَمْرُ كَذَالِكَ (یعنی جب معاملہ اس طرح ہو) کی جزاء واقع ہوگا۔ جیسے درج ذیل مثال۔ اَلْفَاعِلُ يَكُوْنُ الْمَرْفُوْعُ اَبَدًا فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ فَزَيْدٌ مَرْفُوْعٌ فِي الْعِبَارَةِ (فاعل کلام عرب میں ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے پس زید اس عبارت میں مرفوع ہے) میں فَزَيْدٌ مَرْفُوْعٌ فِي الْعِبَارَةِ ۔



مبدل منہ اور بدل کے قواعد

ان کے بارے میں ابتدائی باتیں النحو الکبیر میں بیان کی جاچکی ہیں، چند مزید یہ ہیں۔

قاعدہ (1):۔ مبدل منہ اور بدل دونوں اسم ظاہر بھی ہوسکتے ہیں اور اسم ضمیر بھی۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ ۔اور..ان میں سے ایک اسم ظاہر ہو اور دوسرا اسم ضمیر بھی ہوسکتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَنْتَ ۔اور.. اَکْرَمْتُهٗ خَالِدًا

قاعدہ (2):۔ یہ دونوں معرفہ بھی ہوسکتے ہیں اور نکرہ بھی۔ جیسے رَسُوْلُنَا مُحَمَّدُ نِ الْمُصْطَفٰی .... جَاءَنِیْ بَشَرٌ رَجُلٌ

﴿ تراکیب ﴾

(i) جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ :۔ جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت معروف.... زَیْدٌ مبدل منہ.... اَخُوْ مضاف.... کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل الکل....مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر جَاءَ کا فاعل.... جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) ضُرِبَ زَیْدٌ یَدُهٗ :۔ ضُرِبَ صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت مجہول.... زَیْدٌ مبدل منہ.... یَدُ مضاف.... هٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبدل منہ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل البعض....مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر نائب الفاعل.... ضُرِبَ فعل مجہول اپنے نائب الفاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

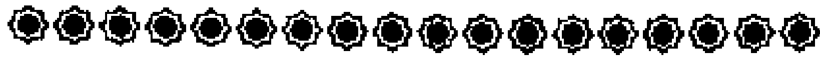
(iii) سُلِبَ بَکْرٌ ثَوْبُهٗ :۔ سُلِبَ صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت مجہول.... بَکْرٌ مبدل منہ.... ثَوْبُ مضاف.... هٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبدل منہ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بدل الاشتمال....مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر نائب الفاعل.... سُلِبَ فعل مجہول اپنے نائب الفاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iv) ضَلَلْتُ الظُّهْرَ الْعَصْرَ :۔ ضَلَلْتُ صیغہ واحد متکلم،فعل ماضی مثبت معروف....اس میں تُ ضمیر مرفوع متصل بارز،اس کا فاعل.... الف لام برائے تعریف.... ظُهْر مبدل منہ....الف لام برائے تعریف.... عَصْرَ بدل الغلط.... مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر ضَلَلْتُ کا مفعول بہ.... ضَلَلْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ.(ii) اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ.(iii) حَتّٰی تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ.(iv) وَمَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّخْلُقَهُ اللّٰهُ رَبُّ

الْعَالَمِينَ.(۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ.(۷۱) وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُجْتَبٰی.



قاعدہ (3):۔ اگر عبارت میں پہلے چند القابات، پھر علَم، پھر ابن ..یا..بنت کے بعد اسم منسوب ہو۔جیسے جَاءَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ اَفْضَلُ عُلَمَاءِ الْاَنَامِ عَبْدُ الْقَاہِرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِیُّ ، تو ترکیب درج ذیل ترتیب سے ہوگی۔

- القابات میں سے سب سے پہلے کو موصوف اور باقی کو صفت بنائیں۔پھر موصوف اور صفت کو ملا کر مبدل منہ قرار دیں۔
- پھر علَم کو موصوف اور ابن..یا..بنت کو مضاف الیہ سے ملا کر اس کی صفت اولی اور اسم منسوب کو صفت ثانیہ بنائیں۔
- پھر موصوف کو دونوں صفات سے ملا کر بدل بنایا جائے۔
- پھر مبدل منہ کو بدل سے ملا کر عبارت میں پیچھے کے لئے، فاعل یا مفعول جو بن رہا ہو، بنا دیں۔

﴿ ترکیب ﴾

جَاءَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ اَفْضَلُ عُلَمَاءِ الْاَنَامِ عَبْدُ الْقَاہِرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِیُّ :۔ جَاءَ

صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... شَیْخ موصوف.... الف لام برائے تعریف....

اِمَام صفت اولی.... اَفْضَلُ صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل

....اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف.... عُلَمَاءِ مضاف الیہ مضاف....الف لام برائے تعریف.... اَنَام

مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اَفْضَل کا مضاف الیہ.... اَفْضَلُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت

ثانی....موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر مبدل منہ....

عَبْد مضاف.... الف لام برائے تعریف.... قَاہِر مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف.... اِبن

مضاف.... عَبْد مضاف الیہ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... رَحْمٰن مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر

ابن مضاف کا مضاف الیہ.... ابن مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت اول.... الف لام برائے تعریف.... جُرجانِی

صیغہ واحد مذکر اسم منسوب، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا نائب الفاعل....اسم منسوب اپنے

نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی....موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر بدل....مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر

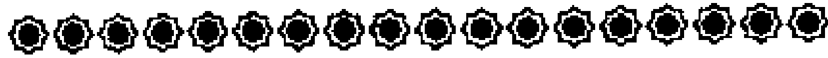
فاعل.... جَاءَ اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(۱) جَاءَتْ کَبِیْدُ خَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ بَعْدَ الْھِجْرَۃِ.

(ii) عَلَّمَتْ زَوْجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَيِّدَتُنَا عَائِشَةُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ اَصْحَابَهُ عِلْمَ الدِّيْنِ.

(iii) رَاٰى ذُوالنُّوْرَيْنِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ سَيِّدَنَا عَلِيًّا اَبَا تُرَابٍ فِي الْمَسْجِدِ.



قاعدہ(۵):۔ جب ایک بات کو مجمل بیان کر کے آگے اس کی تفصیل ذکر کی جائے، جیسے

اَلْمِيَاهُ الَّتِيْ يَجُوْزُ التَّطْهِيْرُ بِهَا سَبْعَةُ مِيَاهٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّهْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الْبَرَدِ وَمَاءُ الْعَيْنِ

میں سبعة میاہ مجمل اور ماء السماء الخ اس کی تفصیل ہے۔ تو اس تفصیل کی ترکیب کے تین طریقے ہیں۔

- مجمل کو مبدل منہ اور تفصیل کو بدل بنائیں۔ اس صورت میں تفصیل کے ہر فرد پر مبدل منہ کے مطابق اعراب ہوگا اور مجمل وتفصیل مل کر ایک ہی جملہ بنے گا۔
- تفصیل کے ہر فرد سے پہلے مبتداء محذوف نکال کر ان افراد کو ان کی خبر بنایا جائے۔ اس صورت میں ہر فرد مرفوع ہوگا اور مجمل اور تفصیل الگ الگ جملے بنیں گے۔
- تفصیل کو اَعْنِيْ فعلِ مقدر کا مفعول بہ قرار دیا جائے۔ اس صورت میں ہر فرد منصوب ہوگا اور اب بھی مجمل اور تفصیل الگ الگ جملے بنیں گے۔

﴿ترکیب﴾

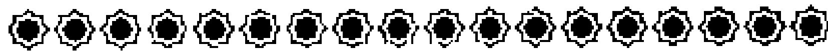
اَلْمِيَاهُ الَّتِيْ يَجُوْزُ التَّطْهِيْرُ بِهَا سَبْعَةُ مِيَاهٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّهْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَمَاءُ الْعَيْنِ :۔ الف لام برائے تعریف.... مِيَاهُ موصوف.... اَلَّتِيْ اسم موصول.... يَجُوْزُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... تَطْهِيْرُ فاعل.... ب حرف جار.... ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر فعل کا ظرف لغو.... يَجُوْزُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.... سَبْعَةُ ممیز مضاف.... مِيَاهٍ تمیز مضاف الیہ.... ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ.... مَاءُ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... سَمَاءِ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ.... و حرف عطف.... مَاءُ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... بَحْرِ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... و حرف عطف.... مَاءُ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... نَهْرِ مضاف الیہ.... الف لام برائے

تعریف.... بِشِعْرٍ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... وَ حرفِ عطف.... فَسَالَهُ موصوف.... فَابَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ ماضی مثبت معروف، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... عَنْ حرفِ جار.... الف لام برائے تعریف.... فَلَجٍ معطوف علیہ.... وَ حرفِ عطف...الف لام برائے تعریف.... بَرْدٍ معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور....حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر فَابَ فعل کا ظرفِ لغو.... فَابَ فعل اپنے فاعل اور ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف.... وَ حرفِ عطف.... مَاءُ مضاف ..... الف لام برائے تعریف.... عَيْنٍ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... مَاءُ السَّمَاءِ معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل....مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اَرْكَانُ الْوُضُوْءِ اَرْبَعَةٌ غَسْلُ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ مَعَ الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسْحُ الرَّأْسِ وَغَسْلُ الرِّجْلَيْنِ مَعَ الْكَعْبَيْنِ. (ii) اَشْرَاطُ الصَّلٰوةِ سِتَّةٌ اَلطَّهَارَةُ وَالسَّتْرُ وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ وَالْوَقْتُ وَالنِّيَّةُ وَالتَّكْبِيْرُ.

(iii) فَرَائِضُ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ اِثْنَانِ اَرْبَعُ تَكْبِيْرَاتٍ وَالْقِيَامُ.



قاعدہ(5):۔ اگر ابن .. یا .. ابنة .. یا .. بنت ، اعلام کے درمیان آجائیں۔ جیسے

جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ..اور.. زَيْنَبُ بِنْتُ اَكْرَمَ شَرِيْفَةُ الْقَوْمِ

تو انہیں ماقبل کے لئے صفت یا بدل اور مابعد کے لئے مضاف بنائیں گے، پھر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر، ماقبل کے لئے صفت یا بدل بنے گا۔ لیکن اس قاعدے کے لئے شرط ہے کہ مضاف و مضاف الیہ کے مجموعے سے، ماقبل عَلَم کے بارے میں خبر دینا مقصود نہ ہو۔

فائدہ:۔ اس صورت میں پہلا علم، تخفیف کی غرض سے تنوین سے خالی رکھا جائے گا۔



موصوف صفت کے قواعد

ان کے بارے میں ضروری قواعد، النحو الکبیر میں ملاحظہ فرمائیں۔

قاعدہ(1):۔ اگر دو معرفہ۔۔یا۔۔دو نکرہ، اکٹھے آجائیں، تو عموماً آپس میں موصوف وصفت بنتے ہیں۔ جیسے

جَاءَ الرَّجُلُ الْعَالِمُ ۔۔اور۔۔ رَأَيْتُ اِمْرَأَةً ضَعِيْفَةً

﴿ تراکیب ﴾

(i) ذَالِکَ الْکِتَابُ جَيِّدٌ :۔ ذَالِکَ اسم اشارہ موصوف.... الف لام برائے تعریف.... کِتَابٌ مشار الیہ اس کی صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.... جَيِّدٌ خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

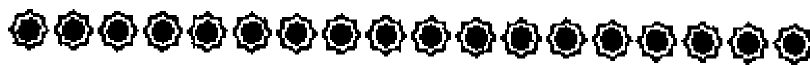
(ii) رَأَيْتُ رَجُلاً مَجْرُوْحًا فِي الْمُبَارَزَةِ :۔ رَأَيْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... رَجُلاً موصوف.... مَجْرُوْحًا صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر رَأَيْتُ فعل کا مفعول بہ.... فِي حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... مُبَارَزَةٍ مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... رَأَيْتُ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ.(ii) قُتِلَ رَجُلٌ شُجَاعٌ فِي الْحَرْبِ.(iii) كَلْبٌ اَسْوَدُ مَاتَ فِي السُّوْقِ.

(iv) بِنْتٌ اَبْيَضُ وَقَعَ عَلَى الشَّارِعِ.(v) وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا.

(vi) وَلَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ.(vii) فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ.(viii) وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ.



قاعدہ(2):۔ اگر نکرہ کے بعد جملہ ہو، تو نکرہ کو موصوف اور جملے کو اس کی صفت بنائیں گے۔ جیسے

وَجَعَلْنَا مَاءً غَلَبَ عَلَيْهِ شَيْءٌ طَاهِرٌ

﴿ ترکیب ﴾

وَجَعَلْنَا مَاءً غَلَبَ عَلَيْهِ شَيْءٌ طَاهِرٌ :۔ وَجَعَلْنَا صیغہ جمع متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں نا

ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... مَاءً موصوف.... خَلَطَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... فِیْ حرف جار.... ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر خَلَطَ فعل کا ظرف لغو.... شَیْءٌ موصوف.... طَاهِرٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر خَلَطَ فعل کا فاعل.... خَلَطَ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مَاءً موصوف کی صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر وَجَدْنَا فعل کا مفعول بہ.... وَجَدْنَا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ. (ii) اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا. (iii) هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ.

(iv) فَاَنْظِرْنِیْٓ اِلٰی يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ. (v) لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ.

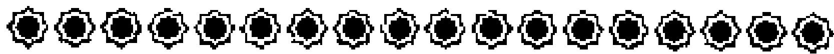
(vi) وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا. (vii) قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ.

(viii) وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ.



قاعدہ (3):۔ اگر کسی اسم نکرہ کے بعد غَيْرَ ...یا... مِثْلَ ...یا... سِوٰی ...یا... شِبْهَ ...یا... نَظِيْرَ میں سے کوئی لفظ آجائے تو یہ آپس میں موصوف صفت ہوں گے۔ جیسے سَقَطَ رَجُلٌ غَيْرُ زَيْدٍ اَوْ مِثْلُ زَيْدٍ اَوْ سِوٰی زَيْدٍ اَوْ شِبْهُ زَيْدٍ اَوْ نَظِيْرُ زَيْدٍ

نوٹ :۔ آپ مضاف و مضاف الیہ کے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ مذکورہ تمام الفاظ، معرفہ کی جانب مضاف ہونے کے باوجود بھی نکرہ ہی رہتے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ مثال میں ان الفاظ کا اپنے مابعد سے مل کر ماقبل کی صفت واقع ہونا بالکل درست ہے۔



قاعدہ (4):۔ اگر مرکب اضافی کے بعد اسم معرفہ اور اس کے بعد کوئی اسم نکرہ ...یا... جملہ ہو۔ جیسے

اِبْنُ الْمَرْاَةِ الْقَائِمُ غَبِیٌّ ...اور... اِبْنَةُ الرَّجُلِ الصَّالِحَةُ مَاتَتْ

تو با الترتیب درج ذیل پر عمل کریں۔

- دیکھیں کہ وہ اسم معرفہ، مذکر ہے یا مؤنث۔
- اگر مذکر ہو تو اسے مرکب اضافی میں سے مذکر کی اور اگر مؤنث ہو تو مؤنث کی صفت بنائیں۔
- پھر موصوف صفت کو ملا کر مضاف بنائیں۔

● پھر مضاف و مضاف الیہ کو ملا کر مبتداء بنادیں۔

● پھر اسم معرفہ کے بعد واقع ہونے والے اسم نکرہ یا جملے کو مبتداء کی خبر بنادیں۔

﴿ ترکیب ﴾

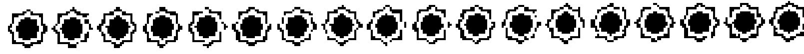
اِبنُ الْمَرْأَةِ الْقَائِمِ ظَبِیٌّ :۔ اِبن مضاف..... الف لام برائے تعریف..... مَرأۃ مضاف الیہ...مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف..... الف لام برائے تعریف..... قَائِم صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت...موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء .... ظَبِیٌّ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل....صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ(5):۔ ضمائر نہ موصوف ہوتی ہیں، نہ صفت۔

قاعدہ(6):۔ علم، عطف بیان اور بدل بن سکتا ہے، مگر صفت نہیں۔

قاعدہ(7):۔ صفت، موصوف سے مقدم نہیں ہو سکتی۔



قاعدہ(8):۔ اسم منسوب، ہمیشہ کسی نہ کسی کی صفت واقع ہوگا، یہ عام ہے کہ اس کا موصوف عبارت میں مذکور ہو...یا...محذوف۔ جیسے

رَکِبَ زَیْدُنِ الْبَغْدَادِیُّ ...اور... بَعُدَ مَدَنِیٌّ

نوٹ:۔ دوسری مثال میں لفظ رَجُلٌ کو موصوف محذوف مانا جا سکتا ہے۔

﴿ تراکیب ﴾

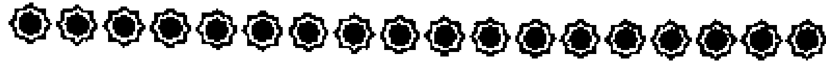
(i) رَکِبَ زَیْدُ نِ الْبَغْدَادِیُّ :۔ رَکِبَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف..... زَیْد موصوف..... الف لام برائے تعریف..... بَغْدَادِیّ صیغہ واحد مذکر اسم منسوب، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا نائب الفاعل....اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل.... رَکِبَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) بَعُدَ مَدَنِیٌّ :۔ بَعُدَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف..... مَدَنِیٌّ صیغہ واحد مذکر اسم منسوب، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف محذوف رَجُلٌ اس کا نائب الفاعل...اسم منسوب اپنے نائب

الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر فاعل.... رَجُلٌ موصوف محذوف رَجُلٌ کی صفت.... رَجُلٌ بَعُدَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) جَاءَ رَجُلٌ قُرَيْشِيٌّ.(ii) أَنَا اَجِيْرٌ مُجْتَهِدٌ.(iii) أَنْتَ الْأُسْتَاذُ الصَّالِحُ.(iv) هُوَ جَامُوْسٌ أَسْوَدُ.



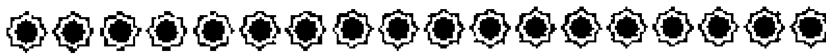
قاعدہ(۹):۔ اگر اسمِ موصول کے بعد جار مجرور اور ان کے بعد کوئی اسم نکرہ ہو۔ جیسے اَلَّذِیْ فِی الدَّارِ صَالِحٌ ، تو اسمِ موصول کو موصوف اور جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے اس کی صفت بنائیں۔ پھر موصوف کو صفت سے ملا کر مبتداء اور اسم نکرہ کو اس کی خبر قرار دیں۔

﴿ ترکیب ﴾

اَلَّذِیْ فِی الدَّارِ صَالِحٌ :۔ اَلَّذِیْ اسمِ موصول.... فِیْ حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... دَارِ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اَلثَّابِتُ محذوف کا ظرف مستقر.... اَلثَّابِتُ میں الف لام برائے تعریف.... ثَابِتٌ صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل....اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.... صَالِحٌ صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء اس کا فاعل....اسمِ فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اَلَّتِیْ عِنْدَ الدَّارِ ضَعِيْفَةٌ.(ii) اَلَّذِيْنَ فِی السُّوْقِ تُجَّارٌ.(iii) اَللَّذَانِ عَلَى السَّطْحِ صَدِيْقَانِ.



قاعدہ(۱۰):۔ اگر ابن ..یا.. ابنۃ ..یا.. بنت ، اعلام کے درمیان آجائیں۔ جیسے

جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ ..اور.. زَيْنَبُ بِنْتُ اَكْرَمَ شَرِيْفَةُ الْقَوْمِ

تو انہیں ماقبل کے لئے صفت یا بدل ..اور..مابعد کے لئے مضاف بنائیں گے۔ پھر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر، ماقبل کے لئے صفت یا بدل بنے گا۔ لیکن اس قاعدے کے لئے شرط ہے کہ مضاف ومضاف الیہ کے مجموعے سے، ماقبل علم کے بارے میں خبر دینا مقصود نہ ہو۔

فائدہ:۔ اس صورت میں پہلا علم ، تخفیف کی غرض سے تنوین سے خالی رکھا جائے گا۔

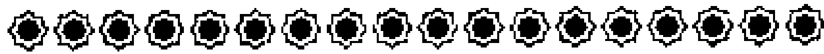
﴿ تراکیب ﴾

(i) جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ :۔ جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف..... عَبْدُ مضاف..... اللّٰهِ اسم جلالت مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف..... بِنْ مضاف..... عُمَرَ مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت..... موصوف اپنی صفت سے مل کر جَاءَ کا فاعل..... مِنَ الْمَدِيْنَةِ جار مجرور مل کر جَاءَ فعل کا ظرف لغو..... جَاءَ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) زَيْنَبُ بِنْتُ اَكْرَمَ شَرِيْفَةُ الْقَوْمِ :۔ زَيْنَبُ موصوف..... بِنْتُ مضاف..... اَكْرَمَ مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت..... موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء..... شَرِيْفَةُ صیغہ واحد مؤنث صفت مشبہ، اس میں ھِیَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل..... صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف..... قَوْمِ مضاف الیہ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اَحْمَدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ جَاءَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ. (ii) فَاطِمَةُ بِنْتُ اَكْرَمَ مَاتَتْ فِيْ مَكَّةَ فِيْ اَيَّامِ الْحَجِّ. (iii) زَيْدُ بْنُ اَشْرَفَ بْنِ كَرِيْمٍ يَذْهَبُ اِلٰى عِرَاقٍ لِحُصُوْلِ الْعِلْمِ. (iv) بَكْرُ بْنُ سَلَامٍ قَاتَلَ فِي الْحَرْبِ.



قاعدہ (۱۱):۔ بسا اوقات، اَیٌّ معنیٰ کمال پر دلالت کرتا ہے، اسے، اَیِّ کمالیہ کہتے ہیں۔ جب یہ نکرہ کے بعد آئے، جیسے خَالِدٌ رَجُلٌ اَيُّ رَجُلٍ، تو اس وقت نکرہ مذکور کی صفت واقع ہوگا۔ اس وقت عبارت، ھُوَ كَامِلٌ فِيْ صِفَاتِ الرِّجَالِ کے معنیٰ میں ہوگی۔

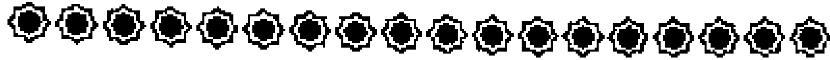
﴿ ترکیب ﴾

خَالِدٌ رَجُلٌ اَيُّ رَجُلٍ :۔ خالد مبتداء..... رجل موصوف..... ای رجل بمعنیٰ ھو کامل فی صفات الرجال ..... اس میں ھو ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے موصوف، مبتداء..... کامل صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل..... فی حرف جار..... الف لام برائے تعریف..... صفات مجرور..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو..... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت..... رجل موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ

اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) فَعَلَ الْمُسْتَاذُ اَىُّ اُسْتَاذٍ. (ii) هٰذَا صَدِيْقٌ اَىُّ صَدِيْقٍ. (iii) زَيْدٌ اَبٌ اَىُّ اَبٍ.



قاعدہ (12):۔ جمع مکسر، واحد مؤنث کے حکم میں ہوتی ہے، لہذا اگر جمع مکسر کے بعد واحد مؤنث آجائے، جیسے **يَتْلُوْا صُحُفًا مُطَهَّرَةً**، تو بقیہ شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے اسے، جمع مکسر کی صفت قرار دیا جاسکتا ہے۔

﴿ ترکیب ﴾

يَتْلُوْا صُحُفًا مُطَهَّرَةً :۔ یتلو صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں **و** ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل..... **صُحُفًا** موصوف..... **مُطَهَّرَةً** صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول، اس میں **هى** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا نائب الفاعل.....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ.....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) رَاَيْتُ بُيُوْتًا نَظِيْفَةً. (ii) جَاءَ نِسَاءٌ طَيِّبَةٌ فِى الْحَرَمِ. (iii) مَشٰى زَيْدٌ مَشْيًا كَثِيْرَةً.



قاعدہ (13):۔ اگر عبارت کے شروع میں ایک اسم معرفہ اس کے بعد جار مجرور اور اس کے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ، خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو، جیسے **زَيْدٌ مِنْهُمْ طَوِيْلٌ**، تو پہلے معرفہ کو ذو الحال یا موصوف اور اس کے مابعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے حال یا صفت بنائیں گے، پھر یہ ذو الحال یا موصوف اپنے حال یا صفت سے مل کر مبتداء، اور مابعد کلمہ یا کلمات خبر واقع ہوں گے۔

﴿ ترکیب ﴾

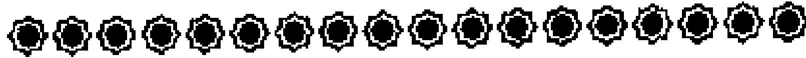
زَيْدٌ مِنْهُمْ طَوِيْلٌ :۔ **زید** موصوف..... **من** حرف جار..... **هم** ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے غائب، مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **الثابت** کا ظرف مستقر..... **الثابت** صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں **هو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء.....

طویل صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں **هو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء اس کا فاعل.....صفت مشبہ اپنے

فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) بَكْرٌ عَلَى السَّطْحِ جَمِيْلٌ.(ii) زَيْنَبُ فِي الدَّارِ نَائِمَةٌ.(iii) حَنْظَلَةُ فِي الْحَدِيْقَةِ مَاشِيَةٌ.



قاعدہ(14):۔ اگر جار مجرور ابتداء کے بجائے عبارت کے درمیان میں، کسی اسم معرفہ کے بعد واقع ہوں تو انہیں کسی کے مُتَعَلِّق کرکے ماقبل کے لئے حال۔ یا۔صفت بنائیں گے۔جیسے جَاءَنِيْ زَيْدٌ مِنْ شَرِيْفِ الْقَوْمِ لِاسْتِخْرَاجٍ

﴿ ترکیب ﴾

جَاءَنِيْ زَيْدٌ مِنْ شَرِيْفِ الْقَوْمِ لِاسْتِخْرَاجٍ :۔ جاء صیغہ واحد مذکر غائب.... ن وقایہ.... ی ضمیر واحد متکلم منصوب متصل مفعول بہ.... زید موصوف.... من حرف جار.... شریف مضاف.... الف لام برائے تعریف.... قوم مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر الثابت کا ظرف مستقر.... الثابت صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل....

ل حرف جار.... استخراج مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر جاء فعل کا ظرف لغو.... جاء فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) أَعْطَيْتُ زَيْدًا مِنْ قُرَيْشٍ دِرْهَمًا.(ii) مَشٰى بَكْرٌ مِنَ الْاُمَنَاءِ لَيْلَةً فِي السُّوْقِ.

(iii) جَاءَ الرَّجُلُ مِنَ الْفُقَرَاءِ إِلَى الْجَمَاعَةِ.



قاعدہ(15):۔ اور اگر عبارت کے درمیان میں اسم نکرہ کے بعد جار مجرور واقع ہو تو کسی کے مُتَعَلِّق کرکے ماقبل کے لئے صفت بنائیں گے۔جیسے كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِلْاِسْتِقَاءِ

نوٹ:۔

یہاں ذوالحال حال والی ترکیب درست نہیں ہوسکتی، کیونکہ ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو اس سے مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔ جب کہ یہاں حال مؤخر ہے۔

﴿ ترکیب ﴾

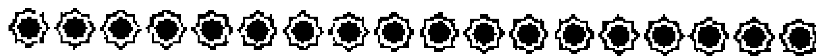
كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِلِاسْتِقَاءِ :۔ کل مضاف.... واحد موصوف.... من حرف جار.... ھما ضمیر تثنیہ مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے حاشاو علا مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت کا ظرف مستقر.... ثابت صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ.... کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء....

ل حرف جار.... استقاء مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت کا ظرف مستقر.... ثابت صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(I) طَلَبَ رَجُلٌ مِنَ الشُّرَفَاءِ دِرْهَماً لِابْنِهٖ. (II) سَقَطَ صَبِيٌّ مِنَ الاَغْنِيَاءِ فِي الْبِئْرِ.

(III) بَكَتْ اِمْرَأَةٌ مِنْ مِصْرَ فِي الدَّارِ.



قاعدہ (18):۔ حرف جار رُبَّ ، ہمیشہ نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔ نیز اس کا مدخول اسم نکرہ، اکثر موصوف اور اس کے بعد واقع ہونے والا مفرد یا جملہ، اس کی صفت واقع ہوگا۔ جیسے رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ (میں نے بہت سے کریم لوگوں سے ملاقات کی)

رُبَّ رَجُلٍ يَفْعَلُ الْخَيْرَ اَكْرَمْتُهٗ (میں نے بہت سے ایسے لوگوں کی تعظیم کی، جو اچھا کام کرتے ہیں)

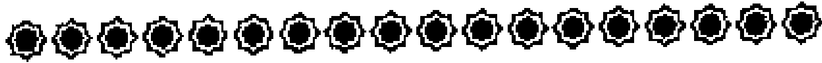
﴿ تراکیب ﴾

(I) رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ :۔ رب حرف جار.... رجل موصوف.... کریم صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل....صفت مشبہ اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم....

لقیت صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل مستتر بارز، اس کا فاعل.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے رجل کریم مفعول بہ....فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) رُبَّ رَجُلٍ یَقْتُلُ الْعَدُوَّ اَکْرَمْتُہٗ :۔ رب حرف جار..... رجل ، موصوف..... یقتل صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل..... الف لام برائے تعریف..... العدو مفعول بہ..... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت..... موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور..... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو مقدم.....

اکرمت صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل منفصل بارز، اس کا فاعل..... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے رجل، مفعول بہ..... فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف لغو مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ (17):۔ اگر مفرد، صفت واقع ہو رہا ہو تو اکثر اسم مشتق ہی ہوتا ہے، لیکن کبھی کبھی اسم جامد بھی صفت واقع ہو جاتا ہے۔ اس وقت اسے حسبِ مقام، اسمِ مشتق کی تاویل میں لیں گے۔ اس کی چند صورتیں یہ ہیں۔

(i) جب مصدر صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے ھٰذَا رَجُلٌ عَدْلٌ

نوٹ:۔ یہاں ترکیب کرتے ہوئے، عدل کو عادل کی تاویل میں لیا جائے گا۔ اس کی وجہ، مبتداء و خبر کی پہچان کے قواعد کے تحت بیان کر دی گئی ہے، وہاں ملاحظہ کی جائے۔

(ii) جب اسم اشارہ، صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے اَکْرِمْ عَلِیًّا ھٰذَا

نوٹ:۔ یہاں ترکیب کرتے ہوئے ھذا کو اَلْمُشَارُ اِلَیْہِ کی تاویل میں کیا جائے گا۔

(iii) جب ذو ۔۔۔ یا ۔۔۔ ذات صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ ذُوْفَضْلٍ ۔۔۔ اور ۔۔۔ جَاءَ تْ اِمْرَأَۃٌ ذَاتُ فَضْلٍ

نوٹ:۔ یہاں ترکیب کرتے ہوئے ذا کو صاحب ۔۔۔ اور ۔۔۔ ذات کو صاحبۃ کی تاویل میں کیا جائے گا۔

(iv) جب تشبیہ پر دلالت کرنے والا کوئی اسم، صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے رَأَیْتُ رَجُلاً اَسَدًا

نوٹ:۔ یہاں ترکیب کرتے ہوئے، اسدًا کو شجاعًا کی تاویل میں کیا جائے گا۔

(v) جب ما صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے اَکْرِمْ رَجُلاً مَّا (تو کسی مرد کی تعظیم کر)

نوٹ:۔ یہ ما ، نکرہ موصوفہ کہلاتا ہے۔ اس سے کسی شے کو مبہم رکھنے کا ارادہ کیا جاتا ہے۔ نیز اسے، مُطْلَقًا غَیْرَ مُقَیَّدٍ بِصِفَۃٍ مَّا کی تاویل میں لے کر صفت بنایا جاتا ہے۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) ھٰذَا رَجُلٌ عَدْلٌ :۔ ھذا اسم اشارہ، مبتداء..... موصوف..... عدل مصدر، بتاویل عادل اسم فاعل.....

عاقل صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل۔۔۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت۔۔۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔۔۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) اَکْرِمْ ھٰذَا ھٰذَا :۔ **اَکْرِمْ** صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف۔۔۔ اس میں **انت** ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل۔۔۔ **ھٰذَا** موصوف۔۔۔ **ھٰذا** اسم اشارہ، **اَلْمُشَارُ اِلَیْہِ** کی تاویل میں ہو کر اس کی صفت۔۔۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔۔۔ **اکرم** فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(iii) جَاءَ رَجُلٌ ذُوْفَضْلٍ :۔ **جَاءَ** صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف۔۔۔ **رجل** موصوف۔۔۔ **ذُوْ** مضاف۔۔۔ **فضل** مضاف الیہ۔۔۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر **صاحب** کی تاویل میں ہو کر صفت۔۔۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر فاعل۔۔۔ **جاء** فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iv) رَاَیْتُ رَجُلاً اَسَدًا :۔ **رایت** صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں **ت** ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل۔۔۔ **رجلا** موصوف۔۔۔ **اسدا** ، **شُجَاعًا** کی تاویل میں ہو کر صفت۔۔۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔۔۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(v) اَکْرِمْ رَجُلاً مَّا :۔ **اکرم** صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل امر حاضر معروف۔۔۔ اس میں **انت** ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل۔۔۔ **رجلا** موصوف۔۔۔ **ما** نکرہ موصوفہ، **مُطْلَقًا غَیْرَ مُقَیَّدٍ بِصِفَةٍ مَّا** کی تاویل میں ہو کر اس کی صفت۔۔۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ۔۔۔ **اکرم** فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔



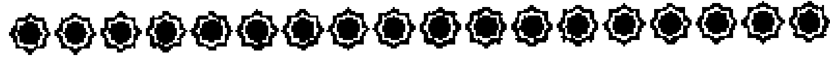
قاعدہ (۱۸):۔ النحو الکبیر میں یہ قاعدہ بیان کیا جا چکا ہے کہ صفتِ حقیقی، اپنے متبوع کے ساتھ دس چیزوں میں، جب کہ صفت سببی، پانچ اشیاء میں وجوباً مطابقت رکھتی ہے۔ لیکن بعض صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ مثلاً

- جب صفت بروزنِ **فَعُوْلٌ** بمعنی **فاعل** ہو۔ جیسے **جَاءَ رَجُلٌ شَکُوْرٌ** ۔اور۔۔ **جَاءَتْ اِمْرَاَۃٌ شَکُوْرٌ**
- جب صفت بروزنِ **فَعِیْلٌ** بمعنی **مفعول** ہو۔ جیسے **ضُرِبَ رَجُلٌ جَرِیْحٌ** ۔اور۔۔ **ضُرِبَتْ اِمْرَاَۃٌ جَرِیْحٌ**
- جب **مصدر** صفت واقع ہو رہا ہو۔ جیسے **مَرَّ رَجُلٌ عَدْلٌ** ۔اور۔۔ **مَرَّتْ اِمْرَاَۃٌ عَدْلٌ**



قاعدہ (۱۹):۔ بسا اوقات عبارت میں صفت کو، معناً، موصوف کی جانب مضاف کیا گیا ہوتا ہے۔ یہ اسی وقت ہوگا کہ جب مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان **مِنْ** حرفِ جار کو مقدر مانا جا سکتا ہو۔ جیسے **کِرَامُ النَّاسِ عِنْدِیْ** ، اصل میں **اَلْکِرَامُ مِنَ النَّاسِ**

جندی تھا۔



قاعدہ(20):۔ اسمِ جمع کی صفت، مفرد و جمع دونوں آسکتی ہیں۔ مفرد میں، لفظ اور جمع میں، معنی کا لحاظ ہوگا۔ جیسے

اِنَّ بَنِیْ فُلَانٍ قَوْمٌ صَالِحٌ اَوْ قَوْمٌ صَالِحُوْنَ



مؤکد وتاکید کا بیان

آپ نحوالمیر میں پڑھ چکے ہیں کہ تاکید کی 2 قسمیں ہیں۔ (i) تاکید لفظی۔ (ii) تاکید معنوی۔ نیز تاکید لفظی، تکرار لفظ اور تاکید معنوی، معنی کے ملاحظہ سے حاصل ہوتی ہے۔ نیز تاکید معنوی کے لئے آٹھ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔

(i) کُلٌّ. (ii) نَفْسٌ. (iii) عَيْنٌ. (iv) كِلَا وَكِلْتَا.

(v) أَجْمَعُ. (vi) أَكْتَعُ. (vii) أَبْصَعُ. (viii) أَبْتَعُ.

﴿ تراکیب ﴾

(i) إِنَّ إِنَّ حِمَارًا نَاهِقٌ :۔ إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، مؤکد.... إِنَّ تاکید.... حِمَارًا ، إِنَّ کا اسم.... نَاهِقٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے إِنَّ کا اسم، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر إِنَّ کی خبر.... إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) ضَرَبَ ضَرَبَ أَسَدٌ :۔ ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، مؤکد.... ضَرَبَ تاکید.... أَسَدٌ فاعل.... ضَرَبَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iii) زَيْدٌ زَيْدٌ مُشَرَّفٌ :۔ زَيْدٌ مبتداء، مؤکد.... زَيْدٌ تاکید.... مُشَرَّفٌ ، صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iv) جَاءَنِيْ زَيْدٌ نَفْسُهٗ :۔ جَـــاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... ن وقایہ.... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.... زَيْدٌ مؤکد.... نَـفْـسُ مضاف.... هٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مؤکد، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید....مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فعل کا فاعل.... جَـــاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

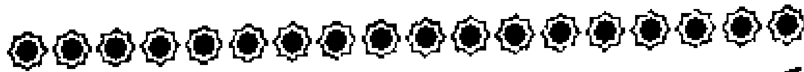
(v) قَرَأْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهٗ :۔ قَرَأْتُ صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... الف لام برائے تعریف.... قُـــرْآنَ مؤکد.... كُــــلَّ مضاف.... هٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مؤکد مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید.... قُرْآنَ مؤکد اپنی تاکید سے مل کر مفعول بہ.... قَرَأْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول

پ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(vi) سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ :۔ سَجَدَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف... الف لام برائے تعریف.... مَلٰئِكَةُ مؤکد.... كُلُّ مضاف.... هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مؤکد، مضاف الیہ... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید اول.... اَجْمَعُوْن صیغہ جمع مذکر سالم، اسم تفضیل برائے تاکید، اس میں هُمْ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مؤکد، اس کا فاعل.... اَجْمَعُوْن اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر تاکید ثانی... مؤکد اپنی دونوں تاکیدوں سے مل کر فاعل.... سَجَدَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا.(ii) هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ.(iii) وَ اتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ.(iv) كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ.(v) كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا. (vi) وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ.(vii) فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا.(viii) اُوْتِيَ اَهْلَ التَّوْرٰىةِ التَّوْرٰىةَ.(ix) اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ.(x) اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. (xi) فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ.(xii) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا.



اب چند باتیں مزید یاد رکھیں۔

قاعدہ(1):۔ تاکید لفظی میں بعینہ سابقہ لفظ کا اعادہ ضروری نہیں، بلکہ بغرض تاکید کبھی ماقبل کا ہم معنی لفظ بھی لایا جاتا ہے۔ جیسے اَنِیْ جَآءَ عَلِیٌّ ،اور... یٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ،اور... اَنَا اَنَا نَحْنُ ،اور... اَكْرَمْتُكَ اَنْتَ

فھھعط:۔ یاد رکھیں کہ اسم ظاہر کی تاکید، نَفْسٌ اور عَيْنٌ سے ہی ہو سکتی ہے، کسی اسم ضمیر سے نہیں۔ چنانچہ یوں کہنا غلط ہے، جَآءَ عَلِیٌّ هُوَ۔

﴿ ترکیب ﴾

یٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ :۔ یا حرف ندا، قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے.... ادعو صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... ادم منادی، قائم مقام مفعول بہ.... ادعو فعل اپنے فاعل اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

أَنْتَ مُكَّنُ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، مؤکد..... انت ضمیر واحد مذکر حاضر، مرفوع منفصل، معطوف علیہ..... و حرف عطف..... زوج مضاف..... ک ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تاکید.....مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل..... الف لام برائے تعریف...... جَنَّةَ مفعول فیہ..... اسکن فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقصود بندا۔



قاعدہ(2):۔ اگر کسی اسمِ ظاہر کے بعد نفس یا عین، حرفِ جار، باء کے ساتھ مجرور نظر آئے۔جیسے جَاءَ عَلِیٌّ بِنَفْسِہٖ ، تو وہ باء ہمیشہ زائدہ ہوگی اور مابعد اسم، براہِ راست تاکید بنے گا۔

﴿ ترکیب ﴾

جَاءَ عَلِیٌّ بِنَفْسِہٖ :۔ جاء صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف..... علی مؤکد..... ب حرفِ جار زائد..... نفس مضاف..... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مؤکد، مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر تاکید.....مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل..... جاء فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) لُمْنَا نَحْنُ.(ii) رَأَيْتُكَ أَنْتَ.(iii) خَلَقْتُكِ أَنْتِ.(iv) ضُرِبَتْ هِنْدٌ بِنَفْسِهَا.



سبق نمبر......(28)

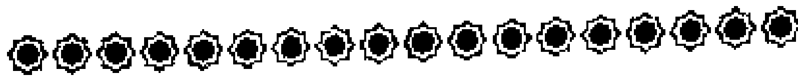
معطوف ومعطوف علیہ کی پہچان کے قواعد

قاعدہ(1):۔ اسم،فعل،حرف،عامل اور معمول میں سے ہر ایک کا عطف،اس کے ہم جنس یعنی اسم کا اسم،فعل کا فعل،حرف کا حرف،عامل کا عامل اور معمول کا معمول پر ہوگا۔جیسے

جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو ...اور... إِنَّ زَيْداً يَضْرِبُ الصَّبِيَّ وَيَنْظُرُ عَنْ تَعَيُّنٍ

...اور... إِنَّ الرَّجُلَ يَدْخُلُ فِي الْبَيْتِ وَالْمَرْأَةَ تَدْخُلُ فِي السُّوْقِ

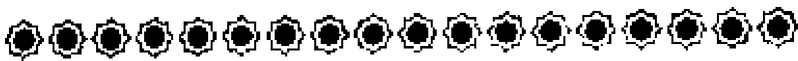
مخفی نہیں کہ پہلی مثال میں اسم (یعنی عمرو) کا عطف،اسم (یعنی زید) پر،دوسری میں فعل (یعنی ینظر) کا عطف،فعل(یعنی یضرب) پر ہے۔اور تیسری میں عامل (یعنی تدخل) کا عطف،عامل (یعنی یدخل) پر اور معمول (المرأۃ) کا عطف،معمول (الرجل) پر ہے۔



قاعدہ(2):۔ بسا اوقات،ایک عبارت میں دو یا دو سے زیادہ الفاظ،معطوف علیہ بننے کا احتمال رکھتے ہیں۔اس صورت میں درست معطوف علیہ کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے،حرف عطف کے ماقبل قریب ترین لفظ کو ہٹائیں اور اس کی جگہ معطوف کو رکھ کر دیکھیں،اگر ترجمہ وترکیب درست رہے،تو یہی ہٹایا جانے والا لفظ معطوف علیہ تھا۔اور اگر ترجمہ وترکیب میں غلطی واقع ہو،تو اب مزید پیچھے جاتے ہوئے دوسرے قریبی لفظ کے ساتھ یہی معاملہ کیجئے۔ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسُ،جب تک کہ صحیح معطوف علیہ نہیں مل جاتا،اسی طرح پیچھے چلتے جائیے۔درج ذیل مثال اور اس کے ترجمے کے باعث،قاعدہ سمجھنا دشوار نہیں۔

أَكَلَ زَيْدٌ نِ الْكُمَّثْرٰى يَوْماً وَضَرَبَ الصَّبِيَّ يَوْماً وَالطَّعَامَ يَوْماً وَالصَّدِيْقَ يَوْماً

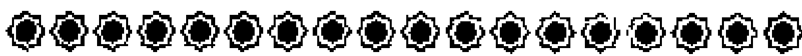
(زید نے ایک دن ناشپاتی کھائی اور ایک دن کھانا اور اس نے ایک دن بچے کو مارا اور ایک دن دوست کو)



قاعدہ(3):۔ مفرد کا عطف،مفرد پر اور جملے کا جملے پر ڈالنا،واجب اور اس کا برعکس،ناجائز ہے۔جیسے

شَرِبْتُ اللَّبَنَ وَالْمَاءَ ...اور... اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ وَبِعْتُ الْبَقَرَةَ

پہلی مثال میں الْمَاءَ کا عطف فقط اللَّبَنَ پر ڈالا جائے گا،نہ کہ شَرِبْتُ اللَّبَنَ پورے جملے پر۔یونہی دوسری مثال میں بِعْتُ الْبَقَرَةَ کا عطف، اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ پورے جملے پر ڈالا جائے گا،نہ کہ فقط الْفَرَسَ پر۔



قاعدہ(4):۔ جملہ اسمیہ کا عطف جملہ اسمیہ پر مناسب ہے اور جملہ فعلیہ کا جملہ فعلیہ پر،اس کا برعکس بھی جائز ہے۔جیسے

جَاءَ رَسُوْلُ أَبِیْکَ وَزَیْدٌ ذَهَبَ (تیرے والد کا قاصد آیا اور زید چلا گیا)

﴿ تراکیب ﴾

(I) قُتِلَ زَیْدٌ ثُمَّ بَکْرٌ :۔ قُتِلَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول.... زَیْدٌ معطوف علیہ.... ثُمَّ حرف عطف.... بَکْرٌ معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فعل مجہول کا نائب الفاعل.... قُتِلَ فعل مجہول اپنے نائب الفاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(II) اَنَا وَاَنْتَ صَدِیْقَانِ :۔ اَنَا ضمیر واحد متکلم، مرفوع متصل، معطوف علیہ.... و حرف عطف.... اَنْتَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مرفوع منفصل، معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتداء.... صَدِیْقَانِ خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(III) تَکَلَّمَ زَیْدٌ وَسَکَتَ بَکْرٌ :۔ تکلم صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... زَیْدٌ اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ و حرف عطف.... سَکَتَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... بَکْرٌ اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

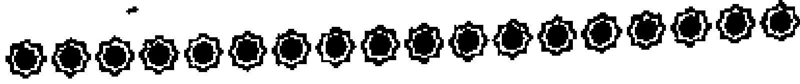
﴿ مشق ﴾

۞ اَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ. ۞ اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ. ۞ کُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی. ۞ وَمَآ اَدْرِیْ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ. ۞ لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ. ۞ اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰهِ. ۞ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ. ۞ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ. ۞ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی. ۞ لَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ. ۞ اِذْهَبْ بِّکِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ. ۞ عَبَسَ وَتَوَلّٰی. ۞ یُمِیْتُ ثُمَّ یُحْیِیْنِ. ۞ سَوَآءٌ عَلَیْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا. ۞ نَمُوْتُ وَنَحْیَا. ۞ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْکِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ. ۞ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ. ۞ اَدْبَرَ وَاسْتَکْبَرَ. ۞ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا. ۞ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ. ۞ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ. ۞ اِنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا.



قاعدہ(5):۔ اسم ظاہر کا عطف اسم ظاہر یا اسم ضمیر پر اور اسم ضمیر کا عطف اسم ضمیر یا اسم ظاہر پر جائز ہے۔ جیسے

جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو۔ اور۔ مَا جَاءَ نِي إِلَّا أَنْتَ وَعَلِيٌّ۔ اور۔ أَنَا وَأَنْتَ صَدِيقَانِ۔ اور۔ جَاءَ نِي عَلِيٌّ وَأَنْتَ



قاعدہ(۶):۔ جار مجرور کا عطف، جار مجرور پر ہی ہوسکتا ہے۔ جیسے اَلصَّلٰوةُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْمُجْتَبٰى

فوائد:۔ مذکورہ قاعدے کے مطابق اس مثال میں، عَلٰى اٰلِهِ الْمُجْتَبٰى کا عطف، عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ کے مجموعے پر ہوگا، چنانچہ فقط سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ پر عطف ڈالنا درست نہیں۔

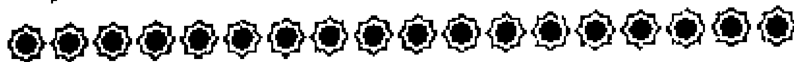
﴿ ترکیب ﴾

زَيْدٌ يَقُوْمُ فِي الدَّارِ اَوْعَلَى السَّطْحِ :۔ زَيْدٌ مبتداء.... يَقُوْمُ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف....اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء اس کا فاعل.... فِي حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... دَار مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ.... اَوْ حرف عطف.... عَلٰى حرف جار....الف لام برائے تعریف.... سَطْح مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر يَقُوْمُ فعل کا ظرف لغو.... يَقُوْمُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

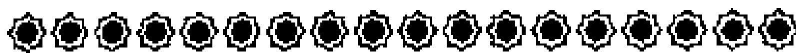
﴿ مشق ﴾

(i) اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ. (ii) جَاءَ زَيْدٌ مِنَ السُّوْقِ اَوْ مِنَ الْمَسْجِدِ. (iii) يَذْهَبُ بَكْرٌ اِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ اِلَى الْمَدْرَسَةِ ثُمَّ اِلَى السُّوْقِ.

(iv) رَعَى الْاِبِلُ مِنَ الْحَدِيْقَةِ ثُمَّ مِنَ الشِّعْبِ وَمِنَ الشَّارِعِ.



قاعدہ (7):۔ بسا اوقات جملے کے شروع میں واقع ہونے والی واو، عطف کی غرض سے نہیں لائی جاتی۔ جیسے وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ، اس وقت اسے واو برائے اِسْتِيْنَاف یا و، مُسْتَانِفَه ۔اور۔ جملے کو جملہ مُسْتَانِفَه کہتے ہیں۔



قاعدہ(۸):۔ لکن ، چند شرائط کے ساتھ، اِسْتِدْرَاک ، عطف کے لئے ہوتا ہے۔

(i) اس کا معطوف مفرد ہو، جملہ نہ ہو۔ (ii) اس سے قبل حرف نفی یا نہی ہو ۔اور۔ (iii) اس سے پہلے واؤ نہ ہو۔ جیسے

لا یَظُنُّ خَلِیْلٌ لٰکِنْ سَعِیْدٌ

لیکن اگر اس سے قبل جملہ ہو...یا...یہ واؤ کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ جیسے مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ، تو اس وقت وہ واؤ زائدہ اور یہ ابتداء کے لئے ہوگا اور ترکیب کرتے ہوئے اسے حرف ابتداء کہا جائے گا۔ اور اصل عبارت لکن کان رسول اللہ ہوگی۔ یعنی یہاں لفظ رسول ، کان محذوف کی خبر ہونے کی بناء پر منصوب ہوگا نہ کہ لفظِ ابا پر عطف کی وجہ سے۔

یونہی اگر یہ ایجاب کے بعد واقع ہو۔ جیسے قَامَ خَلِیْلٌ لٰکِنْ عَلِیٌّ ، تو اس صورت میں بھی ابتداء کے لئے ہوگا۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں لفظ علی مبتداء ہے اور اس کی خبر لم یقم محذوف ہے۔ اصل عبارت یوں ہوگی قَامَ خَلِیْلٌ لٰکِنْ عَلِیٌّ لَمْ یَقُمْ

﴿ ترکیب ﴾

(۱) مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ :۔ ماکان صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی منفی معروف از افعال ناقصہ.... محمد اس کا اسم.... ابا مضاف.... احد موصوف.... من حرف جار.... رجال مضاف.... کم ضمیر جمع مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت محذوف کا ظرف مستقر.... ثابت صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ.... ابا مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.... کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

و زائدہ.... لکن ابتدائیہ.... رسول مضاف.... اللہ اسم جلالت، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ.... و حرف عطف.... خاتم مضاف.... الف لام برائے تعریف.... نبیین مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر کان محذوف کی خبر.... کان صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف از افعال ناقصہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے محمد اس کا اسم.... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ابتدائیہ ہوا۔

(۲) قَامَ خَلِیْلٌ لٰکِنْ عَلِیٌّ :۔ قام صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... خلیل اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لکن ابتدائیہ.... علی مبتداء.... اس کی خبر لم یقم محذوف.... لم یقم صیغہ واحد مذکر غائب فعل نفی جحد بلم

یفعل فعل مستقبل معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدا، اس کا فاعل... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ابتدائیہ ہوا۔



سبق نمبر......(29)

مُبَیَّن و عطف بیان کے قواعد

النحو الکبیر میں بیان ہو چکا کہ اگر دو الفاظ میں سے پہلا کم اور دوسرا زیادہ مشہور ہو تو دوسرا پہلے کے لئے عطف بیان ہوگا۔ یہاں ایک قاعدہ مزید یاد رکھیں کہ

قاعدہ :۔ حرف تفسیر اَیْ، مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اپنے مابعد کے ساتھ مل کر پیچھے کے لئے عطف بیان ہوتا ہے۔ جیسے رَأَیْتُ لَیْثًا اَیْ اَسَدًا

﴿ تراکیب ﴾

(I) اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ :۔ اَقْسَمَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف.... ب حرف جار.... اَللّٰه اسم جلالت مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اَقْسَمَ فعل کا ظرف لغو.... اَبُوْ مضاف.... حَفْصٍ مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبین.... عُمَرُ عطف بیان.... مبین اپنے عطف بیان سے مل کر فعل کا فاعل.... اَقْسَمَ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(II) رَأَیْتُ لَیْثًا اَیْ اَسَدًا :۔ رایت صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... لَیْثًا مبین.... ای، حرف تفسیر.... اَسَدًا عطف بیان.... مبین اپنے عطف بیان سے مل کر مفعول بہ.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(I) جَاءَ اَبُوْالْقَاسِمِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَی الْعَرَبِ۔ (II) رَاٰی ذُوالنُّوْرَیْنِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَدُوَّهٗ۔

(III) ذَهَبَ اَبُوْتُرَابٍ عَلِیُّ بْنُ الْمُرْتَضٰی اِلٰی بَیْتِ الْمَالِ۔ (IV) جَاءَ رَجُلٌ اَیْ زَیْدٌ۔



قسم کے قواعد

قاعدہ(1):۔ قسم کے لئے عموماً حروف جارہ، ب، ت ..اور.. و استعمال کئے جاتے ہیں۔

قاعدہ(2):۔ حرف قسم، اُقْسِمُ (میں قسم کھاتا ہوں) فعل کے قائم مقام ہوتا ہے۔

قاعدہ(3):۔ ہر قسم کا کوئی نہ کوئی جواب قسم ضرور ہوتا ہے۔ یہ عام ہے کہ وہ عبارت میں مذکور ہو یا غیر موجود۔ جواب قسم وہ جملہ ہوتا ہے، جسے قسم کے بعد یا پہلے ذکر کیا جاتا ہے اور اس میں مقصودِ قسم مذکور ہوتا ہے۔ جیسے وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا

جواب قسم کے بارے میں ضروری باتیں

قاعدہ(4):۔ اگر جواب قسم جملہ اسمیہ مثبت ہو تو اس سے پہلے اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ..یا.. لام ابتدائیہ میں سے کوئی لایا جائے گا۔ جیسے وَاللّٰهِ اِنَّ بَكْرًا هَالِكٌ ..اور.. وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِلٌ

قاعدہ(5):۔ اگر جواب قسم جملہ اسمیہ منفی ہو تو اس کے اول، ما مشابہ بلیس ہوگا..یا.. لائے نفی جنس..یا.. اِنْ نافیہ۔ جیسے
وَاللّٰهِ مَا زَيْنَبُ ذَاهِبَةً ..اور.. وَاللّٰهِ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو ..اور.. وَاللّٰهِ اِنِ الْاُسْتَاذُ فِي الْجَامِعَةِ

قاعدہ(6):۔ اگر جواب قسم جملہ فعلیہ مثبت ہو، تو چاہے ماضی ہو یا مضارع، اسے لام ابتدائیہ اور حرف تقلیل، قَدْ کے مجموعے سے شروع کیا جائے گا..یا.. صرف لام ابتدائیہ سے۔ جیسے
وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعَ بَكْرٌ صَوْتًا ..اور.. وَاللّٰهِ لَاَدْخُلَنَّ فِي الْمَسْجِدِ

قاعدہ(7):۔ اگر جواب قسم جملہ فعلیہ بفعل ماضی منفی ہو تو ما نافیہ سے شروع ہوگا۔ جیسے وَاللّٰهِ مَا اَضْرِبَنَّ زَيْدًا

قاعدہ(8):۔ اگر جواب قسم جملہ فعلیہ بفعل مضارع منفی ہو، تو اس کا آغاز ما نافیہ..یا.. لا نافیہ..یا.. لَنْ ہمیں سے ہوگا۔ جیسے
وَاللّٰهِ مَا تَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ .... وَاللّٰهِ لَا تَذْهَبَنَّ اِلَى السُّوْقِ .... وَاللّٰهِ لَنْ نُكْرِمَ ابْنَ بَكْرٍ

﴿ تراکیب ﴾

(1) وَاللّٰهِ لَزَيْدٌ قَائِلٌ :۔ و حرف جر برائے قسم.... اللّٰہ اسم جلالت مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اُقْسِمُ فعل مقدر کا ظرف مستقر.... اُقْسِمُ صیغہ واحد متکلم بفعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر واحد متکلم مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... اُقْسِمُ فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

ل ابتدائیہ برائے تاکید.... زَيْدٌ مبتداء.... قَائِلٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ

ہوکر جوابِ قسم۔

(ii) وَاللهِ لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو :۔ و حرفِ جر برائے قسم.... اللّٰہ اسم جلالت مجرور....حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر اُقْسِمُ فعل مقدر کا ظرفِ مستقر.... اُقْسِمُ صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر واحد متکلم مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... اُقْسِمُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

لا برائے نفی جنس ، مُلْغٰی عَنِ الْعَمَلِ (یعنی اسے " لا " کے عمل سے روک دیا گیا) .... زید معطوف علیہ.... و زائدہ.... لا حرفِ عطف.... عمرو معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتداء.... فی حرفِ جار.... الف لام برائے تعریف.... دار مجرور....حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتان مقدر کا ظرفِ مستقر.... ثابتان صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل، اس میں ھما ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جوابِ قسم۔

(iii) وَاللهِ لَقَدْ سَمِعَ بَكْرٌ صَوْتًا :۔ و حرفِ جر برائے قسم.... اللّٰہ اسم جلالت مجرور....حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر اُقْسِمُ فعل مقدر کا ظرفِ مستقر.... اُقْسِمُ صیغہ واحد متکلم، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انا ضمیر واحد متکلم مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... اُقْسِمُ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ قسمیہ انشائیہ ہوا۔

ل ابتدائیہ برائے تاکید.... قد حرفِ تحقیق برائے تقریب.... سَمِعَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... بَكْرٌ اس کا فاعل.... صَوْتًا مفعول بہ.... سَمِعَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جوابِ قسم۔

﴿ مشق ﴾

(i) وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ.(ii) وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا .... قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا.(iii) وَاللهِ لَاَ فْعَلَنَّ كَذَا.(iv) وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ.(v) وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ.(vi) وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ...... لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ.(vii) وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ...... اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى.(viii) وَالضُّحٰى ...... مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى.(ix) وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ...... اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ.(x) وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى.(xi) وَالطُّوْرِ ...... اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ.

سبق نمبر......(31)

فعلِ تعجب کے قواعد

قاعدہ(۱):۔ ثلاثی مجرد سے فعلِ تعجب کے تین صیغے کثیر الاستعمال ہیں۔

مَا اَفْعَلَهٗ جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا (کس چیز نے زید کو حسین کر دیا)

اَفْعِلْ بِهٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (کس چیز نے زید کو حسین کر دیا)

فَعُلَ جیسے وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا (اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں)

﴿تراکیب﴾

(i) مَا اَحْسَنَ زَیْدًا :۔ مَا اسمیہ تعجبیہ برائے استفہام، مبتداء..... اَحْسَنَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر واحد مذکر، مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... زَیْدًا مفعول بہ.... اَحْسَنَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔

(ii) اَحْسِنْ بِزَیْدٍ :۔ اَحْسِنْ صیغہ واحد مذکر، فعل امر حاضر معروف بمعنی اَحْسَنَ فعلِ ماضی.... ب حرف جار زائد.... زَیْد فاعل.... اَحْسِن فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔

(iii) حَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا :۔ حَسُنَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعلِ ماضی مثبت معروف.... اولئک اسم اشارہ اس کا فاعل.... رفیقًا فعل اور فاعل کے درمیان نسبت کی تمیز.... فعل اپنے فاعل اور نسبت کی تمیز سے مل کر فعلیہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔

﴿مشق﴾

(i) مَا اَصْبَرَ بَکْرًا. (ii) اَکْرِمْ بِزَیْنَبَ. (iii) شَرُفَ زَیْدٌ عِلْمًا.



سبق نمبر......(32)

افعال مدح وذم کے قواعد

آپ نحو الکبیر میں جان چکے ہیں کہ

قاعدہ(1):۔ افعال مدح وذم اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں۔

قاعدہ(2):۔ حَبَّذا کے علاوہ باقی افعال کے فاعل کے لئے شرط ہے کہ وہ معرف باللام ہو۔ یا۔ معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔۔یا۔ایسی ضمیر مستتر ہو کہ جس کی تمیز نکرہ منصوبہ آرہی ہو۔

قاعدہ(3):۔ حَبَّذَا میں حَبَّ ، فعل مدح اور ذا ، اس کا فاعل ہے۔

قاعدہ(4):۔ ان کے افعال کے بعد واقع ہونے والا اسم مخصوص بالمدح ۔۔یا۔ مخصوص بالذم کہلاتا ہے۔

اب مزید یاد رکھئے کہ

قاعدہ(5):۔ ان افعال کی دو طرح ترکیبیں کی جاسکتی ہیں۔

(i) فعل مدح وذم کو ان کے فاعل سے ملاکر خبر مقدم اور مخصوص بالمدح والذم کو مبتدائے مؤخر بنایا جائے۔

(ii) فعل مدح وذم کو ان کے فاعل کے ساتھ ملاکر جملۂ انشائیہ۔۔اور۔مخصوص بالمدح والذم کو مبتدائے محذوف ھُوَ وغیرہ کی خبر بناکر الگ جملہ خبریہ بنایا جائے۔

قاعدہ(6):۔ بسا اوقات مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم، عبارت میں موجود نہیں ہوتے۔جیسے نِعْمَ الْعَبْدُ ، ایسی صورت میں اس کا تعین کسی لفظی یا معنوی قرینے کی بناء پر ہوگا۔جیسا کہ مثال مذکور میں مخصوص بالمدح حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں، کیونکہ اس کے ماقبل مذکور ہے۔ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ

﴿ تراکیب ﴾

(i) نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ :۔ نِعْمَ فعل مدح..... الف لام برائے تعریف..... رَجُلٌ اس کا فاعل..... نِعْمَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم..... زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتدائے مؤخر.....مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ :۔ نِعْمَ فعل مدح... الف لام برائے تعریف..... رَجُلٌ اس کا فاعل.....فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

زَیْدٌ مخصوص بالمدح، مبتدائے محذوف ھو کی خبر..... ھو ضمیر واحد مذکر غائب، مرفوع منفصل مبتداء.....مبتداء اپنی خبر سے

مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) بِئْسَ رَجُلاً زَیْدٌ :۔ بِئْسَ فعل ذم اس میں ھو ضمیر واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر ممیز..... رَجُلاً تمیز.....ممیز اپنے تمیز سے مل کر بِئْسَ کا فاعل..... بِئْسَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم..... زَیْدٌ مخصوص بالذم، مبتدائے مؤخر.....مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) نِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ.(ii) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ.(iii) سَلَامٌ عَلَیْکُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّار.
(iv) نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهُ اَوَّابٌ.(v) فَنِعْمَ الْقَادِرُوْنَ.(vi) بِئْسَ الْمَصِیْرُ.(vii) بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الاِیْمَانِ.(viii) فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَکَبِّرِیْنَ.(ix) بِئْسَ لِلظَّالِمِیْنَ بَدَلاً.(x) لَبِئْسَ مَاکَانُوْا یَعْمَلُوْنَ.
(xi) لَبِئْسَ مَاکَانُوْا یَصْنَعُوْنَ.(xii) نِعْمَ الرَّجُلُ بَکْرٌ.



سبق نمبر ....(33)

اَسمائے اَفعال کا بیان

آپ نحو الکبیر میں جان چکے ہیں کہ اسمائے افعال کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) بمعنی امر حاضر معروف۔ جیسے رُوَیْدَ (2) بمعنی فعلِ ماضی۔ جیسے ھَیْھَاتَ

﴿ تراکیب ﴾

(i) رُوَیْدَ زَیْدًا :۔ رُوَیْدَ اسم فعل بمعنی امر حاضر معروف، اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل ... زَیْدًا مفعول بہ..... رُوَیْدَ اسم فعل، اپنے فاعل اور اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) ھَیْھَاتَ زَیْدٌ :۔ ھَیْھَاتَ اسم فعل بمعنی فعلِ ماضی.... زَیْدٌ اس کا فاعل.... ھَیْھَاتَ اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) ھَیْھَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ.(ii) شَتَّانَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ.(iii) بَلْهَ غُلَامًا.(iv) حَیَّھَلْ عَلَی الصَّلٰوۃِ.

(v) عَلَیْکَ زَیْنَبًا.(vi) اٰمِیْن.



سبق نمبر (34)

أسمائے کنایات کے قواعد

قاعدہ(1):۔ عمل کے لحاظ سے اسمائے کنایات، تین ہیں۔ (1) کَمْ۔ (2) کَاَیِّنْ۔ (3) کَذَا۔ یہ اسماء اپنی ذات میں موجود ابہام کی بناء پر اولاً ممیز بنتے ہیں۔ پھر اپنی تمیز سے مل کر مزید صورت اختیار کرتے ہیں۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) کَمْ :۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (1) استفہامیہ۔ (2) خبریہ۔

(1) استفہامیہ:۔ جب یہ معنیٔ استفہام کو متضمن ہو۔ جیسے

کَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَهٗ؟ (تو نے کتنے مردوں کو مارا؟) ..اور.. کَمْ کِتَاباً اِشْتَرَیْتَ؟ (تو نے کتنی کتابیں خریدیں؟)

اس صورت میں دیکھیں، اگر اس کا مابعد فعل، ضمیر میں عمل کر رہا ہو، جیسا مثال اول میں ہے، تو اب اسے تمیز سے ملا کر مبتداء بنائیں اور فعل کو خبر۔ اور اگر مابعد فعل، ضمیر میں عمل نہ کر رہا ہو، جیسا مثال ثانی میں ہے، تو اسے، اس فعل کا مفعول بہ بنایا جائے گا۔

اس کا عمل:۔ یہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے اور اس کی تمیز اکثر مفرد ہوتی ہے۔ نیز اکثر ان ممیز تمیز کے درمیان، حرف جار..یا..ظرف کا فاصلہ ہوتا ہے۔ جیسے کَمْ عِنْدَکَ کِتَاباً؟ ..اور.. کَمْ فِی الدَّارِ رَجُلاً؟

تو ایسی صورت میں اسے تمیز سے ملا کر مبتداء..اور..جار مجرور یا ظرف کو کسی کے متعلق کر کے خبر بنائیں گے۔

اور کبھی کبھی خبر..یا..عامل کا فاصلہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے کَمْ جَاءَنِیْ رَجُلاً؟ ..اور.. کَم اشْتَرَیْتَ کِتَاباً؟

ایسی صورت میں اگر مابعد فعل اس میں عمل نہ کر رہا ہو، جیسا کہ مثال اول میں ہے، تو اسے مبتداء، ورنہ مفعول بہ بنائیں گے۔

نیز اس کی تمیز کا حذف بھی جائز ہے۔ جیسے کَمْ مَالُکَ؟ ایسی صورت میں اس کی اصل، سیاق قرینے کے اعتبار سے، کَمْ مَالُکَ دِیْنَاراً؟ ہوگی۔

﴿ اعرابی لحاظ سے اس کی مختلف حالتیں ﴾

اعرابی لحاظ سے اس کی تین حالتیں ہیں۔ (1) مجرور۔ (2) منصوب۔ (3) مرفوع۔

(1) مجرور:۔ جب اس سے قبل حرف جار..یا..مضاف ہو۔ جیسے

بِکَمْ سَاعَةٍ بَلَغْتَ دِمَشْقَ؟ (تو کتنی دیر میں دمشق پہنچا؟)

رَأْیَ کَمْ رَجُلاً اَخَذْتَ؟ (تو نے کتنے مردوں کی رائے حاصل کی؟)

(2) منصوب:۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔ چنانچہ دیکھا جائے کہ

(i) مصدر کے بارے میں سوال ہے تو مفعول مطلق بنے گا۔ جیسے كَمْ إِخْتَالًا أَخْتَلْتُ؟

(ii) ظرف کے بارے میں پوچھا ہے، تو مفعول فیہ بنے گا۔ جیسے كَمْ مِيلًا سِرْتُ؟

(iii) مفعول بہ کے بارے میں سوال ہے، تو مفعول بہ بنے گا۔ جیسے كَمْ جَائِزَةً نِلْتَ؟ (تو نے کتنے انعام حاصل کیے؟)

(3) مرفوع:۔ اگر ذکر کردہ کسی چیز کے بارے میں سوال نہ ہو، تو یہ مرفوع اور مبتداء ہوگا۔ جیسے كَمْ كِتَابًا عِنْدَكَ؟

...یا...خبر ہوگا۔ جیسے كَمْ كُتُبُكَ؟

فوائد:۔ اس صورت میں بھی كَمْ کو مبتداء اور مابعد کو خبر بنایا جاسکتا ہے، لیکن خبر بنانا، اَولیٰ ہے۔

(2) **خبریہ**:۔ جب یہ خبر کے لئے مستعمل ہو...یا...جب معنیٰ استفہام کو متضمن نہ ہو۔ جیسے

كَمْ عِنْدِيْ رَجُلًا (میرے پاس بہت سے مرد ہیں) ...اور... كَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ (میں نے بہت سے مردوں کو مارا ہے)

اس کا عمل:۔ اگر اس کے اور اس کی تمیز کے درمیان کسی چیز کا فاصلہ ہو، تو یہ اپنی تمیز کو نصب دے گا۔ جیسا کہ پہلی مثال سے واضح ہے۔ اور اگر درمیان میں کسی چیز کا فاصلہ نہ ہو، تو تمیز کی جانب مضاف ہونے کی بناء پر اسے جر دے گا۔ جیسا کہ دوسری مثال میں ہے۔

طریقۂ ترکیب:۔

{1} جب ممیز و تمیز کے درمیان فاصلہ ہو:۔ (i) كَمْ کو ممیز بنائیں۔ (ii) پھر فاصلے کے بعد واقع اسم منصوب کو اس کی تمیز قرار دیں۔ (iii) پھر ممیز تمیز کو ملا کر مبتداء بنادیں۔ (iv) پھر درمیانی چیز کی ترکیب کر کے اس کی خبر بنادیں۔

{2} جب ممیز و تمیز کے درمیان فاصلہ نہ ہو:۔ (i) كَمْ کو ممیز مضاف بنائیں۔ (ii) مابعد اسم مجرور کو تمیز مضاف الیہ قرار دیں۔ (iii) پھر ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مابعد فعل کا مفعول بہ مقدم بنے گا۔

﴿ تراکیب ﴾

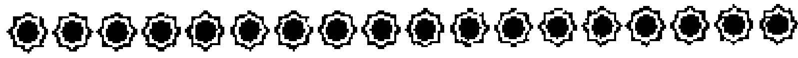
(i) كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَهُ؟ :۔ كم ممیز.... رجلاً تمیز...ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتداء.... ضربت صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے مبتداء، مفعول بہ.....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر...مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) كَمْ كِتَابًا اِشْتَرَيْتَ؟ :۔ كم ممیز.... كتابا تمیز...ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ مقدم.... اِشْتَرَيْتَ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... اِشْتَرَيْتَ فعل

اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(iii) كَمْ عِنْدَكَ رَجُلاً :۔ كَمْ ممیز.... رَجُلاً تمیز.... ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتداء..... عِنْدَ مضاف.... كَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثابت مقدر کا مفعول فیہ..... ثابت، صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iv) كَمْ فِي الدَّارِ رَجُلاً؟ :۔ كَمْ ممیز.... رَجُلاً تمیز.... ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتداء..... فِي حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... دار مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت مقدر کا ظرف مستقر.... ثابت صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔



(2) كَأَيِّنْ:۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ (1) استفهامیه۔ (2) خبریه۔

اس کا عمل:۔ یہ دونوں صورتوں میں اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے، بشرطیکہ اس سے قبل حرف جار نہ ہو۔ نیز اس کی تمیز اکثر مفرد ہوتی ہے جیسے كَأَيِّنْ رَجُلاً عِنْدَكَ .... كَأَيِّنْ مِنْ عِلْمٍ حَوَيْتُ ....اور.... كَأَيِّنْ رَجُلاً لَقِيتُ؟

اعرابی لحاظ سے اس کی مختلف حالتیں

اعرابی لحاظ سے اس کی دو حالتیں ہیں۔ (1) منصوب۔ (2) مرفوع۔

(1) منصوب:۔ جب استفہامیہ ہو تو ہمیشہ مفعول بہ مقدم ہونے کے باعث منصوب ہوگا، جیسا کہ مثال ثالث میں ہے۔ نیز کبھی خبریہ ہونے کی صورت میں بھی مفعول بہ بنتا ہے، جیسا کہ مثال ثانی میں ہے۔

(2) مرفوع:۔ جب مبتداء واقع ہو رہا ہو، جیسا کہ مثال اول سے ظاہر ہے۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) كَأَيِّنْ رَجُلاً عِنْدَكَ :۔ كَأَيِّنْ ممیز.... رَجُلاً تمیز.... ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتداء.... عِنْدَ مضاف.... كَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثابت مقدر کا مفعول فیہ.... ثابت صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

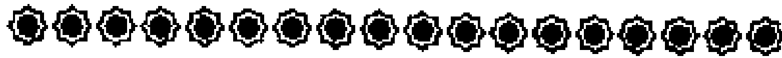
(ii) کَاَیِّنْ رَجُلاً لَقِیْتُ؟ :۔ کَـاَیِّنْ ممیز.... رَجُلاً تمیز.... ممیز اپنی تمیز سے مل کر مفعول بہ مقدم....

لَقِیْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... لَقِیْتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) کَاَیِّنْ مِنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا. (ii) کَمْ لِیْ فِی السُّوْقِ تَاجِرًا؟. (iii) کَاَیِّنْ صَدِیْقًا رَاَیْتَ؟.

(iv) کَاَیِّنْ رَجُلاً عِنْدَ الْمَسْجِدِ. (v) کَمْ عِنْدَکَ کِتَابًا.



(3) کَذَا:۔ یہ کبھی عدد مبہم سے کنایہ ہوتا ہے۔ جیسے جَاءَنِیْ کَذَا وَکَذَا رَجُلاً (میرے پاس اتنے اتنے مرد آئے)

اور کبھی جملے سے۔ جیسے قُلْتُ کَذَا وَکَذَا حَدِیْثًا (میں نے یہ یہ بات کہی)

نیز یہ اکثر حرف عطف کے واسطے سے مکرر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ امثلہ مذکورہ میں ہے اور کبھی بغیر تکرار و حرف عطف کے واسطے کے۔ جیسے وَاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا فِعْلاً

اس کا عمل:۔ یہ اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے اور اس کی تمیز ہمیشہ مفرد ہوتی ہے۔

اعرابی لحاظ سے اس کی مختلف حالتیں

اعرابی لحاظ سے اس کی دو حالتیں ہیں۔ (1) منصوب۔ (2) مرفوع۔

(1) منصوب:۔ یہ تین صورتوں میں ہوتا ہے۔

(i) جب مفعول بہ بن رہا ہو۔ جیسے اَکْرَمْتُ کَذَا وَکَذَا عَالِمًا

(ii) جب مفعول فیہ بن رہا ہو۔ جیسے سَافَرْتُ کَذَا وَکَذَا یَوْمًا

(iii) جب مفعول مطلق بن رہا ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ اللِّصَّ کَذَا وَکَذَا ضَرْبَۃً

(2) مرفوع:۔ یہ چار صورتوں میں ہوتا ہے۔

(i) جب فاعل بن رہا ہو۔ جیسے سَافَرَ کَذَا وَکَذَا رَجُلاً

(ii) جب نائب الفاعل بن رہا ہو۔ جیسے اُکْرِمَ کَذَا وَکَذَا مُجْتَھِدًا

(iii) جب مبتداء بن رہا ہو۔ جیسے عِنْدِیْ کَذَا وَکَذَا کِتَابًا

(iv) جب خبر بن رہا ہو۔ جیسے اَلْمُسَافِرُوْنَ کَذَا وَکَذَا رَجُلاً

﴿ تراکیب ﴾

(i) جَاءَنِیْ کَذَا وَکَذَا رَجُلاً :۔ جاء صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف..... ن وقایہ..... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... کذا اسم کنایہ معطوف علیہ..... و حرف عطف..... کذا اسم کنایہ معطوف..... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ممیّز..... رجلا تمیز..... ممیّز، اپنی تمیز سے مل کر فاعل..... جاء فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) قُلْتُ کَذَا وَکَذَا حَدِیْثًا :۔ قلت صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع بارز اس کا فاعل..... کذا اسم کنایہ معطوف علیہ..... و حرف عطف..... کذا اسم کنایہ معطوف..... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر ممیّز..... حدیثا تمیز..... ممیّز، اپنی تمیز سے مل کر مقولہ..... قلت فعل اپنے فاعل اور مقولے سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) وَاللّٰهِ لَاَفْعَلَنَّ کَذَا.(ii) سَافَرَ کَذَا وَکَذَا رَجُلاً.(iii) اُکْرِمَ کَذَا وَکَذَا مُجْتَهِداً.
(iv) اَکْرَمْتُ کَذَا وَکَذَا عَالِماً.(v) سَافَرْتُ کَذَا وَکَذَا یَوْماً.(vi) ضَرَبْتُ اللِّصَّ کَذَا وَکَذَا ضَرْبَةً.(vii) عِنْدِیْ کَذَا وَکَذَا کِتَاباً.(viii) اَلْمُسَافِرُوْنَ کَذَا وَکَذَا رَجُلاً.



سبق نمبر ......(35)

ما ولا المشبہتان بلیس کے قواعد

ان کے بارے میں تقریباً تمام ضروری باتیں ساتو النحو الکبیر میں بیان کی جاچکی ہیں۔ یہاں اتنا ضرور یاد رکھیں کہ

قاعدہ:۔ ان کی خبر پر باء بکثرت زائد ہوتی ہے۔ جیسے وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

﴿ تراکیب ﴾

(i) مَا زَیْدٌ قَائِمًا :۔ مَا مشابہ بلیس.... زَیْدٌ اس کا اسم.... قَائِمًا (حسب سابق) شبہ جملہ اسمیہ ہو کر اس کی خبر.... مَا مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) لَا رَجُلٌ عَلَی الشَّارِعِ :۔ لَا مشابہ بلیس.... رَجُلٌ اس کا اسم.... عَلٰی حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... شَارِعِ مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مَوْجُوْدًا مقدر کا ظرف لغو.... مَوْجُوْدًا صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں هُــو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لَا کا اسم، اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... لَا مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iii) وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ :۔ و حرف عطف.... ما مشابہ بلیس.... اللّٰہ اسم جلالت، اس کا اسم.... ب زائدہ.... غافل صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ما کا اسم، اس کا فاعل.... عن حرف جار.... ما اسم موصول.... تعملون صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف، اس میں و ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسم موصول اپنے صلے سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر غافل اسم فاعل کا ظرف لغو....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... ما مشابہ بلیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) وَمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ. (ii) وَمَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ.

(iii) وَمَا هُوَ بِقَوْلِ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. (iv) وَمَا اَنْتَ بِمَلُوْمٍ.

لائے نفی جنس کے قواعد

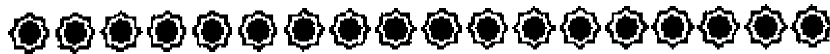
اس کے بھی تقریباً تمام ضروری قواعد بیان کئے جا چکے ہیں۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) لَاغُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ :۔ لا برائے نفی جنس..... غُلَامَ مضاف..... رَجُلٍ مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لائے نفی جنس کا اسم... ظَرِيْفٌ صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں هو ضمیر واحد مذکر، مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لائے نفی جنس کا اسم، اس کا فاعل..... فِي حرف جار..... الف لام برائے تعریف..... دَارِ مجرور .....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر صفت مشبہ کا ظرف لغو.....صفت مشبہ اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر..... لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) لَارَجُلَ فِي الْمَسْجِدِ :۔ لا برائے نفی جنس..... رَجُلَ مبنی بر فتح اس کا اسم..... فِي حرف جار..... الف لام برائے تعریف..... مَسْجِدِ مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر موجودٌ محذوف کا ظرف مستقر..... موجودٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لائے نفی جنس کا اسم اس کا نائب الفاعل...اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.....لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iii) لَازَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو :۔ لا برائے نفی جنس، مُلْغٰى عَنِ الْعَمَلِ (یعنی ایسا "لا" جسے عمل سے روک دیا گیا)..... زید معطوف علیہ..... و زائدہ..... لا حرف عطف..... عمرو معطوف.....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتداء..... فی حرف جار..... الف لام برائے تعریف..... دار مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتان مقدر کا ظرف مستقر..... ثابتان صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل، اس میں هما ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل...اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



یہاں چند باتیں ضرور یاد رکھیں کہ

قاعدہ:۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کو پانچ طرح پڑھا جاسکتا ہے، ہر طرح کی ترکیب آپس میں تھوڑا تھوڑا فرق رکھتی ہے۔ مثلاً

(i) لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (حول اور قوۃ دونوں مبنی بر فتح)

ترکیب کا طریقہ:۔

● لَا کو برائے نفی جنس قرار دینے کے بعد، حَوْلَ کو اس کا اسم بنائیں۔ پھر اس کے بعد اِلَّا بِاللّٰہِ کو مقدر مانیں۔ اس میں اِلَّا کو حرف استثناء قرار دیں اور بِاللّٰہِ کو موجودٌ محذوف کا ظرف مستقر بنائیں۔ اور آخر میں موجودٌ کو اس کے نائب الفاعل اور ظرف مستقر سے ملا کر، لائے نفی جنس کی خبر قرار دے کر، جملہ اسمیہ خبریہ بنا دیں۔

● آگے موجود وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ میں وَ حرف عطف... لَا برائے نفی جنس... قُوَّةَ اس کا اسم... اِلَّا حرف استثناء اور بِاللّٰہ، موجودۃٌ محذوف کا ظرف مستقر ہے۔ باقی ترکیب حسب سابق ہوگی۔

(ii) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰہِ (حول مبنی بر فتح، قوۃ پر نصب مع تنوین)

ترکیب کا طریقہ:۔

● پہلی لَا کو برائے نفی جنس، دوسری کو زائدہ۔ حَوْلَ کو معطوف علیہ اور قُوَّةً کو حَوْلَ کے محل قریب کا اعتبار کرتے ہوئے معطوف قرار دیں۔ پھر معطوف علیہ کو اس کے معطوف سے ملا کر لائے نفی جنس کا اسم بنائیں۔ اِلَّا کو حرف استثناء اور بِاللّٰہِ کو موجودان محذوف کا ظرف مستقر قرار دے کر، باقی ترکیب حسب سابق کی جائے گی۔

(iii) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ (حول مبنی بر فتح، قوۃ مضموم مع تنوین)

ترکیب کا طریقہ:۔

● لَا کو برائے نفی جنس اور حَوْلَ کو معطوف علیہ بنائیں۔ پھر اِلَّا بِـاللّٰـہ کو مقدر مانتے ہوئے، حسب سابق موجود محذوف کا ظرف مستقر بنا کر معطوف علیہ بنائیں۔ پھر وَ کو عاطفہ، لا برائے نفی جنس کو لفظاً غیر عامل اور قُوَّةٌ کو حَوْلَ کا معطوف قرار دیں۔ پھر اِلَّا کو حرف استثناء اور بِـاللّٰـہ کو موجودۃ کا ظرف مستقر قرار دے کر مجموعے کو مائل موجود محذوف کا معطوف بنائیں۔ آخر میں حَوْلَ معطوف علیہ کو قُوَّةٌ معطوف سے ملا کر لائے نفی جنس کا اسم اور مابعد کے لئے مبتدا، اور... موجودٌ محذوف معطوف علیہ کو اس کے معطوف سے ملا کر خبر بنائیں۔ پھر لائے نفی جنس کے اسم و مبتداء کو اس کی خبر سے ملا کر جملہ اسمیہ خبریہ بنا دیں۔

(iv) لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ (حول اور قوۃ دونوں مضموم مع تنوین)

ترکیب کا طریقہ:۔

● پہلی لا کو برائے نفی جنس اور مُلْغٰی عَنِ الْعَمَلِ (یعنی عمل سے عاری ہوئی) اور دوسری کو زائدہ قرار دیں۔ حَوْلٌ کو معطوف علیہ اور قُوَّةٌ کو معطوف بنائیں۔ یہ دونوں مل کر مبتداء ہوں گے۔ پھر اِلَّا کو حسب سابق برائے استثناء اور

بِاللّٰہ کو موجودان محذوف کاظرفِ مستقر قرار دے کر خبر بنائیں۔ مبتداء، خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوگا۔

(۷) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ (حول منصوب اور قوۃ مرفوع ہونے کی صورت میں)

ترکیب کا طریقہ:۔

● یہاں لا مشابہ بلیس ہے۔ حَوْلَ اس کا اسم ہوگا۔ پھر اِلَّا بِـاللّٰہِ کو محذوف مانیں جس میں الا حرفِ استثناء اور جار مجرور، موجود محذوف کاظرفِ مستقر ہوگا۔ اسم مفعول کو اس کے نائب الفاعل اور ظرفِ مستقر سے ملا کر لا کی خبر قرار دے کر، جملہ اسمیہ خبریہ بنائیں گے۔ پھر و کو عاطفہ، لا کو برائے نفی جنس اور قُوَّة کو اس کا اسم بنائیں۔ باقی ترکیب حسبِ سابق ہوگی۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ :۔ لَا برائے نفی جنس.... حَوْلَ اس کا اسم....اس کے بعد اِلَّا بِـاللّٰہ محذوف، جس میں اِلَّا حرفِ استثناء، ب حرفِ جار اور اللّٰـہ اسم جلالت مجرور....حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر مَوْجُوْدٌ محذوف کاظرفِ مستقر... مَوْجُوْدٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لائے نفی جنس کا اسم، اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر...لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

و عاطفہ.... لا برائے نفی جنس.... قوۃ اس کا اسم.... اِلَّا حرفِ استثناء اور بِـالـلّٰہ، مَوْجُوْدَةٌ محذوف کا ظرفِ مستقر ہے۔ باقی ترکیب حسبِ سابق ہوگی۔

(ii) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ :۔ لَا برائے نفی جنس.... حَوْلَ معطوف علیہ.... وَ حرفِ عطف.... لَا زائدہ برائے تاکید .... قُوَّةَ معطوف ....معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر لائے نفی جنس کا اسم .... اِلَّا حرفِ استثناء .... ب حرفِ جار.... اللّٰـہ اسم جلالت مجرور.... ب حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر مستثنیٰ مفرغ ہو کر مَوْجُوْدَانِ محذوف کاظرف مستقر.... مَوْجُوْدَانِ صیغہ تثنیہ مذکر، اسم مفعول، اس میں ھما ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لائے نفی جنس کا اسم، اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرفِ مستقر سے مل کر خبر...لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iii) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ :۔ لَا برائے نفی جنس.... حَوْلَ معطوف علیہ....اس کے بعد اِلَّا بِـاللّٰہ محذوف....جس میں اِلَّا حرفِ استثناء.... ب حرفِ جار.... اللّٰہ اسم جلالت مجرور....حرفِ جار اپنے مجرور سے مل کر مَوْجُوْدٌ

محذوف کا ظرف مستقر.... مَوْجُوْدٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول (حسب سابق) اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر معطوف علیہ.... و عاطفہ.... لاَ برائے نفی جنس لفظاً غیر عامل.... قُوَّةَ ، حَوْلَ معطوف علیہا کا معطوف....معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر اسم ومبتداء.... اِلاَّ حرف استثناء.... بِاللّٰہ (حسب سابق)، مَوْجُوْدَةٌ محذوف کا ظرف مستقر....یہ مجموعہ ماقبل مَوْجُوْدَةٌ محذوف کا معطوف....معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر خبر...لائے نفی جنس کا اسم ومبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iv) لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰہِ :۔ لاَ برائے نفی جنس، ملغی عن العمل .... حَوْلٌ معطوف علیہ.... و عاطفہ.... لاَ زائدہ.... قُوَّةٌ معطوف....معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر مبتداء.... اِلاَّ حرف استثناء.... بِاللّٰہ ، مَوْجُوْدَانِ محذوف کا ظرف مستقر....حسب سابق یہ مجموعہ خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(v) لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰہِ :۔ لا مشابہ بلیس.... حَوْلَ اس کا اسم....اس کے بعد اِلاَّ بِاللّٰہ مقدر.... اِلاَّ حرف استثناء.... بِاللّٰہ ، حسب سابق مَوْجُوْدٌ محذوف کا ظرف مستقر....یہ مجموعہ خبر.... لاَ مشابہ بلیس کا اسم اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا.... و عاطفہ.... لا برائے نفی جنس.... قُوَّةَ اس کا اسم....باقی ترکیب حسب سابق ہوگی۔



قاعدہ(2):۔ جب بھی لا کے بعد بُدَّ نظر آئے تو وہ لا، لائے نفی جنس اور بُدَّ ، اس کا اسم ہوگا۔جیسے

لاَ بُدَّ لِزَیْدٍ مِنَ الْعِلْمِ

فوائد:۔ (I) بُـدَّ کا معنی ہے چارہ کار۔ لا کے ساتھ اس کا معنی نہیں ہے کوئی چارہ کار، بنے گا۔اور جس کے بغیر کوئی چارۂ کار نہ ہو، وہ ضروری ہوتا ہے،لہذا بامحاورہ بنانے کے لئے اس کا ترجمہ،ضروری ہے، کیا جاتا ہے۔

(II) جب لا ، بُدَّ کے ساتھ مستعمل ہو،تو آگے دو چیزوں کا بیان ضروری ہوتا ہے۔ایک وہ چیز جسے کسی دوسری شے کی ضرورت ہو،اسے محتاج کہتے ہیں۔اور دوسری وہ شے جس کی طرف محتاجی وضرورت ہو،اسے محتاج الیہ کہا جاتا ہے۔محتاج سے قبل حرف جار لِ اور محتاج الیہ سے پہلے حرف جار مِنْ لایا جاتا ہے۔جیسا کہ سابقہ مثال میں مذکور ہے۔

طریقۂ ترکیب:۔

اس کی دو طرح ترکیب کی جاسکتی ہے۔

(i) دونوں جار مجرور کا الگ الگ متعلق نکال کر،اول کو لائے نفی جنس کی خبر اول..اور..ثانی کو خبر ثانی قرار دیں۔

(ii) پہلے جار مجرور کا متعلق نکال کر،اسے اُس کا ظرفِ مستقر اور دوسرے جار مجرور کو اُسی متعلق کا ظرف لغو بنا کر صرف ایک خبر بنائی جائے۔

﴿ تراکیب ﴾

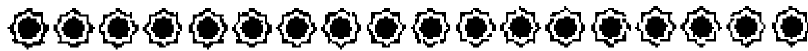
(i) لَا بُدَّ لِزَیْدٍ مِنَ الْعِلْمِ :۔ لَا براۓ نفی جنس.... بُدَّ اس کا اسم.... لِ حرف جار.... زَیْدٍ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتٌ محذوف کا ظرف مستقر.... ثَابِتٌ (حسب سابق) اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر اول.... مِنَ الْعِلْمِ ، جار مجرور مل کر ثَابِتٌ محذوف کا ظرف مستقر.... یہ بھی حسب سابق ترکیب کے مطابق خبر ثانی....لائے نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) لَا بُدَّ لِزَیْدٍ مِنَ الْعِلْمِ :۔ لَا براۓ نفی جنس.... بُدَّ اس کا اسم.... لِ حرف جار.... زَیْدٍ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتٌ محذوف کا ظرف مستقر.... مِنَ الْعِلْمِ جار مجرور مل کر اسی ثَابِتٌ کا ظرف لغو.... ثَابِتٌ (حسب سابق) اپنے فاعل اور ظرف مستقر و ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) لَا صَاحِبَ الْخَیْرِ مَذْمُوْمٌ.(ii) لَا إِسْرَافَ فِي الْخَیْرِ.(iii) لَا رَجُلَ أَفْضَلُ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ.

(iv) لَا خَیْرَ فِي الْإِسْرَافِ.(v) لَا بُدَّ لِلتِّلْمِیْذِ مِنَ الْجُهْدِ.(vi) لَا بُدَّ لِلْعَالِمِ مِنَ الْإِحْتِیَاطِ.



قاعدہ(3):۔ اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور مصدر وغیرہ پر داخل ہونے والا لَا ، عموماً لائے نفی جنس ہی ہوتا ہے۔جیسے

لَا مُعِیْلَ لَهٗ .... لَا مَشْکُوْرَ فِي الْمِصْرِ .... لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

لَا شَرِیْفَ فِي الْجَمَاعَةِ .... لَا رَیْبَ فِیْهِ .... لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ

﴿ ترکیب ﴾

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ :۔ لَا براۓ نفی جنس.... إِلٰهَ مبنی بر فتح موصوف.... إِلَّا اللّٰهُ بمعنی غَیْرُ اللّٰهِ ....اس میں غَیْرُ مضاف.... اللّٰهِ اسم جلالت، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت.... اِلٰہ موصوف اپنی صفت سے مل کر لائے نفی جنس کا اسم....اس کے بعد مَوْجُوْدٌ محذوف.... مَوْجُوْدٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لائے نفی جنس کا اسم اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



سبق نمبر ....(37)

مُستثنیٰ و مُستثنیٰ منہٗ کے قواعد

ان کے بارے میں تقریباً تمام قابلِ حفظ باتیں النحو الکبیر میں بیان کردی گئی ہیں۔ یہاں اتنا مزید یاد رکھیں کہ

قاعدہ (1):۔ مستثنیٰ منہ کبھی اسمِ ظاہر ہوتا ہے اور کبھی اسمِ ضمیر۔ جیسے جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا ۔اور۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ

نوٹ:۔ پہلی مثال میں، الْقَوْمُ اور دوسری میں، شَرِبُوْا کی و ضمیر، مستثنیٰ منہ ہے۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا :۔ جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... قَوْمُ مستثنیٰ منہ.... اِلَّا حرفِ استثناء.... زَیْدًا مستثنیٰ متصل.... مستثنیٰ منہ، مستثنیٰ سے مل کر فاعل..... جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ:۔ مستثنیٰ منقطع کی ترکیب بعینہٖ اسی طرح ہوگی۔

(ii) مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ :۔ مَاجَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف.... ن وقایہ.... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... اِلَّا حرفِ استثناء..... زَیْدًا مستثنیٰ مقدم.... اَحَدٌ مستثنیٰ منہ.... مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ مقدم سے مل کر فاعل..... مَاجَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iii) مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا :۔ مَاجَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف.... نون وقایہ کا.... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... اَحَدٌ مستثنیٰ منہ..... اِلَّا حرفِ استثناء..... زَیْدًا مستثنیٰ.... مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل..... مَاجَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iv) مَاجَاءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدٌ :۔ مَاجَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف.... نون وقایہ کا.... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... اَحَدٌ مبدل منہ..... اِلَّا حرفِ استثناء..... زَیْدٌ بدل.... مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل..... مَاجَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(v) مَاجَاءَ نِیْ اِلَّا زَیْدٌ :۔ مَاجَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف.... نون وقایہ.... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... اِلَّا حرفِ استثناء، مُفَرَّغَه .... زَیْدٌ فاعل.... مَاجَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(vi) جَاءَنِی الْقَوْمُ ھُمْ زَیْدٌ :۔ جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف.... ن وقایہ.... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.... ال لام برائے تعریف.... قوم ذوالحال.... ھم مضاف.... زید مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر فعل کا فاعل.... جاء فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

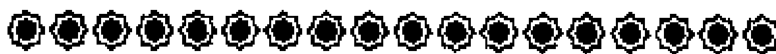
(vii) شَرِبُوْا مِنْهُ إِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ :۔ شَرِبُوْا صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف، اس میں و ضمیر مرفوع متصل بارز، مستثنیٰ منہ.... مِن حرف جار.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے النھر (جو قرآن میں موجود ہے) مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر فعل کا ظرف لغو.... إِلَّا حرف استثناء.... قَلِيْلًا صیغہ واحد مذکر صفت مشبہ، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف محذوف شیئا اس کا فاعل.... مِنْ حرف جار.... ھم ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے الجنود (جو قرآن میں مذکور ہے)، مجرور.... مِن حرف جار اپنے مجرور سے مل کر صفت مشبہ کا ظرف لغو.... قَلِيْلًا صفت مشبہ اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... شیئا موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر مستثنیٰ.... مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر شَرِبُوْا فعل کا فاعل.... شَرِبُوْا فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) مَا يَخْدَعُوْنَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ.(ii) مَا فَعَلُوْهُ إِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ.(iii) فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ.

(iv) وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ.(v) مَا بَقِيَ إِلَّا كَتْفُهَا.(vi) فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ.

(vii) وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ.(viii) فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا.(ix) لَا يَتَكَلَّمُوْنَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ.(x) إِنْ هٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ.(xi) إِنْ هٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ.



قاعدہ (2):۔ جب حَاشَا ، خَلَا اور عَدَا کی ترکیب کرنا چاہیں تو دیکھا جائے کہ یہ درمیان کلام میں واقع ہیں۔ یا۔ بالکل ابتداء میں۔

❁ اگر درمیان کلام میں ہوں۔ جیسے جَاءَ الرِّجَالُ خَلَا زَيْدٍ

تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں۔

(i) ان تینوں کو حرف جار مانیں اور ان کے مجرور سے ملا کر، ماقبل فعل کا ظرف لغو بنائیں۔

(ii) انہیں افعال تصور کیا جائے۔اس صورت میں ان کا مابعد اسم، مفعول بہ ہونے کی بناء پر منصوب، جب کہ فاعل ان میں مستتر، ضمیر مرفوع متصل ہوگی اور یہ افعال اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر ماقبل سے حال واقع ہوں گے۔ چنانچہ مذکورہ مثال میں زید کو مجرور ومنصوب دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔جیسے جَاءَ الرِّجَالُ خَلَا زَيْدٍ وَزَيْدًا

● اور اگر ابتدائے کلام میں واقع ہوں۔جیسے خَلَاالْبَيْتُ زَيْدًا

تو فقط ایک صورت جائز ہے یعنی انہیں فعل تصور کرکے ترکیب کی جائے گی۔چنانچہ مذکورہ مثال میں، خَلَا فعل، الْبَيْتُ اس کا فاعل اور زَيْدًا مفعول بہ ہے۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) جَاءَ الرِّجَالُ خَلَا زَيْدٍ :۔ جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... رِجَالُ فاعل.... خَلَا حرف جار.... زَيْدٍ مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر جَاءَ فعل کا ظرف لغو.... جَاءَ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا :۔ جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... قَوْمُ ذوالحال.... حَاشَا صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں هُوَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل.... زَيْدًا مفعول بہ.... حَاشَا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر جَاءَ فعل کا فاعل.... جَاءَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ:۔ جب مستثنیٰ، لَيْسَ اور لَا يَكُوْنُ کے بعد واقع ہو تو بھی ترکیب بالکل ویسے ہی ہوگی جیسی حَاشَا ، خَلَا اور عَدَا کو افعال ماننے کی صورت میں کی ہے۔

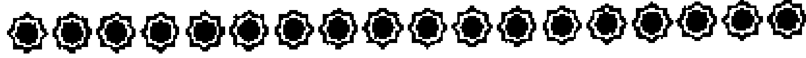


قاعدہ(3):۔ کبھی حَاشَا فقط کسی چیز سے براءت وتنزیہہ کے اظہار کے لئے بمعنی معاذ اللہ یعنی اللہ کی پناہ استعمال ہوتا ہے۔جیسے حَاشَالِلّٰهِ ..یا.. حَاشَ لِلّٰهِ ..یا.. حَاشَا اللّٰهِ ..یا.. حَاشَ اللّٰهِ

اس صورت میں اسے مصدر قرار دے کر، مابعد سے ملائیں اور اس کے فعل محذوف کا مفعول مطلق بنائیں۔ چنانچہ اصل عبارت یہ ہوگی۔ حَاشٰى حَاشَالِلّٰهِ ... حَاشٰى حَاشَ لِلّٰهِ ... حَاشٰى حَاشَا اللّٰهِ ... حَاشٰى حَاشَ اللّٰهِ

فائدہ:۔ امثلہ سے واضح ہے کہ اس صورت میں اس کے الف کو باقی رکھنا یا حذف کردینا، دونوں جائز ہیں۔نیز اس کے مابعد اسم کو حرف جار لام کے ساتھ مجرور کیا جاتا ہے، جیسا کہ پہلی مثال میں ہے..یا.. مضاف الیہ بنایا جاتا ہے، جیسا کہ دوسری مثال میں ہے۔نیز سیاق

وسباق کے لئے لحاظ سے فعل کا کوئی بھی صیغہ مثلاً واحد یا جمع متکلم وغیرھا محذوف مانا جاسکتا ہے۔



قاعدہ(4):۔ جب خَلاَ اور عَدَا ، مَا کے بعد آئیں۔جیسے

جَاءَ الْقَوْمُ مَاخَلاَ زَیْدًا ..یا.. جَاءَ الْقَوْمُ مَاعَدَا زَیْدًا

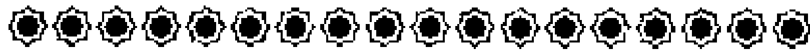
تو اس وقت یہ فعل افعال ہوں گے اور وہ مَا ، مصدریہ ہوگا۔یہاں دو طرح ترکیب کرنا درست ہے۔

(i) مَا مصدریہ کو اس کے مابعد جملے سے ملا کر، بتاویلِ مفرد للفظِ وقت مقدر کا مضاف الیہ بنائیں، پھر مضاف و مضاف الیہ کے اس مجموعے کو فعلِ سابق کے لئے مفعول فیہ قرار دیں۔

(ii) ان افعال کو اولاً مصدر کی تاویل میں کریں، پھر اسمِ فاعل کی تاویل میں کر کے حال بنائیں۔اس صورت میں مذکورہ عبارتیں یوں ہوں گی۔ جَاءَ الْقَوْمُ خَالِیْنَ مِنْ زَیْدٍ ..یا.. جَاءَ الْقَوْمُ عَادِیْنَ مِنْ زَیْدٍ

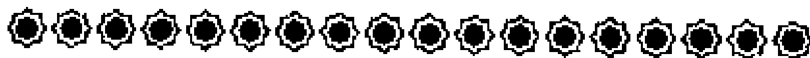
﴿ تراکیب ﴾

جَاءَ الْقَوْمُ مَاخَلاَ زَیْدًا :۔ جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... قَوْمُ اس کا فاعل.... مَا مصدریہ.... خَلاَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے قوم، اس کا فاعل.... زَیْدًا مفعول بہ.... خَلاَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویلِ مصدر بمعنی مُجَاوَزَتِہٖ ہو کر وقت مقدر کا مضاف الیہ.... وَقْتَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جَاءَ فعل کا مفعول فیہ.... جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ (5):۔ بسا اوقات عبارت میں لفظِ اِلاَّ ، استثناء کے لئے مستعمل نہیں ہوتا۔کیونکہ یہ اِنْ شرطیہ اور عموماً لَمْ یَکُنْ کَذٰلِکَ سے مرکب ہوتا ہے۔اسی وجہ سے اسے، اِلاَّ مُرَکَّبَہ کہتے ہیں اور اس کا ترجمہ ورنہ کیا جاتا ہے۔اس کی پہچان ترجمے اور سیاق وسباق سے ہوتی ہے، نیز اس سے پہلے وَ ضرور ہوتا ہے۔جیسے تَکَلَّمْ بِخَیْرٍ وَاِلاَّ فَاسْکُتْ (اچھی بات کہو ورنہ خاموش رہو)... یہاں اصل عبارت یوں ہے، تَکَلَّمْ بِخَیْرٍ وَاِنْ لَمْ تَتَکَلَّمْ بِخَیْرٍ فَاسْکُتْ

فوائد:۔ اس کی ترکیب اور مزید ضروری باتیں شرط و جزاء کے قواعد کے تحت گزر گئیں۔

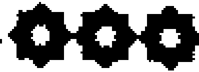


قاعدہ (6):۔ آپ النحو الکبیر میں جان چکے ہیں کہ اِلاَّ اصل میں استثناء اور غیر صفت کے لئے وضع کیا گیا ہے۔لیکن کبھی کبھی

اِلَّا کو بطورِ صفت اور غیر کو استثناء کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر اِلَّا کے بعد کوئی اسم حالتِ رفعی میں آرہا ہو، حالانکہ استثناء کے قواعد کی رو سے اسے منصوب ہونا چاہیے تھا تو سمجھنا اس وقت اِلَّا، وصفی معنی میں استعمال ہو رہا ہوگا۔ پس اسے غیر کے معنی میں لے کر مضاف اور مابعد کو مضاف الیہ قرار دیں، پھر مجموعے کو ماقبل کی صفت بنائیں۔ جیسے حدیث پاک میں ہے،

اَلنَّاسُ هَلْکٰی اِلَّا الْعَالِمُوْنَ وَالْعَالِمُوْنَ هَلْکٰی اِلَّا الْعَامِلُوْنَ وَالْعَامِلُوْنَ هَلْکٰی اِلَّا الْمُخْلِصُوْنَ

توجیہ:۔ یہ عبارت، اَلنَّاسُ غَیْرُ الْعَالِمِیْنَ هَلْکٰی وَالْعَالِمُوْنَ غَیْرُ الْعَامِلِیْنَ هَلْکٰی وَالْعَامِلُوْنَ غَیْرُ الْمُخْلِصِیْنَ هَلْکٰی کے معنی میں ہے۔ نیز هَلْکٰی، هَالِکٌ اسم فاعل کی جمع ہے۔ نیز یہاں، اِلَّا، استثناء کے لئے نہیں ہوسکتا، کیونکہ کلام موجب میں اِلَّا کے بعد ہمیشہ نصب آتا ہے، جبکہ یہاں تمام اسماء حالتِ رفعی میں ہیں۔



سبق نمبر......(38)

صفت مُشَبَّہ کا بیان

النحو الکبیر میں بیان ہو چکا کہ صفتِ مشبہ کے عمل کے لئے فقط یہ شرط ہے کہ یہ اسم موصول کے علاوہ اپنے ماقبل پانچ چیزوں یعنی مبتداء، موصوف، ذوالحال، حرفِ نفی یا حرفِ استفہام میں سے کسی ایک پر اعتماد کئے ہوئے ہو۔

﴿تراکیب﴾

(i) زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ :۔ زَیْدٌ مبتداء..... حَسَنٌ صیغہ واحد مذکر صفتِ مشبہ..... غُلَامُ مضاف..... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتداء، مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل..... حَسَنٌ صفتِ مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر..... زَیْدٌ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) جَاءَ نِیْ رَجُلٌ اَحْمَرُ وَجْهُہٗ :۔ جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف..... ن وقایہ..... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... رَجُلٌ موصوف..... اَحْمَرُ صیغہ واحد مذکر صفتِ مشبہ..... وَجْهُ مضاف..... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.....صفتِ مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر رَجُلٌ موصوف کی صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر جَاءَ فعل کا فاعل..... جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iii) جَاءَ نِیْ زَیْدٌ اَحْمَرَ وَجْهُہٗ :۔ جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف..... ن وقایہ..... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... زَیْدٌ ذوالحال..... اَحْمَرَ صیغہ واحد مذکر صفتِ مشبہ..... وَجْهُ مضاف..... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.....صفتِ مشبہ اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.....ذوالحال اپنے حال سے مل کر جَاءَ فعل کا فاعل..... جَاءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iv) اَحَسَنٌ زَیْدٌ :۔ اَ حرفِ استفہام..... حَسَنٌ صیغہ واحد مذکر صفتِ مشبہ، مبتداء..... زَیْدٌ اس کا فاعل، قائم مقام خبر.....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

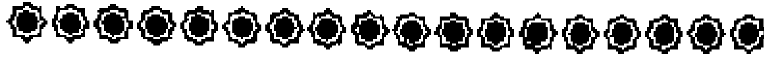
(iv) اَحَسَنٌ زَیْدٌ :۔ اَ حرفِ استفہام..... حَسَنٌ صیغہ واحد مذکر صفتِ مشبہ، خبر مقدم..... زَیْدٌ اس کا فاعل، قائم مقام مبتداء.....مبتداء اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ:۔ حرف نفی کے ابتداء میں واقع ہونے کی صورت میں ترکیب کو مذکورہ ترکیب پر قیاس فرمائیں۔

﴿ مشق ﴾

(i) زَيْدٌ ضَرِيْبٌ اُسْرَةً. (ii) مَا ضَرِيْبٌ زَيْدٌ. (iii) يَقِيْ بَرِيْعَة بِمَا تَعْمُرُوْنَ.

(iv) جَاءَ الرَّجُلُ ضَرِيْبُهُ الْبَنُوْهُ.



مزید یہ یاد رکھئے کہ

قاعدہ(1):۔ صفت مشبہ کے معمول کی تین صورتیں ہیں۔

(i) **مرفوع** ، جب وہ فاعل بن رہا ہو۔ جیسے زَيْدٌ حَسَنٌ خُلُقُهٗ

(ii) **منصوب** ، جب وہ مفعول بہ سے مشابہت رکھتا ہو۔ یا تمیز واقع ہو رہا ہو۔ پہلی صورت میں معرفہ ہوگا۔ جیسے زَيْدٌ حَسَنٌ خُلُقَهٗ ۔اور۔۔۔ دوسری صورت میں نکرہ۔ جیسے زَيْدٌ حَسَنٌ خُلُقًا

(iii) **مجرور** ، جب مضاف الیہ بن رہا ہو۔ جیسے زَيْدٌ حَسَنُ الْخُلُقِ

قاعدہ(2):۔ فَعِيْلٌ کے وزن پر آنے والا صفت مشبہ کا صیغہ، اسم فاعل یا اسم مفعول کی تاویل میں ہوتا ہے۔ جیسے جَرِيْحًا بمعنی مَجْرُوْحًا۔



اسمِ فاعل کے قواعد

اس کے مشہور اور قابلِ ذکر ابتدائی قواعد النحو الکبیر میں درج کردیے گئے ہیں۔ چند اہم مزید ملاحظہ فرمائیں۔

قاعدہ(۱):۔ صیغۂ اسمِ فاعل دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ (i) معرف باللام ہوگا۔ (ii) نہیں ہوگا۔

پہلی صورت میں مطلقاً عمل کرے گا یعنی چاہے اس میں حال.. یا.. استقبال والا معنی پایا جائے یا نہیں..اور..اس کے ماقبل چھ چیزوں (یعنی مبتداء، ذوالحال، اسم موصول، موصوف، حرفِ نفی یا استفہام) میں سے کوئی ایک موجود ہو یا نہ ہو۔ جیسے

جَاءَ الْمُعْطِي الْمَسَاكِيْنَ اَمْسِ اَوِ الْآنَ اَوْ غَدًا (وہ آیا جو مساکین کو گزشتہ کل، ابھی یا آنے والے کل عطا فرمانے والا ہے)

جبکہ دوسری صورت میں عمل کے لئے شرط ہے کہ یہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو اور اپنے ماقبل چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد کئے ہو۔ جیسے

خَالِدٌ مُسَافِرٌ اَبَوَاهُ (خالد کے والدین سفر کر رہے ہیں یا کریں گے)

يَخْطُبُ عَلِيٌّ رَافِعًا صَوْتَهُ (علی آواز بلند کرتے ہوئے خطبہ دیتا ہے یا دے گا)

جَاءَ الَّذِيْ ضَارِبٌ عَمْرًا (وہ آیا جو عمرو کو مارتا ہے یا مارے گا)

هٰذَا رَجُلٌ مُجْتَهِدٌ اَبْنَاؤُهُ (یہ شخص ہے جس کے بیٹے محنت کرتے ہیں یا کریں گے)

مَا طَالِبٌ صَدِيْقُكَ رَفْعَ الْخِلَافِ (تیرا دوست اختلاف کو اٹھانے کا طالب نہیں ہے یا نہیں ہوگا)

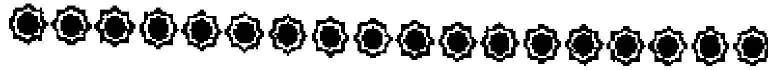
هَلْ عَارِفٌ اَخُوْكَ قَدْرَ الْاِنْصَافِ؟ (کیا تیرا بھائی انصاف کی قدر جانتا ہے یا جانے گا؟)

﴿ تراکیب ﴾

(i) جَاءَ الْمُعْطِي الْمَسَاكِيْنَ اَمْسِ :۔ جاء صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... مُعْطِي صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے موصوف محذوف اَلرَّجُلُ اس کا فاعل.... الف لام برائے تعریف.... مساكين مفعول بہ.... امس اسم فاعل کا مفعول فیہ....اسمِ فاعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف محذوف الرجلُ اپنی صفت سے مل کر فاعل.... جاء فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) يَخْطُبُ عَلِيٌّ رَافِعًا صَوْتَهُ :۔ يخطب صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف.... عليٌّ ذوالحال.... رافعًا صیغہ واحد مذکر اسمِ فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال اس کا فاعل.... صَوْتَ

مضاف.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے ذوالحال مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ.... اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل.... یضطرب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ(2):۔ جب اسم فاعل، اپنے مفعول کی جانب مضاف ہو تو اس مفعول کے تابع میں نصب و جر دونوں جائز ہیں۔ جیسے

هٰذَا مُدَرِّسُ النَّحْوِ وَالْبَيَانِ ۔اور۔ هٰذَا مُدَرِّسُ النَّحْوِ وَالْبَيَانَ

فائدہ:۔ (i) یہاں جر، متبوع کے ظاہری اعراب کی بناء پر اور نصب، اس کے محل یعنی مفعول بہ ہونے کی وجہ سے ہے۔

(ii) اسم فاعل، اپنے فاعل کی جانب کبھی مضاف نہ ہوگا۔ہاں بدلیل مثال، اپنے مفعول کی جانب ہو سکتا ہے۔

﴿ ترکیب ﴾

هٰذَا مُدَرِّسُ النَّحْوِ وَالْبَيَانِ :۔ هٰذا اسم اشارہ، مبتداء.... مدرس صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف.... الف لام برائے تعریف.... نحو معطوف علیہ.... و حرف عطف.... الف لام برائے تعریف.... بیان معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ(3):۔ درج ذیل صورتوں میں تقدیم معمول جائز نہیں۔

(i) جب اسم فاعل، معرف باللام ہو۔ جیسے هٰذَا الْمُكْرِمُ سَعِيْدًا

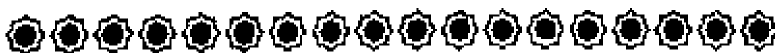
(ii) جب اسم فاعل، اضافت کی بناء پر مجرور ہو۔ جیسے هٰذَا وَلَدُ مُكْرِمٍ خَالِدًا

(iii) جب اسم فاعل، حرف جر غیر زائد کے ذریعے مجرور ہو۔ جیسے أَحْسَنْتُ إِلٰى مُكْرِمٍ عَلِيًّا

فائدہ:۔ اگر اس سے پہلے حرف جار زائد ہو تو اب معمول کی تقدیم جائز ہوگی۔ جیسے

لَيْسَ سَعِيْدًا خَالِدًا بِسَابِقٍ

(آپ پڑھ چکے ہیں کہ لیس کی خبر پر ''باء'' زائدہ آتی ہے)۔



قاعدہ(4):۔ جب اسم فاعل، معرف باللام نہ ہو تو اس کا معمول اس سے مقدم ہو سکتا ہے۔ جیسے أَنْتَ الْخَيْرَ فَاعِلٌ

﴿ ترکیب ﴾

اَنْتَ الْعُمُرَ فَاعِلٌ :۔ **انت** ضمیر واحد مذکر حاضر مرفوع منفصل، مبتداء.... الف لام برائے تعریف.... **عمر** مفعول بہ مقدم.... **فاعل** صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے مبتدا، اس کا فاعل... اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً.(ii) اَذَاھِبٌ اَنْتَ.(iii) مَاجَاعِلٌ اَحَدٌ لَکَ.

(iv) اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ.(v) مَرَرْتُ بِالرَّجُلِ الضَّارِبِ اَبُوْہُ عَمْرًا.(vi) مَاقَائِمٌ زَیْدٌ.

(vii) اَنَا الشَّاکِرُ نِعْمَتَکَ الْاٰنَ اَوْ غَدًا اَوْ اَمْسِ.(viii) زَیْدٌ ضَارِبُ عَمْرٍو اَمْسِ.

(ix) جَاءَ نِیْ زَیْدٌ ضَارِبًا اَبُوْہُ عَمْرًا.(x) زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ.



سبق نمبر ....(40)

اسمِ مفعول کے قواعد

قاعدہ(1):۔ اسمِ فاعل کی مثل، اسمِ مفعول بھی دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ (i) معرف باللام ہوگا۔ (ii) نہیں ہوگا۔

پہلی صورت میں مطلقاً عمل کرے گا یعنی چاہے اس میں حال..یا..استقبال والا معنی پایا جائے یا نہیں..اور..اس کے ماقبل چھ چیزوں (یعنی مبتداء، موصوف، ذوالحال، اسمِ موصول، حرفِ نفی، استفہام) میں سے کوئی ایک موجود ہو یا نہ ہو۔ جیسے

رَأَیْتُ زَیْدَنِ الْمَضْرُوْبَ غُلَامُهٗ

دوسری صورت میں عمل کے لئے شرط ہے کہ یہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو اور اپنے ماقبل چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد کئے ہو۔ جیسے عَزَّمَنْ کَانَ مُکْرَمًا جَارُهٗ (اس نے عزت کی جس کے پڑوسی کی تعظیم کی جاتی ہے یا کی جائے گی)

قاعدہ(2):۔ اسمِ مفعول، اپنے معمول کی جانب مضاف ہوسکتا ہے۔ جیسے

عَزَّمَنْ کَانَ مَعْمُوْرَ الْجِوَارِ (اس شخص نے عزت پائی جس کا پڑوس اچھا ہو)

﴿ تراکیب ﴾

(i) زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ :۔ زید مبتداء.... مضروب صیغہ واحد مذکر اسمِ مفعول.... ابو مضاف.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتداء، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب الفاعل....اسمِ مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) عَمْرٌو مُعْطًی غُلَامُهٗ دِرْهَمًا :۔ عمرو مبتداء.... معطی صیغہ واحد مذکر اسمِ مفعول.... غلام مضاف.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتداء، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب الفاعل.... درھما مفعول بہ....اسمِ مفعول اپنے نائب الفاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iii) خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُهٗ عَمْرًا فَاضِلًا :۔ خالد مبتداء.... مخبر صیغہ واحد مذکر اسمِ مفعول.... ابن مضاف.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتداء، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب الفاعل.... عمرًا مفعول بہ اول.... فاضلا حسبِ سابق شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ ثانی....اسمِ مفعول اپنے نائب الفاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

{ مشق }

(i) زَيْدٌ مَضْرُوبٌ غُلَامُهُ. (ii) أَمَقْتُوْلٌ يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟. (iii) مَامَرْكُوبٌ دَرُ الطِّفْلُ.
(iv) يَلْعَبُ الرَّجُلُ الْمَضْرُوْبُ بِالسَّوْطِ. (v) هٰذَاالْكَلْبُ مَكْرُوْهُ الْوَجْهِ.
(vi) زَيْدٌ مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا. (vii) بَكْرٌ مَعْلُوْمٌ ابْنُهُ فَاضِلاً.



سبق نمبر (41)

اسمِ تفضیل کے قواعد

اس کے بارے میں تقریباً تمام ضروری و ابتدائی باتیں، النحو الکبیر میں بیان کی جا چکی ہیں۔ یہاں اختصاراً یاد رکھیں کہ

قاعدہ (1):۔ اسم تفضیل کے ذریعے جس کی فضیلت کو ظاہر کیا جائے اسے **مُفَضَّل** اور جس کے مقابلے میں ظاہر کی جائے، اسے **مُفَضَّل عَلَیہ** کہتے ہیں۔ بسا اوقات اسم تفضیل **مِنْ** کے ساتھ مستعمل ہونے کی صورت میں، مفضل علیہ کو مشہور و متعین ہونے کی بناء پر ذکر نہیں کیا جاتا۔ جیسے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**.... یہاں اصل عبارت یوں تھی، **اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ**

قاعدہ (2):۔ **خَیْرٌ** اور **شَرٌّ** اسمائے تفضیل ہیں۔ اصل میں **اَخْیَرُ** اور **اَشَرُّ** تھے۔ کثرتِ استعمال کی بناء پر ہمزہ گرا دیا گیا۔ **اخیر** کی یاء کا فتحہ خاء کو دے دیا اور **شر** کو اپنے حال پر چھوڑ دیا، **خیر** اور **شر** ہو گیا۔ اب انہیں اسی طرح بغیر ہمزہ کے اسم تفضیل کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے **خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ** اور **شَرُّ النَّاسِ اَلْمُفْسِدُ**

﴿ تراکیب ﴾

(i) **اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ** :۔ **اَللّٰہ** اسم جلالت مبتدا.... **اَکْبَر** صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدا، اس کا فاعل.... **مِن** حرف جار.... **کُلِّ** مضاف.... **شَیْءٍ** مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اسم تفضیل کا ظرف لغو.... اسم تفضیل اپنے ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ii) **جَاءَنِیْ زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ** :۔ **جَاءَ** صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... **ن** وقایہ.... **ی** ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.... **زَیْد** موصوف.... الف لام برائے تعریف.... **اَفْضَل** صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر فعل کا فاعل.... **جَاءَ** فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iii) **زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ** :۔ **زَیْد** مبتدا.... **اَفْضَل** صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدا، اس کا فاعل.... اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف.... الف لام برائے تعریف.... **قَوم** مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iv) **خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ** :۔ **خیر** صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، اس کا فاعل.... اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف.... الف لام برائے

تعریف..... **نـاس** مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مقدم..... **مَنْ** اسم موصول..... **يَنْفَعُ** صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں **هو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسمِ موصول اس کا فاعل..... **الف لام** برائے تعریف..... **نــــاس** مفعول بہ.....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر.....مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(v) **شَرُّالنَّاسِ الْمُفْسِدُ** :۔ **شـر** صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اس میں **هـو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، اس کا فاعل.....اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف..... **الف لام** برائے تعریف..... **نـاس** مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مقدم..... **الف لام** برائے تعریف..... **مفسـد** صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں **هو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف محذوف **الـرجل** اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.....موصوف محذوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر.....مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(i) هٰذَا شَرٌّلَكُمْ. (ii) خَالِدٌاَشْجَعُ مِنْ سَعِيْدٍ. (iii) اَللّٰهُ اَعْلٰى (iv) ذَهَبَ بَكْرٌنِ الْاَكْرَمُ.
(v) رَاَيْتُ اَشْرَفَ الْاَشْرَافِ. (vi) اَنْ تَصُوْمَ خَيْرٌلَكُمْ.



سبق نمبر (42)

مصدر کے قواعد

مصدر کے بارے میں آپ جان چکے ہیں کہ

قاعدہ (1):۔ جب یہ ما قبل فعل کا ہم معنی ہو تو مفعول مطلق اور ہم معنی نہ ہو اور علت وسبب واقع ہو رہا ہو تو مفعول لہ ہوگا۔ نیز اس کی چند مزید صورتیں ہیں، جو منصوبات کی پہچان کے سبق میں بالتفصیل بیان کر دی گئی ہیں۔

قاعدہ (2):۔ جب یہ مفعول مطلق نہ ہو تو اپنے فعل والا عمل کرے گا یعنی لازم کا مصدر، فقط فاعل کو رفع اور متعدی ہونے کی صورت میں، فاعل کو رفع دینے کے ساتھ ساتھ، مفعول بہ کو نصب بھی دے گا۔ جیسے

يُعْجِبُنِيْ إِجْتِهَادُ السَّعِيْدِ (سعید کا محنت کرنا مجھے تعجب میں مبتلا کرتا ہے)

سَاءَ نِيْ عِصْيَانُكَ أَبَاكَ (مجھے تیرا اپنے والد کی نافرمانی کرنا، برا محسوس ہوا)

سَاءَ نِيْ مُرُوْرُكَ بِمَوَاضِعِ الشُّبْهَةِ (مجھے تیرا تہمت کے مقامات سے گزرنا، برا محسوس ہوا)

قاعدہ (3):۔ مصدر عامل، تین طرح عمل کرتا ہے۔

(i) اپنے فاعل کی جانب مضاف ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کا فاعل لفظاً مجرور..اور محلاً مرفوع ہوگا۔ جیسے

أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا

(ii) معرف باللام ہوگا، لیکن یہ بے حد قلیل ہے۔ جیسے

لَمْ أَنْكُلْ عَنِ الضَّرْبِ بَكْرًا (میں بکر کو مارنے سے عاجز نہ ہوا)

(iii) اور کبھی بغیر اضافت والف لام کے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے

أَوْ إِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ

(یا بھوک کے دن کھانا کھلانا رشتے دار یتیم کو یا خاک نشین مسکین کو)

﴿ تراکیب ﴾

(i) أَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٍ :۔ أَعْجَبَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... ن وقایہ.... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ..... قِيَام مصدر مضاف..... زَيْد مضاف الیہ اس کا فاعل.... مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر فعل کا فاعل.... أَعْجَبَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) يَسُرُّنِيْ إِكْرَامُ الْأُسْتَاذِ إِيَّاكَ :۔ يَسُرُّ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف.... ن

دنایا.... ی ضمیر واحد متکلم، منصوب متصل، مفعول بہ.... اِکْـرَام مصدر، مضاف.... الف لام برائے تعریف.... اُسْـتَاذ مضاف الیہ اس کا فاعل.... اِیَّاکَ ضمیر واحد مذکر حاضر، منصوب منفصل، مفعول بہ.... اِکْرَام مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر فعل کا فاعل.... یَسُرُّ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿ مشق ﴾

(ا) كَرِهْتُ ضَرْبَ زَيْدٍ عَمْرًا. (اا) يَسُرُّنِيْ ضَرْبُ عَمْرٍو زَيْدٌ.

(ااا) اَكْمَلَ ذِهَابُ تِلْمِيْذٍ مِنَ الْمَدْرَسَةِ.



سبق نمبر......(43)

حروف واسمائے استفہام کا بیان

قاعدہ(۱):۔ حروفِ استفہام فقط دو ہیں۔ (i) ھَلْ۔ (ii) ھَمْزَۂ مفتوحہ (أ)۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) ھَلْ ضَرَبْتَ عَمْرًا؟ :۔ ھَل حرفِ استفہام.... ضَرَبتَ صیغہ واحد مذکر حاضر،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... عَمرًا مفعول بہ..... ضَرَبتَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) أَ کَفَرْتَ؟ :۔ أ ہمزہ استفہام.... کَفَرْتَ صیغہ واحد مذکر حاضر،اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... کَفَرتَ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔



قاعدہ(2):۔ باقی تمام الفاظِ استفہام اسماء ہیں۔ مثلاً

مَنْ ، مَنْ ذَا ، مَا ، مَاذَا ، مَتٰی ، اَیَّانَ ، اَیْنَ ، کَیْفَ ، اَنّٰی ، کَمْ اور اَیٌّ

قاعدہ(3):۔ جب مَن اور مَا کے ذریعے سوال کریں، تو ترجمے کے ملاحظے سے، کبھی انہیں مبتداء اور مابعد کو خبر بنائیں گے۔ جیسے مَنْ اَبُوْ زَیدٍ؟ اور مَا لَوْنُهَا؟ .... اور کبھی مفعول بہ۔ جیسے مَنْ اَکْرَمْتَ؟ اور مَافَعَلْتَ؟

﴿ ترکیب ﴾

مَااسْمُکَ؟ مَا اسمِ استفہام مبتداء.... اسمُ مضاف.... کَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔



قاعدہ(4):۔ اگر عبارت میں مَن ذَا کے ذریعے سوال ہو، جیسے مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ تو اس کی دو طرح ترکیب کی جاسکتی ہے۔

(i) مَن کو مبتداء اور ذَا اسمِ اشارہ کو موصوف.. یا مبدل منہ بنائیں۔ پھر اسے مابعد صفت.. یا.. بدل سے ملا کر مبتداء کی خبر بنا دیں۔

(ii) مَن ذَا کے مجموعے کو مبتداء قرار دیں اور آگے جو کچھ ہو، اسے خبر بنائیں۔

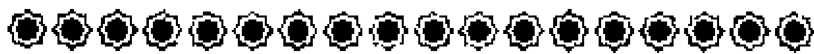
﴿ تراکیب ﴾

(i) مَنْ اَبُوْ زَیدٍ؟ :۔ مَنْ اسم موصول برائے استفہام،مبتداء..... اَبُوْ مضاف..... زَیدٍ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کرخبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) مَنْ اَکْرَمْتَ؟ :۔ مَنْ اسم موصول، برائے استفہام،مفعول بہ مقدم.... اکرمتَ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی مثبت معروف،اس میں تَ ضمیر مرفوع متصل بارز،اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(iii) مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ :۔ مَنْ اسم موصول برائے استفہام،مبتداء..... ذَا اسم اشارہ،موصوف.... اَلَّذِیْ اسم موصول.... یَشْفَعُ صیغہ واحد مذکر غائب،فعل مضارع مثبت معروف،اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے اسم موصول،اس کا فاعل.... عِنْدَ مضاف.... ہٗ ضمیر واحد مذکر غائب،مجرور متصل،راجع بسوئے ذات جلالت،مضاف الیہ...مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر یَشْفَعُ فعل کا مفعول فیہ.... اِلَّا حرف استثناء مفرغہ... بِ حرف جار.... اِذْنِ مصدر مضاف.... ہٖ ضمیر واحد مذکر غائب،مجرور متصل،راجع بسوئے ذات جلالت،مضاف الیہ،اس کا فاعل....مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر یَشْفَعُ فعل کا ظرف لغو.... یَشْفَعُ فعل،اپنے فاعل،مفعول فیہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ...اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت.... ذَا موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر....مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iv) مَنْ ذَاالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ :۔ مَنْ ذَا مبتداء..... اَلَّذِیْ اسم موصول......باقی حسب سابق۔آخر میں اسم موصول کو صلہ کے ساتھ ملا کر مبتداء کی خبر قرار دیں گے۔



قاعدہ(5):۔ اگر جملۂ استفہامیہ میں مَتٰی ...یا... اَیَّانَ ...یا... اَیْنَ کے ذریعے سوال کیا گیا ہو،تو دیکھیں کہ ان کے بعد فعل ہے یا اسم۔اگر فعل ہو۔جیسے مَتٰی تَذْھَبُ؟ ...یا... اَیَّانَ تُسَافِرُ؟ ...یا... اَیْنَ تَعَلَّمُ؟ ... تو انھیں مابعد فعل کا مفعول فیہ مقدم بنائیں گے۔

اور اگر مابعد اسم ہو۔جیسے مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ؟ ...یا... اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ؟ ...یا... اَیْنَ اَخُوْکَ؟ تو انھیں کسی متعلق کا مفعول فیہ بنا کر خبر مقدم اور مابعد اسم کو مبتدائے مؤخر بنائیں گے۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) مَتٰی تَذْهَبُ؟ :- مَتٰی ظرف زمان برائے استفہام، مفعول فیہ مقدم.... تذھب صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ؟ :- مَتٰی ظرف زمان، برائے استفہام، فعل محذوف یَجِیْءُ کا مفعول فیہ.... یجیء صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مقدم.... نصر مضاف.... اللّٰه اسم جلالت مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(iii) اَیَّانَ تُسَافِرُ؟ :- ایان ظرف زمان برائے استفہام، مفعول فیہ مقدم.... تسافر صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(iv) اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ؟ :- ایان ظرف زمان، برائے استفہام، فعل محذوف یَجِیْءُ کا مفعول فیہ.... یجیء صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مقدم.... یوم مضاف.... الف لام برائے تعریف.... دین مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(v) اَیْنَ تَتَعَلَّمُ؟ :- این ظرف زمان برائے استفہام، مفعول فیہ مقدم.... تتعلم صیغہ واحد مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(vi) اَیْنَ اَخُوْكَ؟ :- این ظرف زمان، برائے استفہام، موجودٌ محذوف کا مفعول فیہ.... موجودٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.... اخو مضاف.... ک ضمیر واحد مذکر حاضر، مجرور متصل، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

قاعدہ(6):۔ اگر کَیْفَ کےذریعے سوال کیا گیا ہوتو بغرضِ ترکیب، چند امور کا خیال رکھنا ہوگا۔ چنانچہ اولاً دیکھا جائے کہ یہ افعال قلوب سے پہلے واقع ہے.. یا نہیں؟.....

اگر ان سے قبل واقع ہو، جیسے کَیْفَ تَظُنُّ الْاَمْرَ؟ تو اسے مفعول بہ مقدم بنائیں گے۔ یہ اس وقت مبنی بر فتح ہوگا۔

اور اگر اس کے بعد افعال قلوب نہ ہوں، تو دیکھا جائے کہ اس کا مابعد اس سے مستغنی ہے.. یا نہیں؟. یعنی اس کے بغیر بھی جملہ بن سکتا ہے یا نہیں؟...

اگر مستغنی ہو، جیسے کَیْفَ جَاءَ خَالِدٌ؟ تو اسے مابعد سے حال بنایا جائے گا۔ اس صورت میں یہ لفظاً اور محلاً دونوں طرح منصوب ہوگا اور اسے عَلٰی اَیِّ حَالَةٍ کے معنی میں لیا جائے گا۔ چنانچہ مذکورہ عبارت کی اصل، عَلٰی اَیِّ حَالَةٍ جَاءَ زَیْدٌ؟ ہوگی۔

اور اگر مستغنی نہ ہو، جیسے کَیْفَ اَنْتَ؟ تو اسے خبر مقدم اور مابعد کو مبتدائے مؤخر بنائیں گے۔ اس وقت یہ لفظاً مبنی بر فتح اور محلاً مرفوع ہوگا۔

﴿ تراکیب ﴾

(i) کَیْفَ تَظُنُّ الْاَمْرَ؟ کَیْفَ مفعول بہ اول مقدم.... تَظُنُّ صیغہ واحد مذکر حاضر، فعل مضارع مثبت معروف، اس میں اَنْتَ ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... اَلْ الف لام برائے تعریف.... اَمْر مفعول بہ ثانی.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اول وثانی سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(ii) کَیْفَ جَاءَ خَالِدٌ؟ کَیْفَ، عَلٰی اَیِّ حَالَةٍ کے معنی میں ہو کر حال مقدم.... جَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... خَالِد ذوالحال.... ذوالحال اپنے حال مقدم سے مل کر فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(iii) کَیْفَ اَنْتَ؟ :۔ کَیْفَ، فِیْ اَیِّ حَالَةٍ کے معنی میں ہو کر خبر مقدم.... اَنْتَ ضمیر واحد مذکر حاضر، مرفوع منفصل، مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر، اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔



قاعدہ(7):۔ اَیٌّ کے ذریعے سوال ہو تو

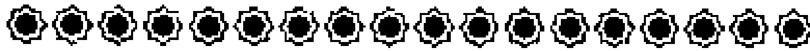
کبھی اسے مفعول بہ مقدم بنائیں گے۔ جیسے اَیَّ آیَاتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ؟ ...

اور کبھی مبتداء، جیسے اَیُّ شَیْءٍ اَكَلَ زَیْدٌ (کس چیز نے زید کو کھایا؟)

﴿ تراکیب ﴾

(۱) اَیَّ آیَاتِ اللّٰہِ تُنْکِرُوْنَ؟ :۔ ایّ مضاف ..... آیات مضاف الیہ مضاف ..... اللّٰہ اسمِ جلالت، مضاف الیہ ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر کا مضاف الیہ ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ مقدم ..... تنکرون صیغہ جمع مذکر حاضر فعل مضارع مثبت معروف، اس میں و ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل ..... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) اَیُّ شَیْءٍ اَکَلَ زَیْدًا :۔ ایّ مضاف ..... شیء مضاف الیہ ..... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتداء ..... اکل صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل ..... زیدًا مفعول بہ ..... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔



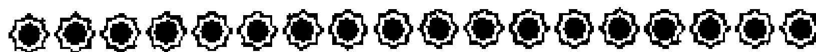
قاعدہ (۵):۔ بسا اوقات کوئی جملہ بظاہر استفہامیہ، لیکن حقیقۃً معنیٰ نفی پر مشتمل ہوتا ہے، یعنی وہاں استفہام نہیں، بلکہ کسی شے کی نفی کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس قسم کے استفہام کو استفہامِ انکاری کہتے ہیں۔ جیسے

مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ؟ اور ..... اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا؟

یہ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ اور لَا یُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا کے معنیٰ میں ہے۔ اسی لئے بعض علمائے کرام نے اس قسم کے جملے کو جملہ انشائیہ کے بجائے جملہ خبریہ میں سے شمار کیا ہے۔ پہلی مثال میں مَنْ مبتداء بنے گا۔

﴿ ترکیب ﴾

مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ؟ :۔ مَن موصولہ برائے استفہام، مبتداء ..... یغفر صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، مبدل منہ ..... الف لام برائے تعریف ..... ذنوب مفعول بہ ..... اِلَّا مفرغہ ..... اللّٰہُ اسمِ جلالت، یغفر کی ھو ضمیر سے بدل ..... مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل ..... یغفر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ..... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ اور بعض کے نزدیک اسمیہ خبریہ ہوا۔



قاعدہ (۶):۔ اَنّٰی، ظرف مکان ہے، چنانچہ اپنے مابعد فعل یا شبہ فعل کا مفعول فیہ واقع ہوگا۔ جیسے یَا مَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا؟

۔۔۔ اَنّٰی یُحْیِیْ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا؟ .... اگر اس کے بعد فعل مذکور نہ ہو، جیسے پہلی مثال میں، تو معنوی مناسبت کا لحاظ رکھتے ہوئے کسی فعل کو مقدر ماننا جائے گا۔ چنانچہ پہلی مثال کی اصل عبارت یوں ہوگی۔

یَامَرْیَمُ اَنّٰی یَجِیْئُ لَکِ ھٰذَا؟ (اے مریم! یہ رزق میرے پاس کہاں سے آتا ہے؟)

نوٹ :۔ کَمْ ، کی ترکیب قواعد اسمائے کنایات کے سبق میں ملاحظہ فرمائیں، نیز اَنّٰی کی ترکیب کو تراکیب سابقہ پر غور کرکے حل فرمائیں۔

﴿ مشق ﴾

(i) یَامَرْیَمُ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا؟. (ii) اَنّٰی یُحْیِیْ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا؟. (iii) اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا؟. (iv) اَیْنَ تَلْعَبُ لِیَتَعَلَّمِ الْقُرْآنِ؟. (v) اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ؟.

(vi) اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ؟. (vii) یَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ. (viii) مَتٰی ضَرَبَ زَیْدٌ؟. (ix) مَنْ ضَرَبْتَہٗ؟. (x) مَنْ یَضْرِبُہٗ زَیْدٌ؟.

(xi) اَیُّ اَقْوَالٍ یُکَلِّمُوْنَ؟. (xii) اَیُّ رَجُلٍ قَتَلَ فِیْلًا؟.



سبق نمبر ..... (44)

ترکیب کے بعد عبارت پر کئے جانے والے سوالات اور جوابات کا طریقہ

اساتذہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہر جملے کی تکمیل ترکیب کے بعد، خصوصاً ابتداء میں، بغرض اجرائے قوانین اور بغرض امتحان، اس عبارت پر اعرابی سوالات کرکے مع دلیل جوابات طلب فرمائیں۔ نیز طلبہ خود بھی حفظ شدہ قواعد کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس طرح کے سوالات کے ذریعے مشق کر سکتے ہیں۔ مثلا إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

سوال:۔ یہاں إِنَّ کیوں پڑھا؟ أَنَّ کیوں نہیں؟... **جواب:۔** کیونکہ ابتدائے کلام میں واقع ہے۔

سوال:۔ اسم جلالت پر نصب کیوں آیا؟.. **جواب:۔** إِنَّ کا اسم ہے۔

سوال:۔ اس کے إِنَّ کے اسم ہونے پر کیا دلیل ہے؟ **جواب:۔** کیونکہ جب إِنَّ کے بعد ایک اسم معرفہ اور ایک نکرہ ہو تو معرفہ کو اس کا اسم قرار دیتے ہیں۔

سوال:۔ كُلِّ پر کسرہ کس وجہ سے ہے؟ **جواب:۔** مجرور ہے۔

سوال:۔ شيء مجرور کیوں ہے؟ **جواب:۔** كُلِّ کا مضاف الیہ ہے۔

سوال:۔ اس کی دلیل؟ **جواب:۔** کیونکہ كُلِّ لازم الاضافۃ ہے یعنی یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے۔

سوال:۔ قَدِيْرٌ پر رفع کی وجہ؟ **جواب:۔** إِنَّ کی خبر ہے۔

سوال:۔ کیا وجہ ہے کہ اسم جلالت کو إِنَّ کا اسم اور قَدِيْرٌ کو خبر قرار دیا گیا، اس کا برعکس کیوں نہیں کیا؟ **جواب:۔** کیونکہ إِنَّ کے اسم وخبر کے وہی قواعد ہیں جو مبتداء خبر کی پہچان کے ہیں اور مبتداء خبر کی پہچان کے سلسلے میں یہ قاعدہ ہے کہ دو اسماء میں سے ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو تو معرفہ کو مبتداء اور خبر کو نکرہ بنایا جائے گا۔

سوال:۔ على كل شيء کو ظرف لغو کیوں کہا، ظرف مستقر کیوں نہیں؟ **جواب:۔** کیونکہ متعلق عبارت میں موجود ہے۔

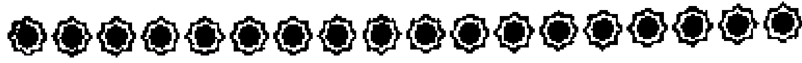
نوٹ:۔ اسی پر قیاس کرتے ہوئے دوسری تمام تراکیب کے سوالات خود تیار فرمالیں۔



سبق نمبر......(45)

ترکیبی نمونے

اس سبق میں کچھ عبارات اوران کی تراکیب ذکر کی جائیں گی،انہیں بغور ملاحظہ فرمائیں،ان شاء اللہ عزوجل ترکیب کرنے میں مزید آسانی محسوس ہوگی۔

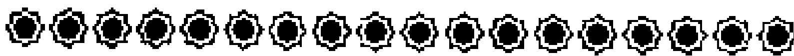


(1) وَاِنْ كَانَ آخِرُهٗ وَاوًا مَضْمُوْمًا مَا قَبْلَهَا قَلَبْتَهَا يَاءً وَعَمِلْتَ كَمَا عَمِلْتَ الْآنَ

(اور اگر اس کا آخر ایسی واو ہو کر جس کا ماقبل مضموم ہے تو اسے یاء سے تبدیل کردو اور اسی طرح عمل کرو جیسا ابھی عمل کیا تھا)

﴿ترکیب﴾:۔ و مستانفہ.... ان حرف شرط.... **کان** صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت معروف از افعال ناقصہ.... **آخر** مضاف.... **ہ** ضمیر واحد مذکر غائب،مجرور متصل،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فعل ناقص کا اسم.... **واوًا** موصوف.... **مضمومًا** صیغہ واحد مذکر اسم مفعول.... **ما** اسم موصول.... **قبل** مضاف.... **ھا** ضمیر واحد مؤنث غائب،مجرور متصل،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر **ثبت** فعل مقدر کا مفعول فیہ.... **ثبت** صیغہ واحد مذکر غائب،فعل ماضی مثبت معروف،اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے اسم موصول،اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر اسم مفعول کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر **واوًا** موصوف کی صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر فعل ناقص کی خبر.... **کان** فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط....

قلبت صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی مثبت معروف،اس میں **ت** ضمیر مرفوع متصل بارز،اس کا فاعل.... **ھا** ضمیر واحد مؤنث غائب،منصوب متصل،مفعول بہ اول.... **یاءً** مفعول بہ ثانی....فعل اپنے فاعل،مفعول بہ اول وثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ.... و حرف عطف.... **عملت** صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی مثبت معروف،اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل بارز،اس کا فاعل.... **ک** حرف جار.... **ما** اسم موصول.... **عملت** صیغہ واحد مذکر حاضر فعل ماضی مثبت معروف،اس میں **ت** ضمیر مرفوع متصل بارز،اس کا فاعل.... **الآن** مفعول فیہ....فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **عملت** فعل کا ظرف لغو....فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزاء....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ مستانفہ ہوا۔



(2) وَالْغَلَبَةُ فِي الْمَائِعَاتِ بِظُهُوْرِ وَصْفٍ وَاحِدٍ مِّنْ مَائِعٍ لَّهُ وَصْفَانِ فَقَطْ كَاللَّبَنِ لَهُ اللَّوْنُ وَالطَّعْمُ وَلَا رَائِحَةَ لَهُ

(اور مائع اشیاء میں غلبہ ایسے مائع کے ایک وصف کے ظہور کے ساتھ ہوگا کہ جس کے لئے فقط دو اوصاف ہوں، جیسے دودھ کہ اس کے لئے رنگ اور ذائقہ ہے اور اس کی کوئی بو نہیں ہوتی۔)

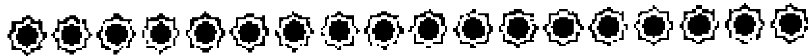
﴿ترکیب﴾ :- و مستانفہ.... الف لام برائے تعریف.... غلبة ذوالحال.... فی حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... مائعات مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتة کا ظرف مستقر.... ثابتة واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر مبتداء....

ب حرف جار.... ظھور مصدر مضاف.... وصف موصوف.... واحد صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت اول....

من حرف جار.... مائع موصوف.... ل حرف جار.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثَابِتَانِ محذوف کا ظرف مستقر.... ثابتان صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل، اس میں ھما ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.... وصفان مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر، اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مائع موصوف کی صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.... من حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت محذوف کا ظرف مستقر.... ثابت صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی.... وصف موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر ظھور کا مضاف الیہ.... ظھور مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتة محذوف کا ظرف مستقر.... ثابتة صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مستانفہ ہوا۔

ف جزائیہ.... فقط اسم فعل بمعنی اِنْتَهِ.... اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... اسم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر شرط محذوف إِذَا ثَبَتَ فِي الْمَائِعِ وَصْفَيْنِ کی جزاء.... شرط محذوف اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ک مثکیہ جارہ.... الف لام برائے تعریف.... لبـــن ذوالحال.... ل حرف جار..... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر فَابِقَانِ محذوف کا ظرف مستقر.... فابقان صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل، اس میں ھما ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.... الف لام برائے تعریف.... لـون معطوف علیہ.... و حرف عطف.... الف لام برائے تعریف.... طعم معطوف ....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مبتدائے مؤخر....مبتدائے مؤخر، اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ....حرف عطف.... لا برائے نفی جنس.... رائـحـة اس کا اسم.... ل حرف جار...... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثـابـتٌ محذوف کا ظرف مستقر.... ثـابـتٌ صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے لائے نفی جنس کا اسم، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر....لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مَثَلْتُ مَثَلاً کا ظرف مستقر....اس میں مَثَلْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل.... مثلا مفعول مطلق.... مثلت فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



(3) جَمَعْتُ فِيْهِ مُهِمَّاتِ النَّحْوِ عَلٰى تَرْتِيْبِ الْكَافِيَةِ مُبَوَّبًا وَّمُفَصَّلاً بِعِبَارَةٍ وَّاضِحَةٍ مَعَ اِيْرَادِ الْاَمْثِلَةِ فِيْ جَمِيْعِ مَسَائِلِهَا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِلْاَدِلَّةِ وَالْعِلَلِ لِئَلَّا يُشَوِّشَ ذِهْنَ الْمُبْتَدِئِ عَنْ فَهْمِ الْمَسَائِلِ

(میں نے اس کتاب میں نحو کے مسائل کو، کافیہ کی ترتیب پر باب وار اور فصل در فصل، واضح عبارت اور تمام مسائل کے بارے میں مثالوں کو لانے کے ساتھ دلائل اور علتوں کی جانب توجہ کئے بغیر جمع کیا، تاکہ مبتدی کا ذہن فہم مسائل کے بارے میں تشویش میں مبتلا نہ ہو)

﴿ ترکیب ﴾ :- جـمـعـتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، ذوالحال....

فی حرف جار.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے کتاب ہدایۃ النحو، مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر جمعت فعل کا ظرف لغو اول....

مہمات مضاف.... الف لام برائے تعریف.... نحو مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر جمعت

فعل کا مفعول بہ.....

علی حرف جار..... **ترتیب** مضاف..... الف لام برائے تعریف..... **کالفیۃ** مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **جمعت** فعل کا ظرف لغو ثانی.....

مبوبا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل،اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے ذوالحال،اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ..... **و** حرف عطف..... **مفصلا** صیغہ واحد مذکر اسم فاعل،اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے ذوالحال،اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف.....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر حال..... **ت** ضمیر ذوالحال اپنے حال سے مل کر **جمعت** فعل کا فاعل.....

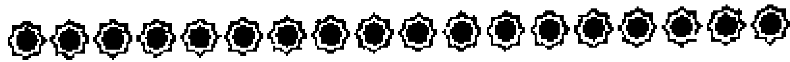
ب حرف جار..... **عبارۃ** موصوف..... **واضحۃ** صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل،اس میں **ھی** ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے موصوف،اس کا فاعل.....اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.....موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **جمعت** فعل کا ظرف لغو ثالث.....

مع مضاف..... **ایراد** مصدر،مضاف الیہ،مضاف.....الف لام برائے تعریف..... **امثلۃ** مضاف الیہ..... **فی** حرف جار..... **جمیع** مضاف..... **مسائل** مضاف الیہ،مضاف..... **ھا** ضمیر واحد مؤنث غائب،مجرور متصل،مضاف الیہ..... **مسائل** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر **جمیع** مضاف کا مضاف الیہ..... **جمیع** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور..... **فی** حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **ایراد** مصدر کا ظرف لغو اول.....

من حرف جار..... **غیر** مضاف..... **تعرض** مصدر،مضاف الیہ،مضاف..... **ل** حرف جار..... الف لام برائے تعریف..... **ادلۃ** معطوف علیہ..... **و** حرف عطف..... الف لام برائے تعریف..... **علل** معطوف.....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور..... **ل** حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **تعرض** مصدر کا ظرف لغو اول.....

ل حرف جار..... **اَنْ** مصدریہ..... **لَایُشَوِّشَ** صیغہ واحد مذکر غائب،فعل مضارع منفی معروف،اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر،راجع بسوئے کتاب ہدایۃ النحو،اس کا فاعل..... **ذھن** مضاف..... الف لام برائے تعریف..... **مبتدی** مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ..... **عن** حرف جار..... **فھم** مضاف..... الف لام برائے تعریف..... **مسائل** مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور..... **عن** حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **لایشوش** فعل کا ظرف لغو..... **لایشوش** فعل اپنے فاعل،مفعول بہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور.....

ل حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **تعوض** مصدر کا ظرف لغو ثانی.... **تعوض** مصدر اپنے دونوں ظرف لغو سے مل کر **ضیر** مضاف کا مضاف الیہ.... **ضیر** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر **من** حرف جار کا مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **ایراد** مصدر کا ظرف لغو ثانی.... **ایراد** مصدر مضاف، اپنے مضاف الیہ اور دونوں ظرف لغو سے مل کر **مع** مضاف کا مضاف الیہ.... **مع** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر **جمعت** فعل کا مفعول فیہ.... **جمعت** فعل اپنے فاعل، مفعول بہ، مفعول فیہ اور تینوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



(4) اَلنَّحْوُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ يُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَوَاخِرِ الْكَلِمِ الثَّلٰثِ مِنْ حَيْثُ الْاِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ وَكَيْفِيَّةُ تَرْكِيْبِ بَعْضِهَا مَعَ بَعْضٍ

(نحو ایسے اصولوں کا علم ہے، جن کے ذریعے معرب مبنی ہونے کی حیثیت سے تینوں کلمات کے احوال اور ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملانے کا طریقہ جانا جاتا ہے)

﴿ ترکیب ﴾ :- الف لام برائے تعریف.... **نحو** مبتداء.... **علم** مصدر.... **ب** حرف جار.... **اصول** موصوف.... **یعرف** صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت مجہول.... **ب** حرف جار.... **ھا** ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مجرور.... حرف جار، اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو اول.... **احوال** مضاف.... **اواخر** مضاف الیہ مضاف.... الف لام برائے تعریف.... **کلم** موصوف.... الف لام برائے تعریف.... **ثلث** صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر **اواخر** مضاف کا مضاف الیہ.... **اواخر** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر **احوال** مضاف کا مضاف الیہ.... **احوال** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ.... **و** حرف عطف.... **کیفیۃ** مضاف.... **ترکیب** مصدر، مضاف الیہ مضاف.... **بعض** مضاف الیہ مضاف.... **ھا** ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے **الکلم** مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر **ترکیب** مصدر کا مضاف الیہ....

مع مضاف.... **بعض** مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر **ترکیب** مصدر کا مفعول فیہ.... **ترکیب** مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول فیہ سے مل کر **کیفیۃ** مضاف کا مضاف الیہ.... **کیفیۃ** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر **یعرف** فعل مجہول کا نائب الفاعل....

من حرف جار.... **حیث** مضاف.... الف لام برائے تعریف.... **اعراب** معطوف علیہ.... حرف عطف.... **بناء**

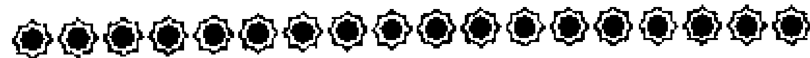
معطوف.... معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ.... حیث مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر یُعْرَفُ فعل مجہول کا ظرف لغو ثانی.... فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور دونوں ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اصول موصوف کی صفت.... اصول موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.... ب حرف جار اپنے مجرور سے مل کر علم مصدر کا ظرف لغو.... مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مَابِهِ الْاِنْكِشَاف کے معنی میں ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



(۵) وَهِيَ لَاتَدُلُّ عَلَيْهِ اِلَّابَعْدَذِكْرِ مَامِنْهُ الْاِبْتِدَاءُ

(اور وہ (یعنی مِن) ابتداء والے معنی پر دلالت نہیں کرتا مگر اس چیز کے ذکر کے بعد کہ جس سے ابتداء کی گئی ہو)

﴿ ترکیب ﴾ :- و حرف عطف.... هی ضمیر واحد مؤنث غائب، مرفوع منفصل، راجع بسوئے مِنْ مبتداء.... لا تدل صیغہ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع منفی معروف، اس میں هی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... علی حرف جار.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے معنی ابتداء، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... الا مفرغہ.... بعد مضاف.... ذکر مضاف الیہ مضاف.... ما اسم موصول.... من حرف جر.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اسم موصول، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابت محذوف کا ظرف مستقر.... ثابت صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں هو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.... الف لام برائے تعریف.... ابتداء مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ.... ذکر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مضاف الیہ.... بعد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لا تدل فعل کا مفعول فیہ.... لا تدل فعل اپنے فاعل، مفعول فیہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

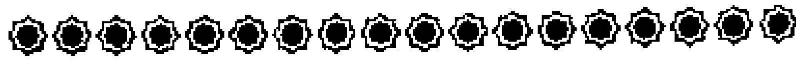


(۶) فَيُعْمَلُ مُنْصَرِفٌ لِقُبُوْلِهَا اِلْهَاءَ

(چنانچہ مُعَمَّلْ منصرف ہے اس کے ہاء کو قبول کر لینے کے سبب)

﴿ ترکیب ﴾ :- ف جزائیہ.... معمل مبتداء.... منصرف صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں

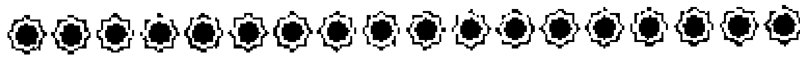
ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتداء، اس کا فاعل.... ل حرف جار.... قبول مصدر مضاف.... ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے مبتداء، مضاف الیہ اور مصدر کا فاعل.... الف لام برائے تعریف.... مصدر کا مفعول بہ.... قبول مصدر اپنی مضاف الیہ فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر اسم فاعل کا ظرف لغو.... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر شرط، محذوف اذا کان الامر کذالک کی جزاء.... شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔



(7) كَقَوْلِهِمْ نَاقَةٌ بِهُمَلَةٌ

(جیسا کہ عربوں کا قول ناقۃ بھملۃ)

﴿ترکیب﴾ :۔ ک مثلیہ جارہ.... قول مصدر مضاف.... ھم ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اہل عرب، مضاف الیہ اور مصدر کا فاعل.... ناقۃ بھملۃ مقول.... مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ فاعل اور مقولے سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر مَثَلْتُ مَثَلاً کا ظرف مستقر.... اس میں مثلت صیغہ واحد متکلم، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل بارز، اس کا فاعل.... مثلاً مفعول مطلق.... فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



(8) اَلْفَاعِلُ كُلُّ اِسْمٍ قَبْلَهُ فِعْلٌ اَوْ صِفَةٌ اُسْنِدَاِلَيْهِ عَلٰى مَعْنَى اَنَّهُ قَامَ بِهٖ لَا وَقَعَ عَلَيْهِ

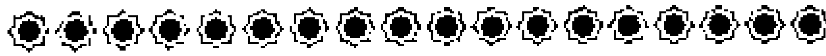
(فاعل ہر وہ اسم ہے، جس سے پہلے کوئی فعل یا صفت کا صیغہ ہو، جو اس کی جانب منسوب ہوا ایسے طریقے پر
کہ وہ فعل یا صفت، اس کے ساتھ قائم ہو، نہ کہ اس پر واقع ہو رہا ہو)

﴿ترکیب﴾ :۔ الف لام برائے تعریف.... فاعل مبتداء.... مضاف مضاف.... اسم موصوف.... قبل مضاف.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے موصوف، مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ثابت محذوف کا مفعول فیہ.... ثابت صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے مبتدائے مؤخر، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم....

فعل معطوف علیہ.... و حرف عطف.... صفۃ معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر موصوف....

اسند صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا نائب

الفاعل.... **الی** حرف جار.... **ہ** ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اسم، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر فعل مجہول کا ظرف لغو اول.... **علی** حرف جار.... **معنی** مضاف.... **اَنَّ** حرف مشبہ بالفعل.... **ہ** ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے **فعل اوصفۃ**، اس کا اسم.... **قام** صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے **اَنَّ** کا اسم، اس کا فاعل.... **ب** حرف جار.... **ہ** ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے **اسم** مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **قام** فعل کا ظرف لغو.... **قام** فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ.... **لا** عاطفہ.... **وقع** صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے **اَنَّ** کا اسم، اس کا فاعل.... **علی** حرف جار.... **ہ** ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے **اسم** مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **وقع** فعل کا ظرف لغو.... **وقع** فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر **اَنَّ** کی خبر.... **اَنَّ** حرف مشبہ بالفعل، اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر فعل مجہول کا ظرفِ لغو ثانی.... فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور دونوں ظرفِ لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدائے مؤخر.... مبتدائے مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف کا مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



(۵) اِنْ كَانَ الْفِعْلُ مُتَعَدِّيًا كَانَ لَهٗ مَفْعُوْلٌ بِهٖ اَيْضًا

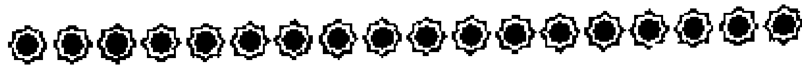
(اگر فعل متعدی ہو تو اس کے لئے مفعول بہ بھی ہوگا)

﴿ ترکیب ﴾ :- **ان** حرف شرط.... **کان** صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، از افعال ناقصہ.... **ال** الف لام برائے تعریف.... **فِعْلُ** فعل ناقص کا اسم.... **متعدیًا** صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے کان کا اسم اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط....

کان صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، از افعال ناقصہ.... **ل** حرف جار.... **ہ** ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے فعل متعدی، مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **ثابتًا** محذوف کا ظرف مستقر.... **ثابتًا** صیغہ واحد مذکر

اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے کان کا اسم اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر مقدم.... مفعول بہ اسم مؤخر....فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

ایضاً ، احق فعل کا مفعول مطلق.... احق صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے فعل، اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

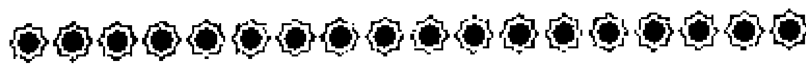


(۱۰) إِنْ كَانَ الْفَاعِلُ مُظْهَرًا وُحِّدَ الْفِعْلُ أَبَدًا

(اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کو ہمیشہ واحد لایا جائے گا)

﴿ ترکیب ﴾ :- إِنْ حرف شرط..... كَان صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، از افعال ناقصہ.... الف لام برائے تعریف.... فاعل فعل ناقص کا اسم.... مُظْهَرًا صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے کان کا اسم اس کا نائب الفاعل....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط....

وحد صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت مجہول.... الف لام برائے تعریف....اس کا نائب الفاعل.... ابداً موصوف محذوف توحیدا کی صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق....فعل مجہول اپنے نائب الفاعل اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔



(۱۱) اَلْأَسْمَاءُ الْمَرْفُوْعَاتُ ثَمَانِيَةُ أَقْسَامٍ اَلْفَاعِلُ وَمَفْعُوْلُ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ وَالْمُبْتَدَأُ وَالْخَبَرُ وَخَبَرُ إِنَّ وَأَخَوَاتِهَا وَاسْمُ كَانَ وَأَخَوَاتِهَا وَاسْمُ مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَيْنِ بِلَيْسَ وَخَبَرُ لَا الَّتِي لِنَفْيِ الْجِنْسِ (اسمائے مرفوعہ آٹھ اقسام ہیں۔ فاعل...الخ)

﴿ ترکیب ﴾ :- الف لام برائے تعریف.... اسماء موصوف.... الف لام برائے تعریف.... مرفوعات صیغہ جمع مؤنث سالم، اسم مفعول، اس میں ھُنَّ ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا نائب الفاعل، اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء....

ثمانیۃ ممیز مضاف.... الاقسام تمیز مضاف الیہ....ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر مبدل منہ.... الف لام برائے تعریف.... فاعل معطوف علیہ.... و حرف عطف....

مفعول مضاف.... ما اسم موصول.... لَمْ یُسَمَّ صیغہ واحد مذکر غائب ،نفی جحد بلم در فعل مستقبل مجہول.... فاعل مضاف.... ہ ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اسم موصول ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب الفاعل....فعل مجہول اپنے نائب الفاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ.... مفعول مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف.... و حرف عطف.... الف لام برائے تعریف.... مبتداء معطوف.... و حرف عطف.... الف لام برائے تعریف.... خبر معطوف.... و حرف عطف....

عوامل مضاف.... اِنَّ حرف مشبہ بالفعل مراد اللفظ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ،معطوف علیہ.... و حرف عطف.... اخوات مضاف.... ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے حرف مشبہ بالفعل ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف....

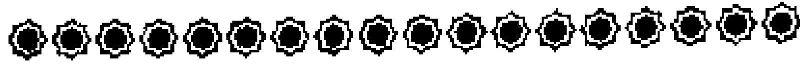
اسم مضاف.... کان مراد اللفظ مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ.... و حرف عطف.... اخوات مضاف.... ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے کان ،مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر معطوف....

اسم مضاف.... ما مراد اللفظ معطوف علیہ.... و حرف عطف.... لا مراد اللفظ معطوف....معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر موصوف.... الف لام برائے تعریف.... مشبہتین صیغہ تثنیہ مؤنث اسم مفعول ،اس میں ھما ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے ما و لا اس کا نائب الفاعل.... ب حرف جار.... لیس مراد اللفظ مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو....اسم مفعول اپنے نائب الفاعل اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت....موصوف اپنی صفت سے مل کر معطوف.... و حرف عطف....

عمل مضاف.... لا مراد اللفظ موصوف.... التی اسم موصول.... ل حرف جار.... نفی مضاف.... الف لام برائے تعریف.... جنس مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثَبَتَتْ مقدر کا ظرف مستقر.... ثَبَتَتْ صیغہ واحد مؤنث غائب ،فعل ماضی مثبت معروف ،اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر ،راجع بسوئے اسم موصول ،اس کا فاعل....فعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل

کرصفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف....

الفاعل معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر بدل.... مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



(12) اِعْلَمْ اَنَّ الَّتِیْ مَرَّتْ مِنَ الْاَسْمَاءِ الْمُعْرَبَةِ کَانَ اِعْرَابُهَا بِالْاَصَالَةِ بِاَنْ دَخَلَتْهَا الْعَوَامِلُ مِنَ الْمَرْفُوْعَاتِ وَالْمَنْصُوْبَاتِ وَالْمَجْرُوْرَاتِ

(جان تو کہ وہ جو گزر گیا یعنی اسمائے معربہ ان کے اعراب اصل ہونے کے سبب تھے اس صورت کے ساتھ کہ ان پر مرفوعات و منصوبات و مجرورات میں سے عوامل داخل ہوتے ہیں)

﴿ترکیب﴾ :- **اِعْلَمْ** صیغہ واحد مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف، اس میں **انت** ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... **اَنَّ** حرف مشبہ بالفعل.... **الَّتِیْ** اسم موصول.... **مَرَّتْ** صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی مثبت معروف، اس میں **ھی** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم موصول، اس کا فاعل.... **مِنْ** حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... **اَسْمَاء** موصوف.... الف لام برائے تعریف.... **مُعْرَبَة** صیغہ واحد مؤنث اسم مفعول، اس میں **ھی** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا نائب الفاعل.... اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **مَرَّتْ** فعل کا ظرف لغو.... **مَرَّتْ** فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ.... اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر **اِنَّ** حرف مشبہ بالفعل کا اسم....

کَانَ صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی مثبت معروف از افعال ناقصہ.... **اِعْرَابُ** مضاف.... **ھَا** ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے **الاسماء المعربة** مضاف الیہ.... **ب** حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... **اِصَالَةِ** مصدر.... **بِ** حرف جار.... **اَنْ** مصدریہ.... **دَخَلَتْ** صیغہ واحد مؤنث غائب بحث ماضی مثبت معروف.... **ھَا** ضمیر واحد مؤنث غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے **الاسماء المعربة** مفعول بہ.... الف لام برائے تعریف.... **عَوَامِلُ** ذوالحال.... **مِنْ** حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... **مَرْفُوْعَات** معطوف علیہ.... **و** حرف عطف.... الف لام برائے تعریف.... **مَنْصُوْبَات** معطوف.... **و** حرف عطف.... الف لام برائے تعریف.... **مَجْرُوْرَات** معطوف.... معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **ثابتةً** مقدر کا ظرف مستقر.... **ثابتةً**

صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں **ھی** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر **دَخَلْتُ** فعل کا فاعل.... **دَخَلْتُ** فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **اصالۃ** مصدر کا ظرف لغو.... **اصالۃ** مصدر اپنے ظرف لغو سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **تابعۃً** مقدر کا ظرف مستقر.... **تابعۃً** صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں **ھی** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے **کان** کا اسم، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر **کان** کی خبر.... **کان** فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر **اِنَّ** حرف مشبہ بالفعل کی خبر.... **اِنَّ** حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مفعول بہ.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔



(13) وَاعْلَمْ اَنَّ اَكْتَعُ وَاَبْتَعُ وَاَبْصَعُ اَتْبَاعٌ لِاَجْمَعُ وَلَيْسَ لَهَا مَعْنًى هٰهُنَا بِدُوْنِهٖ فَلَا يَجُوْزُ تَقْدِيْمُهَا عَلٰى اَجْمَعُ وَلَا ذِكْرُهَا بِدُوْنِهٖ

(اور جان لو کہ اَكْتَعُ وَاَبْتَعُ وَاَبْصَعُ، اَجْمَعُ کے تابع ہیں اور اس مقام پر ان کے لئے اَجْمَعُ کے بغیر اپنا کوئی معنی نہیں، چنانچہ انہیں اَجْمَعُ پر مقدم کرنا اور اس کے بغیر ذکر کرنا جائز نہیں)

﴿ ترکیب ﴾ :- **و** حرف عطف.... **اِعْلَمْ** صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف، اس میں **انت** ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... **اَنَّ** حرف مشبہ بالفعل.... **اَكْتَعُ** معطوف علیہ.... **و** حرف عطف.... **اَبْتَعُ** معطوف.... **و** حرف عطف.... **اَبْصَعُ** معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوفات سے مل کر حرف مشبہ بالفعل کا اسم....

اَتْبَاعٌ موصوف.... **ل** حرف جار.... **اَجْمَعُ** مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **تابعۃً** مقدر کا ظرف مستقر.... **تابعۃً** صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں **ھی** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف، اس کا فاعل.... اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت.... موصوف اپنی صفت سے مل کر حرف مشبہ بالفعل کی خبر.... حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد معطوف علیہ....

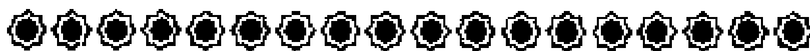
و حرف عطف.... **لَيْسَ** صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف، از افعال ناقصہ.... **ل** حرف جار.... **ھا** واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے **اکتع، ابصع، ابتع** مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **تابعۃً** مقدر کا

ظرف مستقر.... ثابعۃً صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں ھی ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے اسم مؤخر، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر فعل ناقص کی خبر مقدم.... مَعْنیً اسم مؤخر.... هٰهُنَا فعل ناقص کا مفعول فیہ.... ب حرف جار.... فُنُوْن مضاف.... ہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اجمع ، مضاف الیہ.....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر فعل ناقص کا ظرف لغو....فعل ناقص اپنے اسم، خبر، مفعول فیہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد معطوف....معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر مفعول بہ.... اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ف جزائیہ.... لَا یَجُوْزُ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی معروف.... تَقْدِیْمُ مضاف.... ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اکتع ، ابصع ، ابتع مضاف الیہ....مضاف سے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.... عَلٰی حرف جار.... اَجْمَعُ مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... لایجوز فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ.....

و حرف عطف.... لاَ حرف نفی....اس کے بعد بقرینۂ سابقہ یجوز فعل محذوف.... ذِکْرُ مضاف.... ھا ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اکتع ، ابصع ، ابتع مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر لایجوزُ فعل کا فاعل.... ب حرف جار.... فُنُوْن مضاف.... ہ واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے اجمع، مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر لایجوز فعل کا ظرف لغو.... لایجوز فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف....

معطوف علیہا اپنے معطوف سے مل کر شرط محذوف اذا کان الامر کذا لک کی جزاء....اس میں اذا ظرف زمان متضمن بمعنی شرط، مفعول فیہ مقدم.... کان صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، از افعال ناقصہ.... الف لام برائے تعریف.... امر کان کا اسم.... ک حرف جار.... ذالک اسم اشارہ مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ثابتًا مقدر کا ظرف مستقر.... ثابتًا صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، اس میں ھو ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے کان کا اسم، اس کا فاعل....اسم فاعل اپنے فاعل اور ظرف مستقر سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر.... کان فعل ناقص اپنے اسم، خبر اور مفعول فیہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط....شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔



(۱۴) وَاعْلَمْ اَنَّهٗ اِذَا اُضِيْفَ الظُّرُوْفُ اِلَى الْجُمْلَةِ اَوْ اِلٰى اِذْ جَازَ بِنَاؤُهَا عَلَى الْفَتْحِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ وَكَيَوْمَئِذٍ وَحِيْنَئِذٍ

(اور جان لو کہ جب ظروف کو جملے یا "اذ" کی جانب مضاف کیا جائے تو اسے مبنی برفتح کرنا جائز ہے۔ جیسے اللہ عزوجل کا قول کہ یہ وہ دن ہے کہ جس میں سچ بولنے والوں کو ان کا سچ نفع پہنچائے گا اور جیسے یومئذ اور حینئذ)

﴿ ترکیب ﴾ :- و حرف عطف.... **اِعْلَمْ** صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف، اس میں **انت** ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... **اَنَّ** حرف مشبہ بالفعل.... **ہ** ضمیر واحد مذکر غائب منصوب متصل ضمیر شان، حرف مشبہ بالفعل کا اسم.... **اِذَا** ظرف زمان، متضمن بمعنی شرط، مفعول فیہ مقدم.... **اُضِيْفَ** صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت مجہول.... الف لام برائے تعریف.... **ظُرُوْف** نائب الفاعل.... **اِلٰى** حرف جار........ الف لام برائے تعریف.... **جُمْلَةِ** مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف علیہ.... **اَوْ** حرف عطف.... **اِلٰى** حرف جار.... **اِذْ** مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فعل کا ظرف لغو.... فعل مجہول اپنے نائب الفاعل، مفعول فیہ مقدم اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط....

جَازَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف.... **بِنَاؤُ** مضاف.... **هَا** واحد مؤنث غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے **الظروف** مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل.... **عَلٰى** حرف جار.... الف لام برائے تعریف.... **فَتْح** مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو.... فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء....

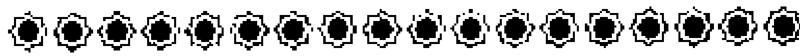
شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر حرف مشبہ بالفعل کی خبر.... حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مفعول بہ.... فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

ک حرف جار.... **قَوْل** مصدر مضاف.... **ہ** واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے ذات جلالت، ذوالحال....

تَعَالٰى صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مثبت معروف، اس میں **هو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذوالحال، اس کا فاعل.... فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال.... ذوالحال اپنے حال سے مل کر مصدر کا مضاف الیہ.... **هٰذَا** اسم اشارہ مبتداء.... **يَوْمَ** مضاف.... **يَنْفَعُ** صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مثبت معروف.... الف لام برائے تعریف.... **صّٰدِقِيْنَ** مفعول بہ.... **صِدْقُ** مضاف.... **هُمْ** ضمیر جمع مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے **صادقین** مضاف الیہ.... مضاف اپنے

مضاف الیہ سے مل کر يَنْفَعُ فعل کا فاعل.... يَنْفَعُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مضاف الیہ.... مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر.... مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ.... قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولے سے مل کر مجرور.... ک حرف جار اپنے مجرور سے مل کر عَقَلْتُ عَقْلاً کا ظرف مستقر.... عَقَلْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... عقلاً مفعول مطلق.... عقلت فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

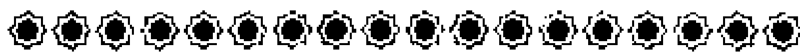
وَ حرف عطف.... ک حرف جار.... يُوْمَئِذٍ معطوف علیہ.... و حرف عطف.... حِيْنَئِذٍ معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور.... حرف جار اپنے مجرور سے مل کر عَقَلْتُ عَقْلاً کا ظرف مستقر.... عَقَلْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مثبت معروف، اس میں ت ضمیر مرفوع متصل مستتر، اس کا فاعل.... عقلاً مفعول مطلق.... عقلت فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق اور ظرف مستقر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔



(15) اَلْاِسْمُ اِمَّا مُذَكَّرٌ وَاِمَّا مُؤَنَّثٌ

(اسم یا مذکر ہے اور یا مؤنث)

﴿ ترکیب ﴾ :- الف لام برائے تعریف.... اِسْمُ مبتداء.... اِمَّا تردیدیہ.... مُذَكَّرٌ معطوف علیہ.... وَ زائدہ.... اِمَّا حرف عطف.... مُؤَنَّثٌ معطوف.... معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر.... مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



(16) اعلم ان العوامل فی النحو علی ما الّفه الشّیخ الامام افضل علماء الانام عبد القاهر بن عبد الرّحمن الجرجانی سقی اللّٰه ثراه و جعل الجنّة مثواه مائة عامل

(جان تو کہ علم نحو میں عوامل اس طرز پر جنہیں شیخ امام ہر زمانے کے علماء میں سے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے یعنی عبدالقاہر بن عبدالرحمٰن جرجانی نے جمع کیا (اللہ تعالیٰ اس کی خاک مٹی کو سیراب کرے اور جنت میں اس کا ٹھکانہ بنائے۔) سو عامل ہیں۔)

﴿ ترکیب ﴾ :- اعلم صیغہ واحد مذکر حاضر فعل امر حاضر معروف، اس میں انت ضمیر مرفوع متصل مستتر اس کا فاعل.... ان حرف مشبہ بالفعل.... الف لام برائے تعریف.... عوامل ذوالحال.... فی حرف جار.... الف لام برائے

تعریف.... **نحو** مجرور....حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **مذکورۃ** متعلق کا مستقر.... **مذکورۃ** صیغہ واحد مؤنث اسم فاعل، اس میں **ھی** ضمیر مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے ذوالحال، اس کا نائب الفاعل.... **علی** حرف جار.... **ما** اسم موصول.... **الف** صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... **ہ** ضمیر واحد مذکر غائب، منصوب متصل، راجع بسوئے اسم موصول، مفعول بہ.... الف لام برائے تعریف.... **شیخ** موصوف.... الف لام برائے تعریف.... **امام** صفت اول.... **الافضل** صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل، اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے موصوف اس کا فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر مضاف.... **علماء** مضاف الیہ، مضاف.... الف لام برائے تعریف.... **ال‍علم** مضاف الیہ....علماء، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر افضل اسم تفضیل کا مضاف الیہ....افضل اسم تفضیل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت ثانی....الشیخ موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر مبدل منہ.... **عبد** مضاف.... الف لام برائے تعریف.... **قاھر** مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر موصوف.... **بن** مضاف.... **عبد** مضاف الیہ، مضاف.... **رحمن** مضاف الیہ.... **عبد** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بن کا مضاف الیہ.... **بن** مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت اول.... الف لام برائے تعریف.... **جرجانی** صیغہ واحد مذکر اسم منسوب، اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے عبدالقاہر موصوف، اس کا نائب الفاعل، اسم منسوب اپنے نائب الفاعل سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر صفت ثانی.... **عبدالقاھر** موصوف اپنی دونوں صفات سے مل کر بدل....مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر **الف** کا فاعل.... **الف** فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اسم موصول کا صلہ....اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور.... **علی** حرف جار اپنے مجرور سے مل کر **مذکورۃ** کا ظرف لغو.... **مذکورۃ** اسم مفعول اپنے نائب الفاعل، ظرف مستقر اور ظرف لغو سے مل کر شبہ جملہ اسمیہ ہو کر حال....ذوالحال اپنے حال سے مل کر **انّ** حرف مشبہ بالفعل کا اسم....

مائۃ ممیز مضاف.... **عامل** تمیز مضاف الیہ....ممیز مضاف اپنی تمیز مضاف الیہ سے مل کر **انّ** حرف مشبہ بالفعل کی خبر....حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مفعول بہ.... **اعلم** فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سقی صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف.... **اللہ** اسم جلالت اس کا فاعل.... **ثرا** مضاف.... **ہ** ضمیر واحد مذکر غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے **عبدالقاھر** مضاف الیہ....مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر **سقی** فعل کا مفعول بہ.... **سقی** فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ دعائیہ انشائیہ معترضہ ہوا۔

و حرف عطف.... **جعل** صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، اس میں **ھو** ضمیر مرفوع متصل مستتر، راجع بسوئے ذات جلالت، اس کا فاعل.... الف لام برائے تعریف.... **جنۃ** مفعول بہ اول.... **مثوا** مضاف.... **ہ** ضمیر واحد مذکر

غائب، مجرور متصل، راجع بسوئے **عبدالقاہر** مضاف الیہ.... مضاف، اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ ثانی.... **جعل** فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوفہ معترضہ ہوا۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارفی کلمات برائے الفرقان اسکالرز اکیڈمی

اللہ ﷻ کے فضل وکرم سے آج سے تقریباً 13 سال قبل الفرقان اسکالرز اکیڈمی کا آغاز کیا گیا تھا۔ جس کے قیام کے بڑے مقاصد میں سے چند یہ ہیں۔ (i) دینی طلبہ وطالبات کو ایک پروقار و بااعتماد ماحول کی فراہمی۔ (ii) لڑکوں کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کے لئے بھی فرضِ کفایہ علوم کے حصول کو ممکن بنانا (جس پر اکثر مقامات پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی)۔ (iii) فی زمانہ مصروف ترین زندگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے طلبہ وطالبات کے لئے مختصر و جامع سلیبس کا انتخاب۔ (iv) موجودہ زمانے اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ فقہ پر دسترس رکھنے والے علماء ومفتیان کرام کی تیاری۔ (v) طلباء کی ذہنی وشخصی تعمیر وترقی کے لئے انتہائی مؤثر تربیتی نشستوں کا اہتمام۔ (vi) مختلف فنون پر دسترس رکھنے والے بہترین اور تربیت یافتہ ٹیچرز کی تیاری۔ (vii) ملک وقوم کی تربیت اور رہنمائی کا فریضہ سرانجام دینے والے اور تحریر وبیان کے ذریعے معاشرے کی اصلاح کرنے کی صلاحیت رکھنے والے، نیز پرنٹ والیکٹرونک میڈیا کے ذریعے پوری دنیا میں، بسرعت تبلیغ دین کے ذریعے اصلاح کرنے والے خواتین وحضرات کی تیاری۔

الفرقان اسکالرز اکیڈمی، مکمل ائرکنڈیشنڈ ادارہ ہے۔ جس کے پرسکون ماحول میں، کرسیوں پر براجمان، جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے، تحصیلِ علمِ دین کرنے والے طلباء وطالبات خود میں بے پناہ اعتماد محسوس کرتے ہیں، جو موجودہ دور میں ایک عالمِ دین کے لئے، باوقار خدمتِ دین کے سلسلے میں ازحد ضروری ہے۔ ادارے میں معمولی فیس رکھی گئی ہے، تاکہ عمومی مشاہدے کے مطابق، علمِ دین کا مفت حصول، نظر وذہن میں اس کی حقارت نہ پیدا ہونے دے۔ لیکن اگر کوئی طالبِ علم فیس کی استطاعت نہ رکھتا ہو، تو اس کی عزتِ نفس مجروح کئے بغیر کل یا بعض حصہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ نیز جو مزید احتیاج رکھتا ہو، اسے وظائف، بلکہ گھر والوں کے مالی امداد کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ الفرقان اسکالرز اکیڈمی میں، صبح 9.00 سے 1.00 اور رات میں 9.30 سے 11.30، دو اوقات میں کلاسز ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہفتہ اتوار کے دن دوپہر 2.00 سے شام 5.00 تک 8 سالہ درسِ نظامی کروایا جاتا ہے اور مختلف موضوعات پر مختصر دورانیے کے کورسز بھی منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں ترجمہ وتفسیر وتجوید قرآن، وراثت، حقوق زوجین، فرض علوم، عربی گرامر، عقائد اسلام، طہارت اور تجارت کورس وغیرہ شامل ہیں۔ نیز جون جولائی میں اسکولز وکالجز میں زیرِ تعلیم طلباء وطالبات کے لئے خصوصی تربیتی کورسز بھی کروائے جاتے ہیں۔

الفرقان اسکالرز اکیڈمی، کا شمار پاکستان کے ان چند اداروں میں ہوتا ہے، جن میں 90% طلباء وطالبات شہر سے تعلق رکھنے والے اور تعلیم یافتہ ہیں۔ یہاں عمر کی کوئی قید نہیں۔ لڑکیوں کے لئے شرعی پردہ لازم ہے، لیکن لڑکوں کے سلسلے میں حکمتاً نرمی اور چشم پوشی سے کام لیا جاتا ہے۔ چنانچہ داڑھی کا نہ ہونا، پینٹ شرٹ زیب تن کرنا اور برہنہ سر ہونا، داخلے کی راہ میں

رکاوٹ نہیں۔لیکن یہ نرمی بے عملی قائم رکھنے کی غرض سے نہیں ہوتی، چنانچہ الحمدللہ تسلسل سے حصول علم اور مسلسل تربیت کی برکت سے بغیر سختی کئے، یہی نوجوان کچھ ہی عرصے میں باعمل بن جاتے ہیں۔مفتی محمد اکمل صاحب اور ان کی زیر نگرانی مخلص اساتذہ کی ٹیم کی انتھک ولگاتار محنت کے بدولت اب تک سیکڑوں طلباء وطالبات، عالم وعالمہ ومفتی ومفتیہ کا کورس مکمل کرتے اور سند فراغت حاصل کرنے کے بعد مختلف مقامات پر علم دین کی شمع روشن کررہے ہیں۔ہمارے مستقبل کے مقاصد میں، جدید علوم اور مختلف زبانوں کو سلیبس کا حصہ بنانا، مروجہ کتب پر نظر ثانی کر کے ان کے مضامین کو موجودہ تقاضوں کے ہم آہنگ کرنا، ایک بڑی جگہ حاصل کر کے زیادہ وسیع پیمانے پر، مزید مختلف شعبوں میں دین کے کام کی ترویج وترقی شامل ہیں۔ہر مسلمان کو چاہیئے کہ معاشرے اور اپنی ذات سے جہالت کی دوری کے لئے نہ صرف خود اکیڈمی میں داخلہ لے، بلکہ دوسروں اور خصوصاً اپنے گھر والوں اور بچوں کو داخلے کی ترغیب دے۔یاد رہے کہ دیگر مقامات پر 10 سال میں اختتام پزیر ہونے والا اسکالر و مفتی کورس، یہاں صرف 6 سال میں مکمل کروایا جاتا ہے۔بہترین انداز تدریس کی بناء پر، اس وقت قلیل میں تیار ہونے والا عالم، کسی بھی لحاظ سے دوسروں سے کم نہیں ہوتا۔یوں زندگی کے قیمتی 4 سال بچاتے ہوئے، عالم دین بننے کے بعد، زیادہ خدمت اسلام کے وسیع امکانات ہیں۔

مخیر حضرات، احسانات اسلام کے جواب میں، کار دین کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری محسوس کرتے، بذریعۂ مال اور ادارے کے لئے مختلف علاقوں میں جگہ فراہم کرنے کے لحاظ سے تعاون کریں، تو یقین ہے کہ ان کا یہ عمل بہت بڑے ثواب جاریہ اور اسلام کی خدمت عظیم کا سبب ہوگا اور دیکھا جائے، تو یہ عمل، حقیقۃً خود اپنی ہی مدد کرنا ہے، کیونکہ اللہ (ﷻ) کا فرمان ہے، یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ ۔یعنی اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کروگے، تو وہ تمہاری امداد فرمائے گا۔ (محمد۔آیت نمبر 7)

مفتی محمد اکمل مدنی صاحب سے براہ راست رابطے کے لئے

فون اور واٹس ایپ نمبر:۔00923212447434
ای میل ایڈریس:۔ muftiakmalqtv2@gmail.com

اکیڈمی کے ساتھ مالی تعاون کے ذریعے اپنے لئے عظیم الشان ثواب جاریہ کے خواہشمند خواتین وحضرات، مفتی صاحب سے براہ راست رابطہ کریں۔

﴿ ماخذ ومراجع ﴾

(1) مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب

(الامام جمال الدین عبداللہ بن یوسف بن احمد ابن ہشام انصاری)(قدیمی کتب خانہ کراچی)

(2) کافیہ (جمال الدین ابن حاجب)(مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

(3) شرح ابن عقیل علی الفیہ (الامام محمد جمال الدین ابن مالک)(قدیمی کتب خانہ کراچی)

(4) البہجۃ المرضیۃ (شیخ امام جلال الدین سیوطی)(قدیمی کتب خانہ کراچی)

(5) الفوائد الشافیہ (امام زینی زادہ)(ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

(6) شرح مائۃ عامل (عارف باللہ شیخ عبدالرحمٰن جامی)(عبدالتواب اکیڈمی ملتان)

(7) محرم آفندی (علامہ محرم آفندی علامہ عبداللہ آفندی)(مکتبہ امدادیہ ملتان)

(8) بشیر الناجیہ (حضرت علامہ غلام جیلانی میرٹھی)(محمد علی کارخانہ کراچی)

(9) شرح شذور الذہب فی معرفۃ کلام العرب (ابن ہشام انصاری)(دار الفکر، ایران)

(10) لسان العرب (امام علامہ ابن منظور)(دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(11) البشیر الکامل شرح شرح مائۃ عامل (حضرت علامہ غلام جیلانی میرٹھی)(محمد علی بہادر علی تاجران کتب کراچی)

(12) النحو الواضح (علی جارم۔ مصطفیٰ امین)(مطبعۃ المعارف ومکتبتہا مصر)

(13) عبدالغفور (ملا عبدالغفور)(المکتبۃ الرشیدیہ کوئٹہ)

(14) مذکرات فی النحو والصرف (احمد ہاشم وغیرہ)(دار المنارہ مصر)

(15) المنہاج فی القواعد والاعراب (محمد الانطاکی)(قدیمی کتب خانہ کراچی)

(16) جامع الدروس العربیۃ (شیخ مصطفیٰ الغلاییني)(قدیمی کتب خانہ کراچی)

(17) اعراب القرآن وصرفہ وبیانہ (محمود صافی)(دار الرشید بیروت)

(18) املاء ما من بہ الرحمٰن من وجوہ الاعراب والقرات فی جمیع القرآن

(ابوالبقاء عبداللہ بن الحسین بن عبداللہ)(منشورات مکتبۃ الصادق طہران، ایران)

تمت بالخیر



الترکیب کی خصوصیات

کتاب ہذا، علماء و مفتیان کرام و اساتذہ و طلباء، سب کے لئے بے حد مفید ہے۔ اس کے قواعد کے حفظ کے بعد، ان شاء اللہ عزوجل تمام ضروری ترکیبات کا حل آسان محسوس ہوگا۔ یہ کتاب، بمع دلیل اعراب کی شناخت، ترجمے میں آسانی اور مقصودِ مصنف کی درست معرفت کے سلسلے میں زبردست معاون ثابت ہوگی۔ دو کلرز میں چھپائی طبیعت پر خوشگوار اثر بھی مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ، کسی اہم مقام کو نگاہ سے اوجھل نہ ہونے دے گی۔ قواعد اور مشقوں کی ترتیب نو نے کتاب کی افادیت کو پہلے سے بہت زیادہ بڑھا دیا ہے۔ اعراب کی درستگی کے سلسلے میں اس کتاب کا مطالعہ لازم قرار دیا جائے، تو بے جا نہ ہوگا۔ فی زمانہ ایسی کوئی دوسری کتاب مارکیٹ میں موجود نہیں۔ تحریکی ابتدائی کتاب کی تکمیل کے بعد، مذکورہ مقاصد کے حصول کے لئے، کسی دوسری کتاب کے بجائے، اس کا پڑھنا پڑھانا نتیجہ کی کتنا بہتر نتائج دلا سکتا ہے۔ ایک بار ضرور آزما کر دیکھا جائے۔

Soldier Bazar No.1
Near Chhipa Hall,
Garden East, Karachi.
Ph:02132242226

